کاغذ نمبر ۱

نوٹس

بموجب دفعہ ۲۲ باب دوم حصہ اول
قواعد وقوانین ٹرسٹیان کالج

ٹرسٹیوں کی بجہت میٹنگ کا اجلاس بتاریخ ۱۱ جولائی سنہ ۱۹۱۵ ع یوم یکشنبہ بوقت ۸ بجے دن کے دفتر آنریری سکرٹری صاحب کالج میں منعقد ہوگا – درخواست ہی نہ ٹرسٹی صاحبان دو ہفتہ کے اندر حسب دفعہ ۳۲ کاغذ نمبر ۴ پر اپنے دستخط فرما کر بجنسہ اُس کاغذ کو واپس فرمادیں تاکہ اس دفتر میں تاریخ اجلاس سے بیس روز پیشتر پہونچ جاوے ورنہ ووٹ خارج از میعاد ہوجائے گا اور شمار میں نہ آسکے گا *

خاکسار
محمد مزمل اللہ خان
آنریری سکرٹری

مورخہ پنجم جون سنہ ۱۹۱۵ ع

کاغذ نمبر ۲

اجلاس بجٹ میٹنگ ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علی گڈہ بموجب قاعدہ ۲۰ و ۲۳ قواعد و قوانین ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علی گڈہ بتاریخ ۱۱ جولائی یوم یکشنبہ وقت ۸ بجے دن کے

اجنڈا

مد اول — منظوری بجٹ سنہ ۱۹۱۵—۱۶ ع جس طرح پر کہ وہ مرتب ہوکر سنڈیکیٹ سے منظور ہوا *

مد اول (الف) — اضافہ ۲۵ روپے ماہوار در تنخواہ مسٹر عبد المجید صاحب قریشی بموجب اسکیم درجہ بندی *

مد دوم — اطلاع استعفا مس ہیرس صاحبہ لیڈی سپرنٹنڈنٹ انگلش ہوس و منظوری انتظام جدید انگلش ہوس *

مد سوم — رزولیوشن آنریری سکرٹری بابت اجرائے شرح رعایتی برائے طلبائے غیر مستطیع *

مد چہارم — تجویز علحدگی ائس مشین *

مد پنجم — منظوری کمیٹی ہائے جدید مدبران تعلیم مذہبی سنی و شیعہ و قواعد منظور کردہ سنڈیکیٹ منعقدہ یکم مارچ سنہ ۱۹۱۵ ع *

مد ششم — تحریک شکریہ مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن بتقریب عطائے ۲۶ ہزار روپیہ *

مد ششم (الف) — سنڈیکیٹ کی دو خالی ممبریوں کو پر کرنے کے لیئے (۱) خان بہادر شیخ وحید الدین صاحب اور (۲) مسٹر بشیر الدین صاحب ایڈیٹر البشیر کا انتخاب *

محرک نواب حاجی محمد اسحاق خاں صاحب

موید نواب خان بہادر محمد مزمل اللہ خاں صاحب

مد ہفتم — آیندہ عہدہ پروفیسری کالج پر نئے تقررات زیادہ سے زیادہ سنہ ۱۹۲۰ ع تک ہونے چاہیئیں *

مد هشتم — جدید عہدہ پروفیسر کالج کا جو حال میں قایم ہوا ہی "قاسم علی جیراج بہائی پروفیسر آف ہسٹری" کے نام سے موسوم کیا جائے *

(حسب تحریک مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن)

مد نہم — تجویز میجر سید حسن صاحب بلگرامی بابت اجرائے شرح رعایتی برائے طلبائے کالج *

محرک میجر سید حسن صاحب بلگرامی
موید مولوی بشیرالدین صاحب

مد دہم — جو عہدہ اسسٹنٹ سکرٹری کا خالی ہونے والا ہی اُس پر ایک گریجوایٹ سو روپیہ ماہوار پر مقرر کیا جاوے اور آیندہ بہ شرط عمدہ کارگذاری کے دوسو روپیہ تک ترقی دی جاوے اور عہدہ کا نام بدلکر آفس سورنٹنڈنٹ یا کچھہ اور رکہا جاوے اور عہدہ اسسٹنٹ سکرٹری پر حسب منشائے دفعہ ۴۷ قوانین و قواعد ترسٹیان کسی ٹرسٹی کا تقرر آنریری طورپر کیا جاوے *

محرک میجر سید حسن صاحب بلگرامی
موید عبدالمجید خواجہ صاحب

مد یازدہم — چونکہ قواعد ترسٹیان موجودہ ضروریات کے لحاظ سے نہ صرف نا کافی بلکہ چند دفعات مسدود اورچند ناقابل عمل ہوگئے ہیں اس لیئے جدید قواعد مرتب کیئے جائیں — اور ایک کمیٹی جس میں میجر سید حسن، مسٹر محمد علی، صاحبزادہ آفتاب احمد خاں، مسٹر مظہرالحق و آنریری سکرٹری صاحبان شریک ہوں قواعد ترسٹیان مرتب کرنے کے لیئے قائم کی جاوے *

محرک سعید محمد خاں صاحب
موید ڈاکٹر ناظرالدین حسن صاحب

مد دوازدہم — بیاری فہرست ترسٹیان جنہوں نے گذشتہ سال میں کسی قسم کی دلچسپی کا اظہار کالج سے نہیں فرمایا حتی کہ تحریرات کے جوابات بھی ارسال نہیں فرمائے اور اُن کے خلاف اجرائے کارروائی بموجب قاعدہ نمبر ۱۳۲ ضمن (۲) *

محرک سعید محمد خاں صاحب
موید ڈاکٹر ناظرالدین حسن صاحب

مد سیزدہم — حسب دفعہ نمبر ۱۸ (۳) تاکہ اس امر کا صحیح اندازہ ہوسکے کہ ہر ٹرسٹی کالج نے تین سال مسلسل کالج کے مقاصد کو ترقی دینے کی کوشش فرمائی ہی ایک رپورٹ ہر ٹرسٹی سے ہر عیسوی سال کے اختتام پر طلب کی جاوے اور ایک جلد میں جس کے ملاحظہ کا ہر ایک ٹرسٹی کو اختیار حاصل ہو رکھی جائے — اگر کوئی صاحب مسلسل تین سال تک رپورٹ نہ بھیجیں یا اگر کسی صاحب کے مسلسل تین سال کی رپورٹ سے اُن کی عدم توجہی اور کالج سے بے پروائی ظاہر ہوتی ہو تو اُن کے علیحدگی کی کارروائی (جس کا حوالہ قاعدہ نمبر ۱۳۲ ضمن (۲) میں درج ہی) کی جاوے *

محرک سعید محمد خاں صاحب

موید ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب

مد چہاردہم — پراکسی کے ذریعہ سے رائے دینے کا طریقہ جس کا حوالہ قاعدہ ۳۲ میں دیا گیا ہی ہر لحاظ سے کالج کی بہبودی کے منافی ہی- اُس کو ترک کیا جاوے *

محرک سعید محمد خاں صاحب

موید ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب

مد پانزدہم — علی گڈہ اِنسٹیٹیوٹ گزٹ بند کر دیا جائے اور جو امداد کالج سے اُس کے واسطے دی جاتی ہی وہ بند کردی جائے *

محرک محمد یعقوب صاحب

موید سید رضا علی صاحب

مد شانزدہم — یونانی طبیب کا عہدہ تخفیف کردیا جاوے اور جو امداد کالج سے اس صیغہ کو دی جاتی ہی وہ بند کردی جاوے *

محرک محمد یعقوب صاحب

موید سید رضا علی صاحب

مد ہفدہم — قواعد کمیٹی ہاے مدیران تعلیم مذہبی منظور کردہ اجلاس سنڈیکیٹ ٹرسٹیان منعقدہ ۲۰ و ۲۱ فروری و یکم مارچ سنہ ۱۹۱۵ ع متعلق بہ امتحان سے روکے جانے اُن طلبا کے جن کی غیر حاضری نماز پچاس فی صدی سے زاید ہو اور لازم قرار دینے پنج وقتہ حاضری مسجد کے ترمیم کیئے جاویں اور اُس کے متعلق جو قواعد

نواب محسن الملک مرحوم و مغفور کے زمانہ میں رایج تھے وہی قایم رکھے جائیں *

محرک محمد یعقوب صاحب

موید سید رضا علی صاحب

مد ہیژدہم — قواعد متذکرہ رزولیوشن ماسبق متعلق بہ ضروری قرار دیئے جانے ۷۵ فی صدی حاضری کلاس دینیات کے ترمیم کئے جائیں اس طرح پرکہ یونیورسٹی و دیگر سالانہ امتحانات پر غیر حاضری دینیات کا کوئی اثر نہ پڑے *

محرک محمد یعقوب صاحب

موید سید رضا علی صاحب

مد نوزدہم — جو کمیٹیاں واسطے ترتیب و اصلاح نصاب کتب دینیات کے کمیٹی ہائے مدبران تعلیم دینیات نے قایم کی ہیں اُس میں سے مولوی سید سلیمان اشرف صاحب اور مولوی فدا حسین صاحب کے نام خارج کیئے جائیں *

محرک محمد یعقوب صاحب

موید سید رضا علی صاحب

مد بستم — کمیٹی مرتب کنندہ نصاب دینیات اہل سنت والجماعت میں بجائے مولوی محمد مقتدی خاں صاحب کے جناب حکیم حاذق الملک حافظ محمد اجمل خاں صاحب کے نام کا اضافہ کیا جائے *

محرک مولوی محمد یعقوب صاحب

موید سید رضا علی صاحب

مد بست و یکم — دینیات کلاس کی غیر حاضری ۷۵ فی صدی اور نماز کی حاضری ۵۰ فی صدی نہونے سے } شرکت امتحانات سے روکا جانا بہت زیادہ سخت ہی — شرکت امتحانات کے لیئے نماز کی غیر حاضری کی شرط نہ رکھی جائے اور سنڈیکیٹ کی تجویز نامنظور کی جائے *

محرک مولانا طفیل احمد صاحب

موید مولوی عبداللہ جان صاحب

مد بست و دوم — جدید دروازہ غربي سر سید کورٹ کا نواب حاجي محمد اسحاق خاں صاحب کے نام سے موسوم کیا جائے *

محرک حاجي محمد صالح خاں صاحب

مد بست وسوم — ایک یا ایک سے زیادہ ایسے اصحاب کي خدمت حاصل کي جائے جو فرگوسن کالج پونا ، هندو کالج بنارس ، تي . اے . وي کالج لاهور کا معائنه کرکے اپني مفصل رپورٹ پیش کرسکیں جس سے معلوم هو که ان کالجوں میں اُستاد کیا تنخواہ پاتے هیں ، اُستادوں کا معیار قابلیت کیا هی ، امتحانات کے نتیجه کیسے رهتے هیں ، اخراجات کالج کیا هیں — یهه رپورٹ اکتوبر تک آنریري سکرتري صاحب کي خدمت میں پیش هونا چاهیئے تاکه سالانه میتنگ کے موقعه پر جناب آنریري سکرتري صاحب ترستیوں کے غور کے واسطے پیش فرما سکیں — خرچ اُن حضرات کا جو اس خدمت کو ادا کریں کالج کو دینا چاهیئے - اگر وہ منظور کریں تو پروفیسر ولي محمد صاحب کي خدمات بهي اس کام کے لیئے حاصل کي جائیں *

محرک حاجي محمد صالح خاں صاحب

مد بست و چهارم — میں تحریک کرتا هوں که بجت میں جو روپیه واسطے مرمت کے منظور هوتا هی وہ صرف اُنهیں مدات پر صرف کیا جائے جس کے واسطے بجت میتنگ میں منظور هوا هی — اگر کسي مد کا روپیه صرف نه هو یا کسي مد پر کم صرف هو تو وہ رقم کسي دوسرے کام پر خرچ نه هو سکے گي تاوقتیکه سنڈیکیت منظور نه کرے - صرف سنڈیکیت هي کو اختیار هوگا که ایک مد کا روپیه دوسري مد میں حسب ضرورت منتقل کرے *

محرک حاجي محمد صالح خاں صاحب

مد بست و پنجم — هر عمارت کي جو جدید بنائي جائے ماهواري رپورٹ بلڈنگ کمیتي کي طرف سے سنڈیکیت میں پیش هونا چاهئے جس سے معلوم هوسکے که موافق تخمینه اور نقشه کے عمارت بن رهي هی — انجنیر کا فرض هوگا که روزانه مرمت کو دیکھے اور ممبر انچارج بلڈنگ کمیتي کا فرض هوگا که هفته وار معائنه کرے اور اپني رائے اُس کتاب پر تحریر کرے جو اس کے واسطے هر ایک عمارت پر رکھي جایا کرے — اور ایسے هي کتاب ماهواري بلڈنگ کمیتي کے سامنے پیش هوا کرے گي *

محرک حاجي محمد صالح خاں صاحب

مد بست و ششم – اطلاع استعفا بابو جادو چندر صاحب چکرورتی و منظوری تقرر مولوی عبدالمجید صاحب قریشی بجائے اُن کے *

مد بست و هفتم — اطلاع انتخاب مکرر مسٹر محمد علی صاحب (اوکسن) بر عہدہ ٹرسٹی کالج منجانب اولڈ بوائز ایسوسی ایشن برائے پانچ سال من ابتدائے اپریل سنه ۱۹۱۵ ع لغایت مارچ سنه ۱۹۲۰ ع *

خاکسار

محمد اسحٰق خاں عفی عنه

آنریری سکرٹری کالج

کاغذ نمبر ۳

یادداشت آنریری سکرٹري مدرسۃالعلوم علیگڈہ بابت مدات کارروائي اجلاس بجٹ میٹنگ ٹرسٹیان مدرسۃالعلوم منعقدہ ۱۱ جولائي سنہ ۱۹۱۵ ع

کیفیت نسبت مد اول

"منظوري بجٹ"

الحمد للہ کہ امسال دسمبر سنہ ۱۹۱۴ ع تک کے واقعي مصارف اور سنہ ۱۹۱۵ ع کے شروع تین ماہ کے تخمینے مصارف کے اعداد کي بناپر سنہ ۱۶-۱۹۱۵ ع کا بجٹ کالج کا گذشتہ مالي سال ختم ہونے سے بیشتر ماہ مارچ کے آخر ہفتہ میں مرتب ہوچکا تھا — اپریل کے شروع ہفتہ میں فنانس کمیٹي نے غور کرکے اُس کو پاس کیا اور سنڈیکیٹ منعقدہ ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۱۵ ع میں وہ جزوي ترمیمات کے ساتھہ منظور ہوا — یہہ کارروائي بموجب ٹرسٹیوں کے اس رزولیوشن کے عمل میں آئي ہی جس کي رو سے سال حسابي کے نو ماہ گذرنے کے بعدھي سال آیندہ کے بجٹ کي ترتیب مناسب قرار پائي تھي — چنانچہ اور اب یہہ بجٹ ٹرسٹي صاحبان کي آخري منظوري کے لیئے پیش کیا جاتا ہی *

سال گذشتہ میں دو بڑي رقمیں یعني ایک تو مقررہ سالانہ عطیہ ہزہائینس سر آغا خاں بہادر کا معہ بقایا سال ماسبق کے بقدر ۲۰ ہزار روپے کے اور دوسرے! موعودہ سالانہ گرانٹ ریاست خیر پور کے معہ بقایا سالہاے ماسق بقدر ۱۸ ہزار روپے کے تخمینہ آمدني میں شامل تھیں اور ان کے وصول کي توقع پر مصارف کا تخمینہ قایم کیا گیا تھا ان دونوں بڑي رقموں کے وصول نہ ہونے سے مجھے بہت ھي خوف تھا کہ آمدني

بقدر ۳۸ هزار روپے کے کم هوجانے سے خرچ کو کسي طرح کفایت نه کرے گي اور آخر سال پر بهاري دقت رهے گا - مگر الله تعالی کاشکر هی که باقي جمله متوقعه آمدنیاں سال کے اندر وصول هوگئیں اور اُن اُصولوں کي پابندي سے جو پچھلے سال سے قایم کیئے گئے هیں هر صیغه کے اخراجات جہاں تک ممکن هوسکا آمدني کے اندر رکھے گئے اور جو غیر صرف شده رقوم سال گذشته کے ختم پر مختلف مدّات کے ذیل میں بچ رهي تهیں وه کالج کے حسابات سے جدا هوکر اُن کے نئے نئے فنڈ قایم هونے کي بجائے کالج کے حق میں لیپس (Lapse) هو گئیں (یعني جن صیغوں کے لیئے یهه رقمیں منظور هوئي تهیں اُن کا حق ان رقموں کے خرچ کرنے کا زایل هوگیا) جس کا نتیجه یهه هوا که آمدني و خرچ قریب قریب برابر هوگئے اور صرف ڈیرھ سو روپے کا دقت رها جو نه هونے کے برابر هی *

اس موقعه پر میں ممبر صاحب فنانس اور رجسٹرار صاحب اور اکاونٹنٹ صاحب صیغه فنانس کا مسرت کے ساتهه دلي شکریه ادا کرتا هوں که اُنهوں نے اُن جمله قیود و شرایط کو جو بیلینسیز (Balances) اور بیلینس شیٹ وغیره کي ترتیب کے متعلق بہت غور و خوض اور دو سال کي متواتر محنت کے بعد عاید کي گئیں تهیں پورے طور سے پابندي کي اور اس اهم معامله میں مجهکو مدد دینے میں حتي الوسع کسي طرح کا دریغ نہیں کیا — مجهے قطعي اُمید هی که اگر موجوده اصولوں پرکارروائي قایم اور جاري رهي تو جو دقتیں که محض متوقعه آمدنیوں کو حقیقي امدني میں شامل کرنے سے اور گذشته سال کي بچت کو علحده کرکے اُن سے جدید فنڈ قایم کرنے سے پیش آیاکرتي تهیں وه آینده تکلیف نه دیں گي اور کالج کي مالي حالت انشاء الله تعالی روز بروز طمانیت بخش هوتي جائیگي *

جو متوقعه رقوم که جناب هزهائینس سر اغا خاں بالقابه اور ریاست خیر پور سنده سے وصول نہیں هوئیں اُن کے متعلق ایک طرف تو میںنے متواتر عرضداشتیں اور خطوط خود هزهائینس کے نام نیز اُن کي ریاست کے مینیجر کے نام بهیجیں اور دوسري طرف ریاست خیر پور سنده سے برابر سلسله جنباني کرتا رها — ان کے جواب میں هزهائینس کي

طرف سے تو سوائے ایک تار کے کوئی جواب وصول نہیں ہوا — اس تار میں وعدہ کیا گیا تھا کہ میری تحریرات کا عنقریب جواب پہونچے گا جو افسوس ہی کہ اج تک باوجود یاد دھانیوں کے نہیں پہونچا نہ کوئی رقم وصول ہوئی حالانکہ ہزهائینس کے مقررہ عطیہ میں بعض ایسی رقوم شامل ہیں جو جناب ممدوح نے حضور شہنشاہ معظم کے علی گڈہ تشریف آوری کی یادگار میں خود ہی مقرر فرمائی تھیں - نیز ایک رقم تعلیم یورپ کے لیئے مخصوص تھی جس کی مدد سے مختلف مضامین کی تکمیل کے لیئے طلبا کو ولایت بھیجا جایا کرتا تھا — اب یہہ عطیات قریب قریب نا اُمیدی کی حالت میں ہیں اور اس لیئے درستی حسابات مد نظر رکھکر امسال کے تخمینہ آمدنی سے اُن کو حذف کردیا گیا ہی - وصول عطیہ دربار خیر پور کی کوششوں کے سلسلہ میں بامداد جناب آنریبل مولوی رحیم بخش صاحب پریسیڈنٹ کونسل آف ریجنسی بہاول پور یہہ تجویز کی گئی تھی کہ ایک ڈپوٹیشن ریاست میں بھیجا جاوے — چنانچہ اس کی حاضری کی اجازت چاهی گئی تھی مگر بد قسمتی سے اجازت مطلوبہ میسر نہ آئی اور اس معاملہ میں جو آخری خط جناب وزیر صاحب ریاست خیر پور کا صادر ہوا تھا اُس کی نقل ذیل میں درج کی جاتی ہی *

نقل خط وزیر صاحب

ترجمہ چھٹی مورخہ ۳۱ اگست سنہ ۱۹۱۴ ع

از جانب مولوی ابراهیم خاں صاحب وزیر خیر پور

بخدمت جناب مولوی رحیم بخش صاحب سی آئی ای
پریسیڈنٹ کونسل رجنسی ریاست بہاول پور

جناب من — ۲۲ ماہ حال کا عنایت نامہ موصول ہوا جس کا میں مشکور ہوا - ارا‌ئین علی گڈہ کالج کو خیر پور کے چندہ کی ادائگی کی بابت جو اطمینان آپ نے دلایا ہی میں اُس کا شکریہ ادا کرتا ہوں - ڈپیوٹیشن کے متعلق میں التماس کروں گا کہ اُس کے بھیجنے کی کوئی ضرورت نہیں ہی — میں پہلے ہی سے کوشش میں ہوں کہ چندہ ادا کردیا جاے مگر بد قسمتی سے بعض حالات مانع ادائگی ہوئے — اُمید ہی کہ آپ بخیریت ہوں گے *

Copy of a letter dated 31st. August 1914, from Mohamed Ibrahim Khan Sahib, Wazir Khairpur State, to Molvi Rahim Baksh C. I. E, President Council of Regency Bhawalpur State.

MY DEAR SIR,

Yours of the 22nd. instant duly recieved. Thanks very much for the kind letter and for your assurance to the Aligarh Authorities about the Payment of the Khairpur Contribution.

As for the deputation there is hardly any need of the trouble of sending one here. I am already trying my best to get the pay-ment made; but unfortunately it could not be done yet for certain circumstances.

Hoping you are quite well.

ان حالات سے واضح ہوگا کہ حسب اقتضاے ضرورت جو جو کوشش مجھہ سے ہوسکتي تھي میں نے اُس سے غفلت یا پہلو تہي نہیں کي مگر سوء اتفاق سے کامیابي نہیں ہوئي — لیکن الحمدللہ والمنت جو قلبي کوفت ان رقوم کے عدم وصولي سے مجھے تھي وہ خدا کے فضل و کرم سے بوجہ احسن رفع ہوگئي — قوم کي ہمدردانہ توجہ سے مسلم یونیورسٹي ایسوسي ایشن نے عین ضرورت کے وقت امداد کا ہاتھہ بڑھایا اور بیش قرار مالي مدد سے کالج کي بنیاد ایسے مستحکم کردي ہی جس سے فی الحال تنزل کا اندیشہ جاتا رہا — اور اس موقع پر بے اختیار میرے قلم و زبان سے یہہ کلمات نکلتے ہیں کہ :

خدا خود میر سامان است ارباب توکل را

اس میں شک نہیں کہ کالج اپني قوم کے ممتاز سربرآوردہ بزرگوں اور معزز والیان ملک کي فیاضیوں کا ہمیشہ دست نگر رہا ہی اور رہیگا اور اس امر کا متوقع رہیگا کہ ان سرچشموں سے اُس کي مالي امداد ہوتي رہے — مگر کبھي کبھي جب بدقسمتي سے بندہ پروروں کي بے نیازي حد سے گذر جاے اور معاملہ اس حد تک پہونچ جاے کہ :

دست سوال پیش کسی کردۂ دراز
پل بستۂ کہ بگذري از آبروے خویش

تو میں یہہ کہنے پر مجبور ہوں کہ اُس حد سے متجاوز ہونا اُس درسگاہ کي ہمت و شان کے منافي ہی جو ہندوستان کے تمام مسلمانوں کي اُمیدوں کا مرکز اور مایہ ناز ہو ، اور جس کا شہرہ اور فیض صرف ہندوستان میں محدود نہ رہا ہو بلکہ غیر ممالک کے اقوام بھي اُس کي شہرت سے متاثر اور دور و دراز بیروني مقامات کے مسلمان بھي اس سے مستفید ہوتے ہوں *

۴ — اب میں بجٹ کے اعداد پیش کرتا ہوں — سنہ ۱۵-۱۹۱۴ ع کي آمدني کا تخمینہ مبلغ ۲۹۳,۲۶۸ روپے کیا گیا تھا اور جیسا کہ اوپر کے فقرہ میں درج ہوچکا ھي ہزھائنس سرآغا خاں بہادر بالقابہ کے سالانہ گرانٹ دس ہزار روپے معہ اسیقدر بقایا سال ماسبق کي بابت اور ریاست خیر پور کے سالانہ گرانٹ چھہ ہزار روپے معہ ماسبق دو سالوں کے بقایا کے ہمگي ۳۸ ہزار روپے کي رقم اس تخمینہ آمدني میں شامل تھي — باوجود متواتر کوشش کے یہہ دونوں رقمیں وصول نہ ہوسکیں لہذا ان دو رقموں کے خارج کرنے کے بعد متوقعہ آمدني ۲۵۵۲۶۸ روپے رہ جاتي تھي — مگر ایک تو بوجہ اضافہ تعداد طلباے کالج فیس تعلیم میں بقدر دو ہزار روپے کے تخمینہ سے زیادہ آمدني ہوئي — اور دو پروفیسران کالج اور ایک اسکول ماسٹر کے دوران سال میں خدمات سے سبکدوش ہونے پر بوجہ اُن کي میعاد ملازمت آتھہ سال سے کم ہونے کے اُن کے مجتمعہ بونس کي رقم بقدر چھہ ہزار روپے کے کالج کو واپس وصول ہوئي اور قریب ڈھائي ہزار روپے کے ایسي رقوم جو منجملہ گذشتہ سال کے منظور شدہ مصارف کے غیر صرف شدہ بچ رہي تھیں اور گذشتہ رواج کے مطابق ان رقوم سے متعدد علیحدہ علیحدہ فنڈ کھل جاتے اور کالج بجٹ سے آیندہ اُن کا کوئي تعلق نہ تھا ، امسال جدید قاعدہ کے مطابق ایسي رقوم خزانہ کالج میں واپس جمع ہوکر اُس کے واقعي آمدني کا جزو بن گئیں — اور اس طرح واقعي آمدني کي میزان ختم سال پر ۲,۶۹,۹۳۸ روپے ہوئي جو تخمینہ آمدني سے بقدر گیارہ ہزار روپے کے زیادہ ھي *

سال گذشتہ کے مصارف کا تخمینہ ۲۸۳۲۶۰ روپیہ تھا جو اگرچہ تخمینہ آمدني سے تو ضرور کم تھا مگر واقعي آمدني کے مقابلہ میں بقدر ساڑھے ۱۴ ہزار کے زیادہ تھا — اور اگر حالات تخمینہ کے مطابق واقع ہوتے

تو سال گذشته میں ساڑھے ۱۶ هزار کا ڈفسٹ رہ جاتا — مگر سال گذشته میں کچھہ تو اتفاقي اسباب سے خرچ تخمینه سے کم هوا اور دوسري طرف بوجوہ مذکورہ بالا آمدني کي رقوم میں اضافه هو گیا — لهذا ڈفسٹ کے اسباب مفقود هو گئے — مصارف میں اتفاقیه تخفیف یوں هوئي که ساڑھے نو هزار روپیه کي تو صرف مد تنخواہ میں کمي هوگئي کیونکه دوران سال میں ڈاکٹر هاروتز کي جگهه مسٹر اسٹوري عربي کے پروفیسر ڈھائي سو روپیه ماهوار کم تنخواہ پر مقرر هوئے — کریم حیدر صاحب کي تنخواہ ساڑھے چار هزار روپیه داخل تخمینه تهی مگر وہ فارغ التحصیل هو کر ولایت سے واپس نه هوئے اور اُن کي بجائے جو پروفیسر مقرر هوئے اُن کا تقرر دیر سے عمل میں آیا لهذا تنخواہ کي بچت هوگئي - اسي طرح پولیٹکل اکانمي پڑھانے کے لیئے ایک اسسٹنٹ پروفیسر مقرر هوئے تھے اور اُن کي تنخواہ ۱۲۰۰ روپیه درج بجٹ تهي - مگر اُنهوں نے صرف چند هي روز کام کیا اور یهه رقم بچ رهي — نیز دوران سال میں پروفیسر تیمور صاحب مستعفي هوگئے اُن کي تنخواہ بچي — بعض ممبران اسٹاف و اسکول کو رخصت بلا تنخواہ یا نصف تنخواہ پر ملي اور ممبران اسٹاف کے تغیر و تبدل میں ایک کي جگه دوسرے کے تقرر میں دیر هونے کي وجه سے بعض رقوم بچ رهیں — هز هائینس سر آغا خاں بالقابه کا عطیه نه وصول هونے کي وجه سے تعلیم یورپ کے لیئے تین هزار کي اور تعلیم عربي کے لیئے تیرہ هزار کي رقم گوندرج تخمینه مصارف تهیں مگر متوقعه آمدني نه هونے کي وجه سے یهه رقمیں خرچ نهیں هوئیں — دو هزار روپے مد مرمت سے بچ رهے - اسي طرح بعض اور مدات میں بهي تخمینه سے کم خرچ هوا اور بعض مدات میں مختص الوقت وجوہ سے تخمینه سے زیادہ بهي خرچ هوگیا - اس سب کمي بیشي کا آخري نتیجه یهه هوا که بجاے تخمیني خرچ ۲،۸۳،۲۹۰ روپے کے سال بهر میں واقعي خرچ کي میزان ۲۶۶۷۸۹ روپے هوئي اور اس طرح سال گذشته میں واقعي آمدني و خرچ کے لحاظ سے صرف ۱۵۴ روپے کا ڈفسٹ (کمي) رها جو قریب نه هونے کے هے - اور آمدني و خرچ برابر هوگئے *

۳— سال رواں یعني سنه ۱۵ — ۱۶ ع کا تخمینه آمدني بمقابله ۲۹۳۶۸۲ روپے کے ۲۹۸۰۹۳ روپے هی — گذشته سال جن جن مدات

میں جس جس قدر امدنی درج بجت ہوئی تھی وہ پچھلے جلسہ بجٹ کے موقعہ پر ٹرسٹی صاحبان کے ملاحظہ سے گذرچکی ہی۔ اُس تخمینی رقم کے مقابلہ میں امسال بعض مدات میں بقدر ۴۲۵۴۲ روپے کی تو کمی ہی اور بعض دوسری مدات میں ۴۰۰۶۷ روپے کی بیشی ہی — جن مدات کی تخمنی رقوم آمدنی بالکل سال گذشتہ کے تخمینہ کے مطابق ہیں اُن پر امسال مکرر بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہیں — البتہ جن مدات میں کمی بیشی ہوئی ہی وہ مدات معہ وجوہ کمی بیشی ذیل میں درج ہیں :—

(الف) وجوہ کمی آمدنی

	مد	رقم	وجوہ
(۱)	عطیہ هز هائنس سر اغا خاں بالقابہ	۱۵,۰۰۰	بوجوہ مذکورہ بالا ان امدنیوں کے وصول کی توقع نہ ہونے کی وجہ سے بنظر صحت حسابات یہہ رقوم سال رواں کے تخمینہ سے حذف کردی گئیں *
(۲)	عطیہ موعودہ ریاست خیر پور	۱۸,۰۰۰	
(۳)	فیس اسکول ورتران	۱,۰۰۰	بلحاظ آمدنی واقعی سالگذشتہ کے سال رواں کا تخمینہ کم کیا گیا ھے *
(۴)	فیس داخلہ اسکول و کالج	۴۰۰	" "
(۵)	فیس ترانسفرسارتیفکٹ	۲۵	" "
(۶)	جرمانہ	۵۰۰	" "
(۷)	چکی چونہ	۱,۰۰۰	بوجہ ضرورت نہونے کے یہہ چکی اب بند ہوگئی اور اس سے اب کوئی آمدنی نہیں ہوتی *
(۸)	کرایہ دوکانات	۱۰۰	بلحاظ واقعی آمدنی سالگذشتہ *
(۹)	واپسی بونس	۱,۵۰۰	امسال کسی پروفیسر کے سبکدوش ہونے کی توقع نہیں ھے *

نمبر	مد	رقم	کیفیت
(١٠)	وصول بونس عربي پروفیسران عربي فنڈ	٢١٦	پروفیسر استوري صاحب کي تنخواہ ڈاکٹر ھاروتز صاحب سے کم ھے لہذا عربي فنڈ سے بونس کي رقم بھي کم وصول کي جاتي ھے *
(١١)	فروخت ادویہ انگریزي و یوناني	٣٠٠	بلحاظ واقعي آمدني سالگذشتہ *
(١٢)	عطیہ جمال برادرز	١,٢٠٠	پچھلے سال یہہ رقم بقایا کي درج بجت تھي مگر امسال یہہ بقایا بھي وصول ھوگئي اور سالگذشتہ کي رقم بھي وصول ھوگئي اسلیئے کوئي بقایا کالج کي پافتني نہیں ھے *
(١٣)	وصول تنخواہ از انگلش ھوس	١,١٦٨	لیڈي سپرنٹنڈنٹ مس ھیرس مستعفي ھوگئیں- لہذا اُن کي نئي ماہ کي تنخواہ بجت سے کم ھوگئي اور انگلش ھوس سے ان کي پوري تنخواہ وصول ھونے کي ضرورت نہیں رھي *
(١٤)	عطیات لائبریري	١٠٠	جس قدر امدادي رقوم کے وعدے تھے اُس میں سے سو روپے سالگذشتہ میں وصول ھوگئے وہ تخمینہ سے امسال حذف کردیئے گئے *
(١٥)	عطیہ ریاست مالیر کوٹلہ	١,٣٠٠	یہہ سالہاے ماسبق کي بقایا تھي جو وصول ھوجانے کي وجہ سے امسال حذف کي گئي *
(١٦)	جنرل اسکالرشپ فنڈ	٦٣٢	بلحاظ واقعي آمدني سالگذشتہ کمي کي گئي *
	میزان کل	٣٢,٥٣٢	

(ب) وجوه بیشي آمدني

	مد	رقم	کیفیت
(١)	امدني منافعه فکسد ڈپازٹ	٩٠٠	جدید اسکول کے لیئے گورنمنٹ کا عطا کیا ہوا ایک لاکھہ بیس ہزار روپیہ اور چند پراني رقوم فکسڈ ڈپازٹ میں محفوظ ہیں - سالگذشته میں یہه خیال تها که جدید اسکول کي عمارت پر دوران سال میں روپیه خرچ هوجائیگا اس لیئے منافعه کے تخمینه سے رقم کم درج هوئي تهي چونکه امسال بهي ان عمارات کے جلد شروع هونیکي توقع نہیں هے اس لیئے امسال کے تخمینه میں امدني منافعه زیاده درج هوئي *
(٢)	منافعه شہر یار اسفند یار ٹرسٹ بانڈز	٦٠	یہه نئي آمدني هے ایک مخیر پارسي شہریار اسفندیار آنجہاني نے اپنے وصیت نامه میں همارے کالج کے لیئے دو هزار روپے چهوڑے جو ۴ روپے فیصدي منافعه والے بمبئي پورٹ ٹرسٹ کي صورت میں وصول هوگئے جنکا سال رواں میں اسقدر منافعه هوگا - یہه عطیه نہایت قابل قدر هے که غیر قوم کے ایک مخیر معطي نے اپني وصیت لکهتے وقت اس کالج کو بهي پیش نظر رکها *
(٣)	ایرانڈیا کوپر ملز شیرز	٥	بوجه جنگ هندوستان میں کاغذ کي مانگ بڑه گئي هے اس خیال سے تخمینه آمدني زیاده هے *

نمبر	مد	رقم	کیفیت
(۴)	فیس تعلیم ڈے اسکالرز	۲,۲۵۰	بلحاظ واقعي امدني سالگذشته کے تخمینه زیاده درج هوا - کالج میں طلبا کي تعداد بفضله تعالى بڑه گئي هے لهذا ٹیوشن فیس کي آمدني بڑه گئي *
(۵)	فیس تعلیم کالج کورٹ ڈران	۱,۰۰۰	〃 〃
(۶)	میڈیکل فیس کالج و اسکول	۵۰۰	〃 〃
(۷)	فیس تعلیم لا کلاس	۸۵۰	〃 〃
(۸)	کرایه بورڈنگ هوس کالج و اسکول	۱,۰۰۰	〃 〃
(۹)	کرایه بنگله جات	۱,۵۰۰	سالگذشته میں بعض بنگلوں کا کرایه چندماه کا درج هوا تها امسال بوجه تکمیل عمارات پورے سال کا کرایه درج بجٹ هے *
(۱۰)	صیغه جائداد	۲۳۰	ممبرصاحب صیغه جائداد کي کوشش سے پود انبه قلمي وغیره تخمینه سے زیاده فروخت هوئي اور فروخت گهاس و لکڑي باغات میں بهي تخمینه سے زیاده قیمت وصول هوئي اور کرایه فرنیچر بهي توقع سے زیاده وصول هوا *
(۱۱)	پرنس آف ویلز سائنس اسکول	۳,۶۸۴	امسال مسلم یونیورسٹي ایسوسي ایشن نے یونیورسٹي فنڈ کے منافعه سے اس صیغه کو بقدر چهه هزار روپے کي مدد دي هے - منجمله اُس رقم کے ڈهائي هزار روپے هز هائنس سر آغا خاں کے عطیه کي کمي پورا کرنے میں جذب هوگیا اور ساڑهے تین هزار روپے کا بهه اضافه هوگیا جو سائنس کي لیبرریٹریوں کا سامان خریدنے پر صرف هونے کے کام میں آئیگا - سالهاے گذشته میں یهه سامان راس المال کے روپیه سے خریدا جایا کرتا تها جس سے اصل سرمایه گهٹ رها تها - مگر پچهلے سال سے یهه طریقه بند کردیا گیا *

(۱۲)	فیس لیسنس	۲۵	بلحاظ واقعی امدنی سال ماسبق*
(۱۳)	عربی اسکالرشپ فنڈ	۶،۵۱۶	یہہ رقم پہلے درج نہہوتی تھی-اس دفعہ تکمیل حسابات کی غرض سے یہہ رقم درج بجٹ ہوئی اور جدید رقم ہے*
(۱۴)	گیسٹ ہوس	۱،۲۰۰	" "
(۱۵)	انعام و تمغہ فنڈ	۳۴۷	" "
(۱۶)	عطیہ مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن برائے قیام و استحکام ہسٹری چیر و دیگر ضروریات کالج	۱۶،۰۰۰	یہہ جدید آمدنی ہے*
(۱۷)	ایضاً برائے مصارف تعلیم یورپ	۴،۰۰۰	"
	میزان	۴۰۰۶۷	

پچھلے سال کی تخمینہ آمدنی میں مذکورہ بالا کمی بیشی کرنے سے سال رواں کا تخمینہ آمدنی ۲،۹۰،۷۹۳ روپے ہوجاتا ہے جو درج بجٹ ہے*

۴—سال گذشتہ کا تخمینہ خرچ مبلغ ۲،۸۳،۲۶۰ روپے تھا - جن جن مدات کے لیئے امسال بھی وہی تخمیہ رکھا گیا ہے جو پچھلے سال بلحاظ ضرورت منظور ہوچکا ہے اُن کے متعلق امسال کسی تفصیل کی ضرورت نہیں ہے— البتہ جن جن مدات مصارف میں امسال کمی بیشی ہوئی ہے وہ مع وجوہ کے ذیل میں درج کیئے جاتے ہیں — سال رواں کے تخمینہ مصارف میں بمقابلہ گذشتہ سال کے حسب تفصیل ذیل ۹،۶۶۴ روپے کی کمی ہے اور ۱۷،۱۹۱ روپے کی بیشی ہے*

(الف) وجوہ کمی مصارف

(۱)	تنخواہیں	۱،۳۸۴	پروفیسر اسٹوری صاحب کی تنخواہ ڈاکٹر ہاروٹز صاحب سے بقدر ۲۵۰ ماہوار کم ہے- بابو چکرورتی صاحب امسال مستعفی ہوگئے اُن کی تنخواہ میں بچت رہے - گی اسی طرح بعض ممبران اسٹاف کی تنخواہیں مطابق گریڈ کے بڑھتی ہیں اور بعض تنخواہیں جدید تقررات کی وجہ سے کم ہوئی ہیں- کمی بیشی کا نتیجہ مجموعی طور پر تنخواہوں میں ۱،۳۸۴ روپے کی کمی ہے*

نمبر	مد	رقم	کیفیت
(۲)	مصارف سفر یورپین پروفیسران	۷۵۰	کسی جدید پروفیسر کے امسال ولایت سے آنے کی توقع نہیں ہے *
(۳)	سفر خرچ عام	۵۰۰	بلحاظ مصارف واقعی سال ماسبق کم تخمینہ کیا گیا *
(۴)	منافعہ قرضہ ڈبوتی	۱۷۵	سر سید مرحوم کے زمانہ سے کچھہ قرضہ ڈبوتی فنڈ کا کالج کے ذمہ چلا آتا تھا امسال وہ قرضہ کچھہ ادا ہوگیا لہذا سود کا بار ہلکا ہوا *
(۵)	سود اور ڈرافٹ از بنک	۲۵۰	امسال اُمید ہی کہ بنک سے روپیہ قرض لینے کی ضرورت نہ ہوگی لہذا یہہ رقم کم کردی گئی *
(۶)	صیغہ جائداد	۵۲۲	امسال خرید فرنیچر کے لیئے بمقابلہ سال گذشتہ کے رقم کم رکھی گی *
(۷)	مہمانداری	۱،۰۰۰	کسی ممتاز وزیٹر کے تشریف لانے کی توقع نہیں ہی ؛ اس لیئے تخمینہ کم ہی *
(۸)	حفظان صحت	۲۰۰	بلحاظ ضرورت واقعی کمی گئی *
(۹)	مصارف لکچر بیرونی لکچرار صاحبان	۵۰	ایضاً
(۱۰)	تعلیم عربی	۱،۵۰۰	هز هائینس سر آغا خاں کی رقم عطیہ سے اس مد میں خرچ ہوتا تھا ـ عطیہ بند ہونے سے یہہ رقم حذف کی گئی *
(۱۱)	آلات ریاضی	۲۵۰	بوجہ عدم ضرورت کمی کی گئی *
(۱۲)	فیس اکچوئری	۱،۰۰۰	ایضاً
(۱۳)	مصارف پیمائش زمین	۳۵۰	ایضاً
(۱۴)	جنرل اسکالرشپ فنڈ	۶۳۳	بلحاظ واقعی آمدنی کے صرف کم کیا گیا *
(۱۵)	مصارف حصول آراضی	۱،۰۰۰	امسال کوئی جدید قطعہ آراضی خرید نہیں ہوا *
(۱۶)	کمیشن بنک وغیرہ	۱۰۰	پچھلے سال هز هائینس سر آغا خاں کے اور خیر پور کے عطیہ کی بابت چکوں کے وصول کی اُمید پر زیادہ کمیشن درج بجٹ ہوا تھا امسال کم کردیا گیا *
		۹،۶۶۴	

(ب) وجوہ بیشی مصارف

مدات مصارف	مقدار بیشی	وجوہ بیشی
(۱) کالج کنٹنجنسی	۱۰۰	بلحاظ مصارف واقعی سالگذشته *
(۲) اخراجات امتحان	۱۰۰	بوجه اضافه تعداد طلبا *
(۳) ڈپریسی ایشن	۱۰۰۰	بعض ناتمام عمارات امسال مکمل هوگئیں ؛ لهذا اس مد میں رقم بڑہ گئی *
(۴) انگریزی شفاخانه	۶۰۰	بوجه گرانی ادویات انگریزی جو جنگ کے سبب سے هوئی *
(۵) مصارف موسم گرما	۴۰۰	برقی پنکهوں کے مصارف بڑهگئے *
(۶) انعام و تمغه جات	۲۲۷	پهلے یهه رقم درج بجٹ نه هوتی تهی – یهه نئی رقم امسال درج هوئی هی *
(۷) مصارف تعلیم یورپ	۱۰۰۰	پچهلے سال هزهائینس سرآغا خاں کی گرانٹ وصول هونے کی توقع پر تین هزار روپے درج بجٹ هوئے تهے امسال اس مد میں یونیورسٹی اینسوسی ایشن نے چار هزار روپے کی امداد دی هی لهذا ایک هزار کا اضافه هوا *
(۸) گیمس (هاکی)	۲۵۰	یهه کلب قرضدار هوگیا هی اور وہ کپ جو اس ٹیم نے گذشته سال جیتا تها اس کو اپنے پاس قایم رکهنے کی غرض سے امسال اس ٹیم کو کلکته کا سفر ضروری تها ؛ لهذا پرنسپل صاحب کی خاص سفارش پر یهه خاص امداد سنڈیکیٹ نے منظور کی هی *
(۹) پرنس آف ویلز سائینس اسکول	۵۹۴۲	سامان کی خریداری میں امسال بوجه جنگ مشکلات پیش آرهی هیں اور کیمیکلز (Chemicals) کی قیمتوں میں اضافه هوگیا هی نیز سائینس کے طلبه کے لیئے ضرورتاً وظایف کی زاید رقم منظور کی گئی هی اور گریڈڈ اسکیم کے مطابق اسٹاف کی تنخواهوں میں اضافه هوگا *

(۱۰) گیسٹ هاؤس ۱،۲۰۰ یهه رقم پہلے درج بجٹ نه هوتي تهي امسال درج هوئي هی - گیسٹ هوس کي آمدني بهي جدید اندراج هی اور خرچ بهي جدید هی *

(۱۱) عربي فنڈ ۱،۳۷۲ یهه رقم پہلے درج بجٹ نه هوتي تهي امسال درج هوئي - لهذا جدید رقم هی *

میزان کل ۱۷،۱۹۱

سال گذشته میں تخمینه مصارف میں مندرجه بالا کمي بیشي کرنے سے ۲،۹۰،۷۸۷ روپے کي رقم هوجاتي هی اور یہي رقم سال رواں کا تخمینه مندرجه بجٹ هی *

۵ — جیسا که اوپر درج هوچکا هی سال رواں کي متوقعه آمدني ۲۹۰۷۹۳ هی اور تخمینه مصارف ۲۹۰۷۸۷ روپیه هوتا هی جو آمدني سے بقدر چهه روپیه کے کم هی اور غالبا یهه پہلي مرتبه هی که کالج کي متوقعه آمدني اُس کے تخمیني مصارف کے لیئے کافي ثابت هوئي لهذا میں جمله ٹرسٹي صاحبان کو مبارکباد دیتا هوں که اس سال کالج کي تخمیني آمدني انشاء الله تعالی اُسي کے جمله تخمیني مصارف کو کفایت کرے گي *

۶ — کالج کي آمدني و خرچ کے اس طرح برابر هونے کي اصل وجه مسلم یونیورسٹي ایسوسي ایشن کي مالي امداد هی جو بقدر ۲۶ هزار کے اس نے اپنے جلسه منعقده ۳ و ۴ اپریل سنه ۱۹۱۵ ع میں کالج کے لیئے منظور کي — اگرچه میں بموجب رزولیوشن نمبر ۹ منظور کرده فونڈیشن کمیٹي کے ایسو سي ایشن موصوف سے زیاده روپیه طلب کرنے کا مجاز تها لیکن میں نے اپني واقعي ضروریات کے مطابق صرف اُسي قدر رقم مانگنے پر اکتفا کیا جس کي اسي وقت ضرورت تهي اور میں یونیورسٹي ایسو سي ایشن کا شکر گزار هوں که اُس نے میري تحریک پر همدردانه توجه فرماکر کالج کي طرف امداد کا هاتهه بڑهایا جس کے بغیر امسال کالج میں بهاري ڈفسٹ رهنے کا اندیشه تها — امسال جو تخمینے آمدني و خرچ کے کیئے گئے هیں وه بهت غور و خوض اور واقعي اعداد کي پوري جانچ پرتال کے بعد کیئے گئے هیں جس میں کمي بیشي کي

بہت کم توقع ھی اور اس وجه سے امسال دفست کے پنجه سے رھائی پانے کی کوئی اُمید نه تھی — میں نے مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن کے جلسه میں عرض کیا تھا که کالج بفضله تعالی کیا بلحاظ تعداد طلبه اور کیا بلحاظ تعداد اسٹاف ترقی کر رہا ھی اور قانون کالج کے مطابق موجودہ اضافه ھائے تنخواہ وغیرہ ناگزیر ھیں لہذا خرچ بڑھتا جارھا ھی اور بیرونی دنیائے اسلام کے مخصوص حالات اور خصوصاً فراھمی چندہ یونیورسٹی فنڈ کی وجه سے کالج کے لیئے عام چندوں کی آمد مسدود ھوگئی لہذا کالج کی موجودہ آمدنی اُس کے روز افزوں مصارف کو کفایت نہیں کرسکتی چنانچه اُن حالات و تفصیلات پر توجه کرکے ایسو سی ایشن نے ۲۶ هزار روپیه کی امداد بدین تفصیل منظور کی *

(۱)	امداد سائنس	۲۰۰۰
(۲)	مصارف تعلیم یورپ	۴۰۰۰
(۳)	مصارف قاسم علی چیراغ بھائی چیراف هسٹری و امداد کالج	۲۶۰۰۰

اُس امداد سے بفضله تعالی دفست کی مشکل حل ھوگئی :—

۷ — میں نے پچھلے سال اپنی بجٹ رپورٹ میں بیان کیا تھا که بعض مدات مثلاً وظائف وغیرہ کی رقوم بجٹ میں درج نه ھوتی تھیں اور اُن کی آمدنی و خرچ کی تفصیل سوائے رجسٹرار صاحب کالج کے اور کسی کو معلوم نه ھو سکتی تھی اُن رقوم کی تفصیل پچھلے سال بھی بجٹ میں شامل نه ھو سکی — مگر امسال میں نے تائید کرکے اُن وظائف کی تفصیل مرتب کرائی اور وہ شامل بجٹ ھی جس سے معلوم ھوگا که عام تعلیمی وظائف کے لیئے کچھه تو معطیان وظائف کی رقوم بمد امانت بنک میں جمع ھی اور اس فنڈ میں اُس کا منافعه جمع ھوتا رھتا ھی — بعض کمروں کے کرائے وظائف کے لیئے مخصوص ھیں — بعض مستقل سالانه رقوم اس مد میں جمع ھوتی ھیں — یه سب آمدنی سالانه سال میں بقدر ۴۳۶۸ روپیه کے ھوتی ھی اور اس رقم وظائف کا بڑا حصه پرنسپل صاحب کالج بربنائے لیاقت اپنے اختیار سے طلبه کو تقسیم کرتے ھیں — اور بعض وظائف کی تقسیم بموجب شرایط معطیان عمل میں آتی ھی — یہی حالت انعامات و تمغه جات فنڈ کی ھی اور کچھه آمدنی متفرق طور پر ھر سال وصول ھو جاتی ھی اور کچھه آمدنی سابق

عطیات کے منافعہ سے وصول ہوتی ہی — اس فنڈ میں سال رواں کی آمدنی کا تخمینہ ۳۲۷ روپیہ ہی مگر بلحاظ واقعی مصارف کے خرچ کا تخمینہ ۹۲۷ ہی اور یہہ کمی کالج کی عام آمدنی سے پوری کی جاتی ہی *

۸ — امسال بجٹ کے ساتھہ عربک فنڈ کی بھی تفصیل شایع کی جاتی ہی — جب حسب تحریک گورنمنٹ مدرسۃ العلوم علی گڈھ میں عربی کی چیر قایم ہوئی تو اس وقت عربی کی طرف طلبا کی ترغیب و تشویق کے لیئے پیش قرار عربی وظائف کا انتظام کیا گیا تھا — اس زمانہ میں بوجہ کمی تعداد عربی خوان طلبا کے وظائف پر بہت کم رقم خرچ ہوتی تھی — لہذا جو رقوم اس مد میں جمع ہوئیں اُن کا بڑا حصہ جمع ہی ہوتا رہا اور یہہ روپیہ بورڈنگ ہوس کی تعمیر میں اس شرط پر کام میں لایا گیا کہ جو کمرے اس روپیہ سے تیار ہوں اُن کا کرایہ عربی وظائف کے لیئے مخصوص رہے — چنانچہ عربی وظائف کے لیئے ایک تو کمروں کے کرایہ کی مستقل آمدنی ہوگئی کچھہ نقد رقوم بطور امانت بنک میں جمع ہی اُن کا منافعہ اس مد میں جمع ہوتا ہی — ممتاز بورڈنگ ہوس کی آمدنی جو جناب آنریبل سر نواب محمد فیاض علی خاں صاحب بہادر پریسیڈنٹ بورڈ ترسٹیان کی فیاضی کا نتیجہ ہی — نواب صاحب ممدوح کی اجازت سے اب عربی وظائف کے لیئے مخصوص کردی گئی ہی ، چنانچہ ممتاز ہوس کی آمدنی سے اُس ہاؤس کے معمولی مصارف منہا کرنے کے بعد باقی آمدنی بقدر ۲۷۸۰ روپیہ کے عربی وظائف فنڈ میں شامل ہوتی ہی — الغرض جیسا کہ مطبوعہ تفصیلات مشمولہ بجٹ سے واضح ہوگا عربی وظائف کی آمدنی کا تخمینہ سال رواں کے لیئے مبلغ ۴۵۱۹ روپیہ ہی — پیشتر عربی وظائف کی تقسیم کا کوئی معین قاعدہ مقرر نہ تھہ بلکہ بڑی بڑی رقوم عربی وظائف کے نام سے خاص خاص طلبہ کو دی جاتی تھیں — امسال عربی کی تعلیم کی طرف کالج کے طلبا کو شروع ہی سے راغب کرنے کے لیئے عربی وظائف کی ایک اسکیم مرتب کی گئی جس کو سنڈیکیٹ کالج نے بھی منظور کرلیا — اس اسکیم کے مطابق نو ماہ کے لیئے چھہ وظیفے آٹھہ آٹھہ روپیہ ماہوار کے فرسٹ ایر اور سیکنڈ ایر کے طلبہ کو ملیں گے

چهه وظیفه دس دس روپیه ماهوار کے تهرڈ ایر کے طلبه کے لیئے مقرر هوئے هیں — اور تین وظیفے بارہ بارہ روپیه ماهوار کے اور تین وظیفے پندرہ پندرہ روپیه ماهوار کے فورتهه ایر کلاس کے لیئے مخصوص هیں - پریویس ایم اے کلاس کے واسطے تین وظیفے چالیس چالیس روپیه ماهوار کے اور فائینل ایم اے کلاس کے واسطے دو وظیفے پچاس پچاس روپیه ماهوار کے منظور هوئے هیں — ایم اے پاس کرچکنے کے بعد اسپیشل تحقیقاتی کلاس کے لیئے ایک وظیفه ۷۵ روپیه ماهوار کا مقرر هوا هی — ان وظائف کي تقسیم اُمیدواران عربي اسکالر شپ میں اُن کے امتحان مقابله کے نتیجه اور قابلیت پر منحصر رکهي گئي هے — اور اُمید واروں کي عرضیاں آنی شروع هوگئي هیں اور مجهے یهه قوي اُمید هے که یهه اسکیم عربي خوان طلباکي تعداد میں اضافه کا باعث ثابت هوگي- ان کل وظایف پر سال رواں کا تخمینه مصارف بقدر ۹۳۷۲ روپے هی جو اس فنڈ کي آمدني کے اندر هی *

۹ — یہاں تک اصل کالج بجت کے متعلق بحث هوئي — اب میں ان صیغه جات متعلق به کالج کي طرف ٹرسٹي صاحبان کو متوجه کرنا هوں جن کے تخمینه جات آمدني و خرچ پیشتر باقاعدہ طور پر نه تو مرتب هوتے تهے نه بجت کے ساتهه شایع هوتے تهے - سال گذشته میں میں نے پہلي بار کالج بجت کے ساتهه ضمیمه کے طور پر ان صیغوں کے بجت تیار کراکے ٹرسٹي صاحبان کي خدمت میں پیش کیئے تهے — اور امسال بهي ان صیغوں کي آمدني و خرچ کے گوشوارے شامل بجت کیئے جاتے هیں تاکه یهه تفصیلات بهي ٹرسٹي صاحبان کے پیش نظر رهیں- میري مراد صیغه جات ذیل سے هی :- (۱) ڈائننگ هال (۲) بورڈنگ هوس (۳) انگلش هوس (۴) رائڈنگ اسکول (۵) انسٹیٹیوٹ پریس (۶) صیغه جائداد (۷) صیغه تعمیرات *

ان میں سے آخري دو صیغوں کے لیئے مجموعي طور پر رقوم مصارف درج بجت تو همیشه سے هوتي رهي هیں؛ مگر ایسے معین تفصیلي تخمینه جات آمدني و خرچ کے مرتب هوکر بجت کے ساتهه شایع نہیں هوتے تهے جس سے ان مدات پر مصارف کي کماحقه نگراني هوسکے که روپیه مناسب طور پر هر محل منظوري کے اندر صرف هوا — اس غرض کي تکمیل کے لیئے ان شعبه جات کالج کے بجت

بھی اب شایع کیئے جاتے ھیں - ان تفصیلات کے ملاحظہ کرنے کے بعد واضح ھوگا کہ کم و بیش سوا چار لاکھہ روپے سالانہ رقم کا ٹرسٹیوں کی زیر نگرانی آمد و خرچ ھوتا ھی *

۱۰ — کالج کے متعلق صیغہ جات ماتحت میں بلحاظ مصارف سب سے بڑا صیغہ ڈائننگ ھال ھی - اس صیغہ میں اصل رقم آمدنی تو فیس طعام ھی جو طلبا سے وصول ھوتی ھی — متفرق آمدنی میں علاوہ فیس طلبا کے وہ رقوم بھی شامل ھیں جو اُن ممبران کالج و اسکول اسٹاف سے وصول ھوتی ھیں جو احاطہ کالج میں رھتے ھیں اور کھانا ڈائننگ ھال سے کھاتے ھیں — نیز طلبا کی فیس داخلہ و فیس رجسٹریشن (اندراج نام) کا بھی ایک جزو اس صیغہ کو ملتا ھی — سال رواں کے لیئے اس کل آمدنی کا تخمینہ ۷۳۹۰۰ روپے بمقابلہ ۷۳۱۰۰ روپے تخمینہ آمدنی سال گذشتہ کے ھی — اس آمدنی کے مقابلہ میں مصارف خوراک و تنخواہ ملازمین و قیمت ظروف وغیرہ کا تخمینہ ۷۸۴۰۰ روپے ھی — سال گذشتہ میں تخمینہ مصارف بقدر ۷۷۲۰۰ روپے کے تھا - اور ڈفسٹ رھنے کا اندیشہ تھا ؛ مگر مسٹر رزاق بخش صاحب قادری بیرسٹر ایٹ لا ممبر صیغہ ڈائننگ ھال کی حسن توجہ ، خوبی انتظام اور کفایت شعاری کی بدولت اور اُن کی عملہ کے قابل قدر سعی سے باوجود گرانی غلہ سال بھر کا خرچ مجرا دینے کے بعد ۴۷۹۹ روپے کی بچت ھوئی جس پر صاحب موصوف مبارکباد کے مستحق ھیں — امسال پھر بلحاظ تخمینہ کے بقدر ساڑھے تین ھزار کے ڈفسٹ ھی - لیکن ممبر صاحب صیغہ کی مساعی جمیلہ اور جزرسی سے اُمید ھی کہ وہ اس ڈفسٹ کی پیش آمدہ مشکل حل کرنے کی تدابیر عمل میں لائیں گے - صاحب موصوف نے اپنے صیغہ کی رپورٹ خود طبع کراکے بغرض تقسیم میرے دفتر کو عنایت فرمائی ھی (جو اس اجنڈا کے ساتھہ بھیجی جاتی ھی) اور جس سے اس صیغہ کے متعلق مفصل حالات ٹرسٹی صاحبان کو معلوم ھوں گے - اس رپورٹ کے آخر میں ممبر صاحب ڈائننگ ھال نے چار تجویزیں بغرض تصفیہ پیش کی ھیں - منجملہ اُن کے امر اول کی نسبت سنڈیکیٹ میں پیشتر طے ھوچکا ھی کہ نصف رجسٹریشن فیس ڈائننگ ھال کو دی جاوے اور نصف بورڈنگ ھوس کو عملہ کے مصارف کے لیئے دی جائے اگر - کل فیس ڈائننگ ھال

کردی گئی تو دوسرے صیغہ کا کام کیونکر چلے گا اور یہہ ہرگز قرین مصلحت نہیں کہ طلبا کی اس فیس میں کوئی اضافہ ہو — امر دوم کے متعلق میری یہہ رائے ہی کہ یہہ معاملہ اس صیغہ کے اندرونی انتظام سے وابستہ ہی — لہذا صیغہ کے نفع نقصان کو پیش نظر رکھکر ممبر صاحب کو پوری آزادی ہی کہ وہ خود جو مناسب سمجھیں کارروائی عمل میں لائیں — مگر میں اس سفارش کے لیئے تیار نہیں ہوں کہ گودام وغیرہ کی تعمیر کے لیئے کوئی یکمشت رقم کالج سے قرض دی جائے — صیغہ کی بچت سے اگر اس کام میں روپیہ لگایا جاسکے تو ایسا کرنے میں کوئی امر مانع نہیں ہی بشرطیکہ قبل خرچ کرنے کے مصارف کا تخمینہ و تفصیل بغرض منظوری سنڈیکیٹ میں پیش کردی جاوے — امر سوم کی بابت غالباً اس رپورٹ کے طبع ہونے کے بعد میری چٹھی ممبر صاحب ڈائننگ ہال کی خدمت میں پہونچ گئی ہوگی جس میں امام صاحبان کی خوراک کی بابت تصفیہ کردیا گیا ہی اور میرے نزدیک اب یہہ مسئلہ تصفیہ طلب نہیں رہا — امر چہارم کے متعلق التماس ہی کہ اگرچہ ظروف کا خرید ہونا امر ضروری ہی لیکن اس کا بار اسٹیبلشمینٹ فنڈ پر ڈالنے کی کوئی وجہ میری سمجھہ میں نہیں آتی — یہہ معاملہ ممبر صاحب صیغہ کسی آیندہ اجلاس سنڈیکیٹ میں پیش فرما سکتے ہیں اور اسوقت مناسب حال فیصلہ ہو جائے گا اور یہہ بھی طے ہوجائے گا کہ کس قدر ظروف کی خریداری ناگزیر ہی *

۱۱ — ڈائننگ ہال کے بعد بلحاظ مقدار آمد و خرچ بورڈنگ ہوس کا نمبر ہی — بورڈنگ ہاؤس کا بجٹ پچھلے سال سے بننا شروع ہوا ہی اس مد میں کمروں کے کرایہ کی آمدنی ہی جو طلبا سے وصول کیا جاتا ہی نیز طلبہ کے داخلہ اور رجسٹریشن فیس (اندراج نام) کا ایک حصہ اس مد میں بھی جمع ہوتا ہی — سال رواں میں بورڈنگ ہاؤس کی آمدنی کا تخمینہ ۲۵۰۹۰ روپے بمقابلہ ۲۳۷۰۰ روپے تخمینہ سال گذشتہ کے ہی اور خرچ کا تخمینہ مبلغ ۲۳۴۲۱ روپے بمقابلہ ۲۳۹۳۵ روپے سال ماسبق کے ہی — یعنی قریب سولہ سو روپیہ کی بچت ہی — پچھلے سال بورڈنگ ہوس میں ۳۵۵ روپے کی رقم پس انداز ہوئی تھی جو سالہائے گذشتہ کے اُس قرضہ کے ادا ہونے میں کام آئی جو اس صیغہ کے ذمہ دس ہزار روپیہ کے قریب ہی — سال رواں کی بچت بھی اسی قرضہ میں محسوب

هوگي اس صيغه کے معرفت علاوہ استيبلشمينٹ يعني ملازمين بورڈنگ هاؤس کي تنخواهوں کے کنسروونسي (صفائي) اورسيني ٹيشن (حفظان صحت) اور روشني وغيرہ کے مصارف بھي ادا ھوتے ھيں - اس صيغه کے بجٹ کي قابل اطمينان حالت خانصاحب مير ولايت حسين صاحب پرائمر کالج کے حسن انتظام اور انتھک کوششوں پر مبني هے - جس دلسوزي اور مخلصانه همدردي کے ساتھه مير صاحب موصوف تمام جزويات ميں شخصي توجه فرماکر کفايت شعاري کو ملحوظ رکھتے ھيں اُس پر وہ ھر طرح شکريه کے مستحق ھيں *

۱۲ — انگلش هوس کے تفصيلي بجٹ کے ملاحظه سے معلوم ھوگا کہ اس صيغه کي آمدني و خرچ برابر ھيں - يعني دونوں کي مقدار قريب ۱۸۸۰۰ روپے کے ھے - اس صيغه کا بھي مثل ڈائننگ هال و بورڈنگ هاؤس کے کوئي بار کالج پر نہيں ھے — سال بھر کا زمانه ھوا کہ گذشته بجٹ ميٹنگ کے موقعه پر ٹرسٹيان موجودہ اجلاس کے مابين يہه بحث پيش آئي تھي کہ آيا انگلش هاؤس اپنے اغراض کے لحاظ سے کامياب رها يا نا کام - اور مجھسے اس موقعه پر خواهش کي گئي تھي کہ ميں اس مسئله پر توجه کروں — چنانچه مسٹر ٹول صاحب پرنسپل کالج کے رخصت سے واپس آنے پر ميں اس مسئله کو زير بحث لايا اور اس پر غور کرتا رها - اسي اثناء ميں مس هيرس ليڈي سپرنٹنڈنٹ انگلش هوس نے استعفا ديديا جو سنڈيکيٹ نے منظور کرليا - اس تقريب سے اصلاح انگلش هاؤس کا مسئله پورے طور پر زير غور رها اور ميں نے سنڈيکيٹ ميں اس معامله کو باضابطه طور پر پيش کرديا اور حسب منشاے سنڈيکيٹ جس قدر مواد اُس بحث پر ميں فراهم کرسکا تھا اُس کو جمله لوکل ممبروں کي خدمت ميں بطلب رائے بھيجديا — اس کے بعد ۱۸ اپريل کے اجلاس سنڈيکيٹ ميں يہه معامله مکرر پيش هوکر وہ فيصله هوا جو اس اجنڈا کے مد دوم کي ذيل ميں بعرض منظوري پيش کيا جاتا ھے *

۱۳ — صيغه جائداد کا بجٹ مسٹر محمد عامر مصطفى خاں صاحب نے جو اس صيغه کے ممبر انچارج ھيں پوري تفصيل کے ساتھه مرتب کيا ھے جس کا گوشوارہ بجٹ کے ساتھه شايع کيا جاتا ھے - اس صيغه ميں بهار باغات کالج، لگان آراضي، قيمت پود انبه و قيمت لکڑي و

گھانس و کرایہ فرنیچر کی آمدنی شامل ہی - سالہاے گذشتہ میں یہہ
عملدرآمد تھا کہ کالج کی زمین پر بہت سے مکانات خام بغیر اجازت
بنائے جاتے تھے اور اُن میں لوگ بلا کرایہ آباد ہوجاتے تھے — لیکن کالج
کی زمین پر جس قدر ایسے مکانات بنے ہوئے تھے سال گذشتہ میں ان
سب کی مکمل فہرست مرتب کرلی گئی اور تشخیص کرایہ کے سلسلہ
میں تمام عذرداریوں کا لحاظ کرکے ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۱۵ ع کے سنڈیکیٹ
کی منظوری سے اس قسم کے مکانات پر مناسب کرایہ قایم ہوگیا ہی
اور تکمیل کارروائی ضابطہ کے ساتھہ وہ سب مکانات جو لوگوں نے بطور
خود بنائے تھے کالج کی ملکیت قرار پا گئے ہیں — آیندہ سے ایسے
مکانات پر جو جدید کرایہ تجویز ہوا ہی وہ بھی صیغہ جائداد کی
معرفت وصول ہوا کرے گا - چونکہ ترتیب فہرست مکانات و تشخیص
کرایہ کی کارروائی سال گذشتہ میں شروع ہوچکی تھی لہذا صیغہ جائداد
نے سنہ ۱۵-۱۹۱۴ ع کے تخمینہ آمدنی میں کرایہ مکانات کی
متوقعہ آمدنی بقدر ۶۰۰ روپے شامل کرلی تھی اور اس سمیت سال گذشتہ
کا تخمینہ آمدنی ۲۹۷۰ روپے تھا - مگر چونکہ تشخیص کرایہ کا معاملہ
اپریل سنہ ۱۹۱۵ ع سے پہلے طے نہوسکا تھا اس لئے دوران سال گذشتہ
میں اس مد میں کوئی آمدنی نہیں ہوسکتی تھی — کرایہ کے متوقعہ
رقم منہا کرنے کے بعد سال گذشتہ کا تخمینہ آمدنی ۲۳۷۰ روپے ہوا
جس کے مقابلہ میں واقعی آمدنی ۲۶۴۵ روپے ہوئے- یعنی قیمت پود انبہ
لکڑی و گھاس اور کرایہ فرنیچر میں ممبر صاحب صیغہ کی حسن توجہ
سے بقدر پونے تین سو روپے کے تخمینہ سے آمدنی زیادہ ہوئی — اس
صیغہ میں سال گذشتہ کا تخمینہ مصارف ۲۹۲۲ روپے تھا جس کے مقابل
ختم سال پر ۲۶۷۰ روپے واقعی خرچ ہوا جو تخمینہ خرچ سے بہت کم
اور قریب قریب سال ماسبق کی واقعی آمدنی کے برابر رہا — اس موقعہ
پر یہہ امر خصوصیت سے ذکر کرنے کے قابل ہی کہ دوران سال گذشتہ
میں بھوسہ و غلہ وغیرہ بہت گران رہا جس کی وجہ سے دانہ ، بھوسہ
مویشیان باغ وغیرہ پر تخمینہ سے زیادہ رقم خرچ ہونے کا قوی احتمال
تھا — لیکن مسٹر عامر مصطفی خاں صاحب اور اُن کا عملہ شکریہ کا
مستحق ہی کہ اُنہوں نے ازراہ دور اندیشی کالج کا نفع مد نظر رکھکر
کالج کے مویشیوں کے لئے خود چری کی کاشت کرائی جس کی بدولت
نہ صرف اخراجات مویشیان میں بہت کچھہ کفایت ہوگئی بلکہ صیغہ

کو کچھہ منافعہ بھی ہو گیا — صیغہ جایداد کا تخمینہ آمدنی و مصارف سال رواں کے لیئے بالترتیب ۲٫۶۰۰ اور ۲٫۴۰۰ روپے ہی *

۱۴ — رائڈنگ اسکول کا تخمینہ آمدنی سال گذشتہ میں ۱۹۴۰ روپے تہا — اس صیغہ کی اصل آمدنی وہ فیس ہی جو طلبا سے بر وقت داخلہ اور ماہوار لیجاتی ہی — اور اُس کے مقابلہ میں تخمینہ خرچ مبلغ ۲٫۸۱۱ روپے تہا، جیسا کہ سال گذشتہ کے بجٹ نوٹ میں لکھہ چکا ہوں، رائڈنگ اسکول میں ہمیشہ خسارہ رہتا ہی ، کیونکہ گہوڑں کی تعداد زیادہ رکھنی پڑتی ہی اور خرچ زیادہ ہوتا ہی اس کے مقابلہ میں فیس کی آمدنی کم ہوتی ہی اور فیس کی شرح بڑھانا کبہی مناسب نہیں سمجھا گیا — چنانچہ اس صیغہ کے مصارف پورا کرنے کے لیئے کچھہ تو کبھی کبہی کالج سے مدد دینی پڑتی ہی ، مگر زیادہ تر وقتاً فوقتاً متفرق چندوں سے کمی کو پورا کیا جاتا ہی *

رائڈنگ اسکول کا وجود کئی لحاظ سے کالج کے لیئے بہت ضروری ہی — اول تو بعض سرکاری ملازمتوں میں گھوڑے کی سواری جاننا لازمی ہی — لہذا جو طلبہ اس قسم کے ملازمتوں کے خواہاں ہوں ان کی تربیت کے لیئے رائڈنگ اسکول کی ضرورت ہی — اس تربیت سے طلبا کی اسپرٹ بھی نشوو نما پاتی ہی اور اس سپاہیانہ اسپرٹ کے مسلمانوں کی قوم میں باقی رکھنے کی سخت ضرورت ہی — نیز کالج میں معزز مہمانوں کے ورود کے وقت اُن کے استقبال میں رائڈنگ اسکواڈ سے جو شان اور رونق پیدا ہوجاتی ہی اور اُس شان کا خاص اثر جو اُن معزز مہمانوں پر ہوتا ہی اُس سے ٹرسٹی صاحبان بخوبی واقف ہیں — لہذا اس لحاظ سے بھی رائڈنگ اسکول کا وجود کالج کے ضروریات کا ایک جزو ہی *

سال گذشتہ کے تخمینہ آمدنی ۱۹۴۰ روپے کے مقابلہ میں ۲٫۹۰۵ روپے واقعی آمدنی ہوئی — اور تخمینہ خرچ ۲٫۸۱۱ کے مقابلہ میں ۳٫۲۱۷ روپیہ واقعی خرچ ہوا دانہ و غلہ کی غیر معمولی گرانی اضافہ خرچ کا باعث ہوئی — اور اس طرح سنہ ۱۵ — ۱۹۱۴ ع میں بقدر ۳۱۲ کے خسارہ رہا *

رائڈنگ اسکول کا سال رواں کے واسطے تخمینہ آمدنی مبلغ ۱٫۸۹۰ روپے اور تخمینہ خرچ مبلغ ۲٫۸۲۰ روپے ہی *

۱۵ — انسٹیٹیوٹ اخبار و پریس و گارڈن وغیرہ کے حسابات بھی کالج

کے بجٹ سے علیحدہ رہتے ہیں — ان حسابات کا گوشوارہ بجٹ کے ہمراہ طبع ہوا ہی جس کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ اس صیغہ میں سال گذشتہ کا تخمینہ (آمدنی جس میں عمارات کا کرایہ اور انسٹیٹیوٹ گزٹ و پریس و باغ کی آمدنی اور کالج کی امدادی رقم شامل ہی) مبلغ ۸۲۰۰ روپے تھا اور اس کے مقابلہ میں تخمینہ مصارف سال گذشتہ (یعنی مالیوں کی تنخواہ، خوراک مویشیان، مصارف وپریس و عملہ پریس کی رقم شامل تھی) اسی قدر یعنی ۸۲۰۰ روپے تھا — دراصل تخمینہ آمدنی بقدر چھہ سو روپے کی رقم تخمینہ مصارف سے کم تھا؛ لہذا ضرورتاً چھہ سو روپے کی رقم اس صیغہ کی سالہاے ماسبق کی بچت میں بطور آمدنی کے بنام نہادہ دفست شامل کرکے تخمینہ ہاے آمدنی و خرچ برابر کردے گئے تھے — دوران سال میں بعض دیگر صیغہ جات کالج اور دوسرے کار و باری اور اهل ذوق اصحاب کی طرف سے مطالبہ ہونے پر بلحاظ ضرورت نیز انسٹیٹیوٹ پریس کا نفع وسیع کرنے کی غرض سے اس میں لیتھو پریس یعنی سنگی چھاپہ خانہ کا اضافہ کردیا گیا جس کی وجہ سے جہاں ایک طرف اس صیغہ کے مصارف بڑھ گئے وہاں سنگی چھاپہ خانہ کی مقبولیت عام کے لحاظ سے پریس کی آمدنی میں بھی معتدبہ اضافہ ہوا — اس صیغہ کے اجرا سے بڑا نفع یہہ بھی ہوا کہ کالج اور اُس کے متعلقہ صیغہ جات میں جس قدر چھپائی کا کام ہوتا ہی وہ سب انسٹیٹیوٹ پریس میں انجام پاتا ہی حالانکہ اس سے پہلے اس کام کا بڑا حصہ ضرورتاً غیر مطابع میں جاتا تھا — لیتھو پریس کے ابتدائی مصارف کی وجہ سے انسٹیٹیوٹ کے واقعی مصارف سال گذشتہ کی میزان بجاے ۸۲۰۰ روپے کے ۸۹۰۲ روپے ہوئی اور واقعی آمدنی کے مقابلہ میں کل خرچ میں بمقابلہ آمدنی کے بقدر ۱۰۲۲ کے بیشی ہوئی جو سالہاے ماسبق کی بچت سے ادا کی گئی*

سال رواں کے تخمینہ میں بوجہ اضافہ آمدنی لیتھو پریس کی آمدنی کا تخمینہ ۱۰۸۲۰ روپے ہی اور اس کے مقابلہ میں مصارف کا تخمینہ ۹۴۰۰ روپے؛ یعنی امسال بجاے دفست کے ۱۴۲۰ روپے کی بچت ہوگی — یہہ قابل اطمینان نتیجہ ہی سید عبدالباقی صاحب آنریری منیجر انسٹیٹیوٹ پریس کی پراحتیاط نگرانی اور مولوی محمد مقتدی خاں صاحب شروانی سب اڈیٹر انسٹیٹیوٹ گزٹ و مہتمم پریس کی مخلصانہ محنت وسعی کا جو خاموشی کے ساتھہ اپنے فرایض منصبی کی انجام دہی میں مصروف رہتے ہیں *

۱۲- بمد صیغہ تعمیرات کالج کے جنرل بجٹ میں صرف دو رقمیں درج ہوتی ہیں — ایک رقم مصارف دفتر تعمیرات، دوسری مصارف مرمت — امسال بھی یہی دو مدیں تخمینہ مصارف مندرجہ بجٹ میں شامل ہیں — یعنی ۵۰۰ روپے براے مصارف دفتر اور بارہ ہزار روپے بغرض مصارف مرمت جو گذشتہ سال کے تخمینہ کے مطابق ہیں — ملازمین صیغہ تعمیرات کی تنخواہوں کا بار حصہ رسدی اُن تعمیرات پر ہمیشہ سے پڑتا رہا ہی جو دوران سال میں زیر تعمیر ہوئی ہیں — امسال چونکہ کوئی عمارت زیر تعمیر نہیں ہی اس لیئے حاجی محمد صالح خاں صاحب شروانی نے (جو بمنظوری سنڈیکیٹ حال میں اس صیغہ کے ممبر اور بلڈنگ کمیٹی کے سکرٹری مقرر ہوئے ہیں اور نہایت جفا کشی، مستعدی اور کفایت شعاری کے ساتھ اس صیغہ کو چلا رہے ہیں) ان ملازمان کو جن کی موجودہ حالت میں ضرورت نہیں تھی، بنظر تخفیف مصارف خدمت سے سبکدوش کردیا اور دفتر انجنیری میں صرف اُسی قدر عملہ باقی رکھا ہی جس کا بلحاظ ضروریات روزمرہ قایم رکھنا ناگزیر ہی — سکرٹری صاحب بلڈنگ کمیٹی نے مصارف مرمت اور تنخواہ ملازمین کا جو بجٹ مرتب فرمایا ہی وہ جنرل بجٹ کے ساتھ چھپ گیا ہی — اس کے ملاحظہ سے معلوم ہوگا کہ تخمینہ کے مطابق مصارف سال رواں کے اعداد حسب ذیل تھے :—

			روپیہ
مرمت سالانہ	...	...	۹,۰۱۰
غیر معمولی ضروری مرمتیں ...		...	۹۱۳
جدید کام ...	...	...	۱,۷۹۰
تنخواہ عملہ انجنیری	...	...	۳,۷۸۱
میزان			۱۵,۴۹۴

بمقابلہ اس تخمینہ کے سنڈیکیٹ نے جیساکہ شروع میں مذکور ہوا ۱۲,۵۰۰ روپے کا خرچ منظور کیا — بدیں تفصیل

مرمت سالانہ	...	۹,۰۱۰
چھوٹے چھوٹے ضروری کاموں کے لیئے	...	۹۱۳
مصارف تنخواہ عملہ انجنیری و دفتر	...	۲,۵۷۷
میزان		۱۲,۵۰۰

گورنمنٹ عالیہ کی عطا کی ہوئی ایک رقم ۸۰ ہزار روپے کالج کو وصول ہوچکی ہی — یہہ رقم ابتدا میں سائنس کی لیبوریٹری تیار ہونے کی

غرض سے گورنمنٹ نے دی تھی ، مگر چونکہ لیبوریٹری کا جو تخمینہ مرتب ہوا وہ ۳ لاکھہ روپے کا تھا اور اُس کے لحاظ سے یہہ رقم بہت قلیل تھی اس لیئے سائینس لیبوریٹری کی تجویز سر دست ملتوی ہوکر گورنمنٹ کی رضامندی سے یہہ رقم اب کالج کی عام اصلاحات و ضروریات پر صرف ہوسکے گی — گورنمنٹ سے اس بارہ میں مراسلت ہورہی ہی اور باضابطہ منظوری صادر ہونے پر یہہ روپیہ کام میں لایا جائیگا — اس رقم کا ایک حصہ تو سائنس کی موجودہ لیبوریٹریوں کی اصلاح اور اُن کے ساز و سامان پر خرچ ہوگا باقی روپیہ سے پروفیسروں اور اسسٹنٹ پروفیسروں کے مکانات بنانے کی تجویز ہی — نیز منٹو سرکل کے ڈرینیج کا انتظام پیش نظر ہی — اور کچھہ مکانات امراض متعدی کے مریضوں کے لیئے شفاخانہ کے متصل بنینگے — گورنمنٹ کی منظوری کی جلد اُمید ہی — لہذا دوران سال رواں میں انشاء اللہ تعالی ان جدید تعمیرات کا سلسلہ شروع ہوجائیگا اور اُس وقت حسب شد آمد قدیم عملہ انجنیری کی تنخواہیں ان تعمیرات کے مصارف میں شامل ہوجائیں گی — چنانچہ ابتدائی تخمینہ کے مقابلہ میں منظور شدہ رقم جو کم رکھی گئی ہی عملاً اُس سے کوئی مشکل پیش آنے کا اندیشہ نہیں ہی اور عملہ کی تنخواہوں میں اس طرح جو بچت ہوگی وہ مطلوبہ جدید کاموں پر صرف ہوسکے گی جن کا تخمینہ مبلغ ۱٫۷۹۰ روپے کیا گیا ہی *

مکرر :— سنڈیکیٹ منعقدہ ۲۳ مئی سنہ ۱۹۱۵ ع نے یہہ طے کردیا ہی کہ مجوزہ جدید تعمیرات کے اجرا کے وقت تک عملہ انجنیری کی تنخواہوں کی رقم مرمت فنڈ سے علی الحساب بطور قرض ادا ہوتی رہے اور جس وقت ان تعمیرات کا سلسلہ شروع ہو حسب رواج قدیم اُن کے مصارف سے تنخواہوں کی صرف شدہ رقم بھی وصول کرلی جاوے اور آیندہ اُنہیں تعمیرات پر عملہ کی تنخواہوں کا بار رہے اور اس طرح مد تعمیرات میں جو بچت ہوگی وہ ان اتفاقی مرمتوں پر حسب تجویز آنریری سکرتری صاحب صرف ہوتی رہے جن کی دوران سال میں ضرورت پیش آوے اور جن کی نسبت پیشتر سے کوئی علم نہیں ہوسکتا — جو روپیہ مرمت فنڈ سے ان خالی ایام کی بابت عملہ کی تنخواہوں پر صرف ہوگا اگر وہ تعمیر فنڈ سے ادا نہ ہوگا تو مرمت کے کاموں میں سخت ہرج واقع ہوگا *

۱۷ — آخر میں مجھے اب صرف تین چار اُمور کا تذکرہ کرنا باقی

رہ گیا هی — سب سے اول تو میں اُن امانتوں کا ذکر کرنا چاھتا ھوں جن کي بابت تفصیلي حالات اور نقشے میں نے گذشتہ بجت میٹنگ میں پیش کرکے اپني تجاویز ترسٹي صاحبان سے منظور کراچکا ھوں — جہاں تک سمجھہ سے ھوسکا ان تجاویز کے مطابق رجسترار کے دفتر میں صحت کےساتھہ عملدر آمد کرادیا گیا هی اور رقم وار رجسٹروں پر جداکانہ دستخط اپنے اور فنانس ممبر صاحب کے کرادیئے ھیں تاکہ آیندہ یہہ رقمیں پھر مخلوط نہ ھوجائیں *

ایک رجسٹر ایسا مرتب کرادیا گیا هی جس میں کالج کے اُس مستقل ناقابل دست اندازي دوامي سرمایہ کي تفصیل درج هی جو مختلف ناموں سے بنک میں جمع هی اور کالج کا راس المال هی اور سواے اُس کي آمدني خرچ کرنے کے اصل سرمایہ میں کسي حالت میں کسي قسم کي دست اندازي روا نہیں *

دوسرا رجسٹر ایسي امانتوں کا بنوایا گیا هی جو کسي خاص مقصد کے لیئے مخصوص نہ تھیں اور سالہاسال سے کالج کے عام جاریہ حساب میں درج ھوتي چلي آتي تھیں ان کو حسب منظوري ترسٹیان کالج جن جن فنڈوں میں منتقل کرنا تجویز ھوا تھا منتقل کردیا گیا *

تیسرا رجسٹر ایسي رقوم کا علیحدہ رکھا گیا هی جو مخصوص بلڈنگ فنڈ کے واسطے وصول ھوئي تھیں — اس کا یہہ نتیجہ ھوگا کہ اب یہہ رقمیں اپنے صحیح مصرف کے علاوہ اور کسي کام میں نہیں لائي جاسکتیں *

چوتھے رجسٹر میں وہ امانتیں درج کردي گئي ھیں جن کا کالج صرف خزانچي هی اور اُن رقوم کے مقصد اور صرف سے کالج کو کچھہ سروکار نہیں اور وہ بالکل جداگانہ انسٹیٹیوشنوں کا مال هی *

پانچویں رجسٹر میں وہ رقوم امانت درج ھوئي ھیں جو کسي خاص مقصد کے لیئے وصول ھوئي تھیں ، مگر دوسرے مقصد پر خرچ ھوگئیں — ان رقوم امانت کي ادائیگي کي گو اس وقت ضرورت نہیں نہ کسي طرف سے اُن کي بابت مطالبہ ھونے کا خیال هی مگر حسابات کي صفائي کي غرض سے یہہ سب امانتیں کالج کے ذمہ بطور قرض کے درج کي گئي ھیں جن کا ادا کرنا کالج کو کسي نہ کسي وقت ضروري هی — اس تفریق و تشریح سے کالج کے حسابات بالکل صاف ھوگئے ھیں اور حسابات کے سمجھنے میں آساني پیدا ھوگئي هی *

۱۸ — اس یاد داشت کے ختم پر اس کے طولانی ہوجانے کا مجھے کسی قدر افسوس ہی- مگر میرا ہمیشہ طرز عمل یہہ رہا ہی کہ کل چھوٹے بڑے اُمور مسل کے اندر آجائیں تاکہ وقت ضرورت ہر معاملہ کے متعلق پوری معلومات سرسری نظر ڈالنے سے حاصل ہوجایا کرے — لہذا مجھے کسی زیادہ معذرت کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی *

کیفیت متعلق مد اول (الف)

(ترقی تنخواہ مسٹر عبد المجید صاحب قریشی ایم- اے)

مسٹر عبد المجید صاحب قریشی کی آخری ترقی ۱۵ جون سنہ ۱۹۱۳ ع کو ہوئی تھی جسے اب دو برس ہوگئے - اس لیئے پرنسپل صاحب بموجب اسکیم درجہ بندی کے اُن کی تنخواہ میں ۲۵ روپے ماہوار ترقی ۱۶ جون سنہ ۱۹۱۵ ع سے سفارش کرتے ہیں جو قابل منظوری ہی اُمید ہی کہ ٹرسٹی صاحبان اس کو منظور فرمائیں گے *

کیفیت نسبت مد دوم

(منظوری انتظامات انگلش ہوس)

مس ہیرس صاحبہ لیڈی سپرنٹنڈنٹ انگلش ہاؤس نے آیندہ اپنے وطن میں سکونت پذیر ہونے کی غرض سے استعفا دیدیا اور سنڈیکیٹ نے منظور کرلیا — اس سلسلہ میں یہہ بحث پیش آئی کہ آیندہ لیڈی سپرنٹنڈنٹ کا عہدہ رکھا جائے یا نہیں ، نیز اس مسئلہ پر بھی غور ہوا کہ انگلش ہاؤس قایم رکھا جائے یا نہیں اور اگر قایم رکھا جاوے تو اُس میں کسی اصلاح کی ضرورت ہی یا نہیں — تمام کاغذات (جن میں انگلش ہاؤس کے قیام کی ضرورت ، اُس کے فوائد اور تقسیم کام وغیرہ کی تفصیلات درج تہیں) لوکل ٹرسٹی صاحبان میں گشت کرائے گئے اور اُن کی رائیں حاصل کرکے سنڈیکیٹ منعقد ۱۸ اپریل میں پیش کیئے گئے- ان تمام اُمور پر غور کرنے کے بعد سنڈیکیٹ نے جو تجویز کی وہ ذیل میں درج کی جاتی ہی :—

انتخاب روئداد سنڈیکیٹ نمبر (۳۵) رزولیوشن نمبر (۹)

(الف) . " ایک کوالی فائڈ یورپین لیڈی سپرنٹنڈنٹ کا انگلش ہاؤس کا انچارج رہنا بہت ضروري ہی اور وہ ولایت سے بلائي جائے- زاد راہ دیا جائے اور سو پونڈ سالانہ (یعني ۱۲۵ روپے ماہوار) تنخواہ علاوہ مکان و خوراک کے دي جائے اور رخصتوں وغیرہ کے بارہ میں انگلش اسٹاف کے مطابق اُن کے حقوق ہوں – ایجوکیشن ممبر صاحب اور پرنسپل صاحب اس کي بابت ولایت کے اخبارات میں اشتہار دیں اور درخواستیں منگوائیں اور آنریري سکرتري صاحب و پرنسپل صاحب و ممبر صاحب تعلیمات کے مشورہ سے انتخاب عمل میں آئے " *

(ب) آیندہ ہیڈماسٹر صاحب بجائے ہوس ماسٹر کے انگلش ہوس پراکٹر سمجھے جائیں اور اُن کو ۳۰ روپے ماہوار الاونس اور مکان مفت دیا جائے بشرطیکہ وہ انگلش ہوس میں قیام پذیر رہیں یہہ جدید انتظام لیڈي سپرنٹنڈنٹ کے تقرر کے بعد عمل میں آئے اور انگلش ہوس پراکٹر کے فرایض آنریري سکرتري صاحب و ممبر صاحب تعلیمات و پرنسپل صاحب تجویز کرکے اُن کو مطلع کرینگے " *

(ج) " سب پراکٹر صاحب بحالت موجودہ کام کرتے رہیں " *
جو تجویز سنڈیکیٹ کي اوپر درج ہوئي اُس کے سلسلہ میں یہہ اور التماس ہی کہ اب سے قریب دس سال پیشتر ڈاکٹر ضیاالدین احمد صاحب کي تحریک پر کنڈرگارٹن کے طریقہ تعلیم کے متعلق کئي ہزار روپیہ کا سامان خریدا گیا تھا اور وہ سامان کالج میں موجود ہی مگر اُس سامان سے کوئي عملي فائدہ نہیں اُٹھایا گیا اور نہ اب اٹھایا جاتا ہی اور یہہ قیمتي سامان بے کار پڑا ہوا ہی — غالباً اس کا سب سے بڑا سبب یہہ ہی کہ اس طریقہ تعلیم کے مطابق سکھانے والے معلم یا معلمہ کمیاب ہیں — انگلش ہاؤس

میں چونکہ اب جدید انتظام تدریس ہے اور ایک جدید
کوالیفائڈ لیڈی سپرنٹنڈنٹ کا ولایت سے طلب کیا جانا طے
ہوچکا ہے اس لئے میری تجویز ہے کہ انگلش ہوس میں
ایک کنڈرگارٹن کلاس بھی کھولدی ہے جس میں صرف وہ
کم عمر بچے شریک کئے جائیں جنہوں نے داخلہ کے وقت تک
کسی قسم کی تعلیم گھر پر نہ پائی ہو — اگر جدید لیڈی
سپرنٹنڈنٹ اس طریقہ تعلیم سے واقف ہوں تو بغیر کسی جدید
مصارف کے سامان موجودہ بھی کام آجائیگا اور کنڈرگارٹن کا طریقہ
انگلش ہاؤس میں جاری ہوجائیگا — ہمارے اسکول میں
بایں ہمہ شہرت و عظمت و وسعت کنڈر گارٹن کا طریقہ اب
تک مروج نہونا قابل افسوس کمی ہے جس کو کسی
نہ کسی طرح پورا کرنا چاہئے اگر لیڈی سپرنٹنڈنٹ بوجہ
عدم واقفیت یا عدیم الفرصتی اس کام کو اپنے ذمہ قبول
نہ کریں تو بھی ہوس ماسٹر کی تنخواہ کی معقول بچت
سے ہم بہ آسانی ایک نئے ٹرینڈ کنڈر گارٹن معلم یا معلمہ کا
بندوبست کرسکتے ہیں اور اگر یہہ طریقہ تعلیم کامیاب و
مقبول ہوا (اور کوئی وجہ نہیں کہ نہ ہو) تو تعجب نہیں کہ
اس کلاس کی بدولت انگلش ہوس کے طلبا کی تعداد
میں اضافہ ہوجاوے اور اضافہ فیس کی وجہ سے یہہ کلاس
سیلف سپورٹنگ ہوجاوے (یعنی اپنے مصارف کے بار کا خود
متحمل ہوجاوے) کنڈر گارٹن کے طریقہ تعلیم کا اجرا ضرور قابل
آزمائش ہے اور اس کی آزمائش کا بہترین موقعہ انگلش
ہوس ہے اور اس تجویز کی تعمیل میں نہ کالج کے بجٹ
پر کچھہ بار پڑتا ہے، نہ اسکول ہوس کے بجٹ پر کچھہ
بار پڑتا ہے، نہ انگلش ہوس کے موجودہ بجٹ میں کوئی
اضافہ ہوتا ہے — بلکہ انگلش ہوس کے خرچ میں جو
تخفیف تجویز ہوئی ہے اس کا صرف ایک جز اس کام
میں آئیگا اور اس سے جو فائدہ مترتب ہوگا اس خرچ کے مقابلہ
میں یقیناً بہت زیادہ ہوگا — اور اگر مجوزہ کنڈر گارٹن کلاس
کی توسیع مفید ثابت ہوئی تو طاہور وارد کے لڑکے (جو عموماً

بہت خورد سال ہوتے ہیں) اس میں بہ ادائے فیس شریک ہوسکینگے — اُمید ہی کہ ٹرسٹی صاحبان انگلش ہوس کے مجوزہ بالا انتظام کو معہ تجویز اجراے طریقہ تندر گارٹن منظور فرمائینگے *

کیفیت نسبت مد سوم

(اجرائے شرح رعایتی برائے طلبائے غیر مستطیع)

کالج کو طلباء کے لیئے دلچسپ اور مرکز کشش بنانے کی غرض سے اُصولاً طلباء کے آرام و آسائش کا شروع سے بہت زیادہ خیال ہمارے کالج میں رکھا گیا ہی — اس لیئے کالج کے مصارف زیادہ ہیں — یہاں تک کہ ایک سو روپے ماہوار آمدنی رکھنے والا مسلمان (گو اس حیثیت کے مسلمان نسبتاً بہت کم ہیں) بدقت صرف ایک لڑکے کو ہمارے کالج میں تعلیم دلا سکتا ہی — کالج کے اوسط مصارف فی طالب علم ۲۲ روپے ماہوار اور اسکول کے مصارف (ناشتہ اور پاکٹ منی شامل کرکے) اس سے بھی کچھہ زیادہ ہیں — بڑے بڑے قصبوں اور شہروں میں ایسے مسلمانوں کی تعداد جو اس صرف کو برداشت کرسکیں جس نسبت سے پائی جاتی ہی وہ ٹرسٹی صاحبان سے پوشیدہ نہیں ہی *

کالج نے ہمیشہ اپنی قومی ضروریات کا خیال پیش نظر رکھکر مصارف تعلیم میں تغیر و تبدل کیا ہی — آغاز کالج میں بھی بورڈنگ ہوس کے بلحاظ مستطیع اور غیر مستطیع طلباء کے تین درجے تھے — اول ، دوم ، سوم — مگر جدا جدا انتظام کی مشکلات کی وجہ سے درجہ سوم توٹ کر صرف دو درجے رہے — لیکن سر سید ہی کے زمانہ میں بعض خاص وجوہ سے دوم درجہ توٹ کر صرف ایک درجہ رہ گیا تھا — لیکن اس مساوی شرح کا نتیجہ یہہ ہوا کہ مصارف کی زیادتی سے طلباء کی تعداد کم ہو گئی اور درجہ دوم ضرورتاً پھر شروع کیا گیا جو نواب وقارالملک بہادر کے عہد تک برابر قایم رہا — رعایتی شرح والے دن کا کھانا بوجہ مختلف ہونے کے اول درجہ والوں سے علیحدہ کھاتے تھے مگر شام کا کھانا یکساں ہوتا تھا اور اُن دونوں درجہ کے طلباء ایک ساتھہ ملکر کھاتے تھے — نواب وقارالملک بہادر کے عہد میں طلباء کی یہہ تفریق مستطیع اور غیر مستطیع کی نا پسندیدہ سمجھی گئی اور مساوات قایم کرنے

کے خیال سے پھر دوم درجہ توڑ کر ایک ہی درجہ باقی رکھا گیا جو اس وقت تک قایم ہی — مگر چونکہ قدرت نے دنیا میں مستطیع اور غیر مستطیع کی تفریق فی الواقع رکھی ہی اس لیئے اس کی اصلاح اس طرح کی گئی کہ درجہ دوم توڑنے سے غیر مستطیع طلباء پر زائد خرچ کا جو بار پڑا اُس کو ھلکا کرنے کی غرض سے قرض حسنہ سے طلباء کی امداد کے طریقہ کو زیادہ رواج دیا گیا — اور گذشتہ سالوں میں ۲۵ ھزار روپیہ سالانہ کے اوسط سے غیر مستطیع طلباء کوقرض حسنہ دیا گیا جس کا انجام یہہ ہوا کہ ڈیوٹی فنڈ کا سرمایہ سب کام آگیا اور اب کہ مختلف اسباب سے چندہ قریب قریب مسدود ہی لہذا قدیم ضرورت اب از سرنوپھر پیش آگئی ہی اور غیر مستطیع طلباء کی تعلیم کی فکر درپیش ہی *

اب صرف دو صورتیں ہیں یا تو قرض حسنہ دینے کے لیئے کافی روپیہ پاس ہو ، اور یہہ امر اختیاری نہیں ہی — یا دیرینہ رعائتی شرح کے طریقہ کو از سرنو قایم کیا جائے — ورنہ محض اس فرضی خیال پر کہ غیر مستطیع اور مستطیع طلباء کالج میں داخل ہونے کے بعد سب برابر ہوجاتے ہیں ، قوم کے حقیقی نفع کو قربان کرنا اور قوم کے بے شمار بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا کوئی ذی ہوش بھی پسند نہ کرے گا —اگر رعایتی شرح قایم نہ ہوئی (اور ڈیوٹی فنڈ میں قرض حسنہ کی اب بہت ہی کم گنجائش ہی اور آیندہ سال اتنی بھی توقع نہیں ہی) تو اُس کا بدیہی نتیجہ یہہ ہونے والا ہی کہ غیر مستطیع طلباء کا کالج میں داخلہ رک جائے گا اور طلبائے کالج کی تعداد گرجائے گی — اس موقع پر یہہ بھی ظاہر کردینا مناسب ہی کہ قرض حسنہ اس اُصول پر جاری ہوا تھا کہ امدادی وظائف سے خودداری اور اپنے مصارف خود برداشت کرنے اور کسی سے امداد نہ طلب کرنے کے اوصاف کم ہوجانے کا اندیشہ تھا — اس لیئے بجائے امداد محض کے قرض حسنہ دیا گیا — مگر میرے نزدیک بجائے اس کے کہ کسی شخص پر اُس کی برداشت سے زیادہ بوجھہ رکھا جائے اور کسی نہ کسی خارجی امداد سے اُس کو برداشت کرایا جائے یہہ زیادہ مفید معلوم ہوتا ہی کہ اُس بوجھہ ہی کو اُس قدر کم کردیا جائے کہ وہ خود بغیر کسی کی امداد کے بہ آسانی اُٹھا سکیں — اس سے وہ اوصاف جن کا قایم رکھنا منظور ہی زیادہ ترقی پذیر ہو سکتے ہیں

به نسبت کسی قسم کی امداد پہنچانے کے جس سے آیندہ ہمیشہ دوسروں کے دست نگر رہنے کا میلان پیدا ہوجاتا هی - اورساتهه هی ضبط نفس جیسے عمدہ خصائل نشو و نما پائینگے - اس لیئے میری رائے میں اس وقت جب که متعدد بورڈنگ هاؤس همارے پاس هیں ایک بورڈنگ هاؤس کو اُسی اُصول پر قایم رکهنا ضروری هی جو سرسید مرحوم نے اپنے زمانه میں رڈیوسڈ کلاس کے نام سے قایم کیا تها جس میں مصارف خوراک اور متفرق مصارف نسبتاً دیگر طلباء سے کم هوتے تهے — پس میں تجویز کرتا هوں که آیندہ کے لیئے کالج بورڈنگ هاؤسوں میں سے سید محمود کورٹ غیر مستطیع طلباء کے لیئے مخصوص کردیا جائے اور اس بورڈنگ هوس کے طلبا کے لیئے شرح مصارف اس قدر کم هو که متوسط الحال مسلمان نسبتاً آسانی سے برداشت کرسکیں اور زیادتی مصارف اُن کے لیئے همت شکن ثابت نه هو — سید محمود کورٹ کا کرایه اب بهی نسبتاً اور هوسٹلوں سے کم هی یعنی اس وقت فی طالب علم ایک روپیه آٹهه آنے شرح کرایه ماهوار هی — اس هوسٹل میں ۷۰ کمرے هیں اور هر کمرہ میں دو طالب علم رهتے هیں — ضرورتاً بعض موقعوں پر تین تین طلبا بهی ایک کمرہ میں رہ چکے هیں - اگر کرایه بقدر آٹهه آنے فی طالب علم کم کر کے ایک روپیه ماهوار کر دیا جاوے اور هر کمرہ میں تین طلبه رکهے جائیں تو دو سو طلبه کے قیام کا انتظام هوسکتا هی جو کالج کے پورے طلبه کی تعداد کا چهارم سے کچهه زیادہ حصه هی اور آمدنی کرایه بهی مجموعی طور پر مساوی رهیگی - اس کفایت کے علاوہ میری تجویز هی که ان طلبه کی فیس معالجه بجائے ایک روپیه کے آٹهه آنے هو — کهیلوں کی فیس بجائے بارہ آنے کے چار آنے هو — یونین کلب کا چندہ بجائے آٹهه آنے کے چار آنے هو - علی گڈہ منتهلی کی خریداری سے اُن کو مستثنیٰ رکها جاوے - ملازمین بورڈنگ کی فیس بجائے دو روپیه کے ایک روپیه ان سے لیجاوے - اور کهانے کی فیس بجائے آٹهه روپے کے اس وقت چهه روپے ماهوار اور ارزانی کے زمانه میں پانچ روپے ماهوار لیجاوے - شرح فیس تعلیم اب بهی چونکه گورنمنٹ کی شرح سے کم هی لهذا اُس میں مزید رعایت کی گنجایش نہیں *

مندرجه ذیل نقشه سے رعایتی فیسوں کی کیفیت بخوبی واضح هوگی :—

کرایہ کمرہ بجائے	۱ روپیہ ۸ آنے	کے	۱ روپیہ
کہیل بجائے	۱۲ آنے	کے	۴ آنے
یونین بجائے	۸ آنے	کے	۴ آنے
علی گڈہ منتہلی بجائے	۴ آنے	کے	...
ملازمین بجائے	۲ روپیہ	کے	۱ روپیہ
کہانا بجائے	۸ روپے	کے	۶ روپے
فیس معالجہ بجائے	۱ روپیہ	کے	۸ آنے
فیس تعلیم بدرستور	۶ روپے یا ۸ روپے	کے	...
میزانکل	۲۰ روپے	اور میزانکل	۱۵ روپے

مندرجہ بالا رعایتی شرح سے پانچ روپے ماھوار کی کفایت نکل آئیگی اور بموجب قواعد یونیورسٹی دس فی صدی طلبہ کی فیس تعلیم بھی معاف اور نصف ھوسکیگی – اور ایسے طلبا کی فیس تعلیم جو اس ھوستل میں داخل کیئے جائیں گے قرض حسنہ کی مدد سے ادا کی جائے گی اس طرح صرف آٹھہ روپیہ ماھوار خرچ کرکے ایک غیر مستطیع طالب علم آسانی سے ھمارے کالج میں تعلیم حاصل کرسکے گا اور قرض حسنہ آیندہ سے اس ھوستل سے مخصوص ھوجائے گا – باقی ھوستل مستطیع طلباء کے لیئے مخصوص رھیں گی جن کو قرض حسنہ کی ضرورت نہ ھوگی*

اس تجویز کے منظور ھوجانے سے پبلک کا یہہ اعتراض بھی رفع ھوجائے گا کہ مدرسۃ العلوم علیگڈہ میں صرف اُمرا کی تعلیم کا انتظام ھے، متوسط الحال اور ضرورت مند والدین کے لڑکوں کی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا — اور منتظمین کالج کو اُس وقت قوم سے یہہ کہنے کا بھی حق ھوگا کہ ھم نے غیر مستطیع طلباء کی تعلیم پانے کا جو خرچ رکھا ھے وہ کم سے کم ھے جس سے زیادہ رعایتی شرح حصول تعلیم کی کسی دوسری جگہہ ممکن ھی نہیں ھے – قرض حسنہ کے دینے میں اب جو دقتیں پیش آتی ھیں وہ بھی ایک حد تک رفع ھو جائینگی کیونکہ جو طلبہ اس غیر مستطیع طلبہ کے ھوستل میں رھنا اختیار کریں گے وھی اُس کے مستحق ھوں گے– علاوہ اُس کے جو مشکل قرض حسنہ کے واپسی کی کوششوں میں پیش آرھی ھی وہ بھی جاتی رھیگی اس لیئے کہ اب تقسیم کا دائرہ محدود ھو جائے گا — اور چونکہ مقدار فی طالب علم کم ھوگی لہذا وہ صحیح معنوں میں قرض حسنہ ھوگا– اگر کوئی طالب علم خوشی سے

واپس دے دیجیے ورنہ ڈیوٹی فنڈ کا جو اصلی مقصد طلبہ کی امداد ہی وہ بدرجہ اولی پورا ہوگیا - اس موقع پرا میں یہہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جب سے میں نے کالج کا چارج لیا ہی اُس وقت سے برابر قرض حسنہ کے وصول کی کوشش کا سلسلہ جاری رکھا ہی - مگر ایک لاکھ سے زیادہ رقم کے منجملہ چند سو سے زیادہ وصول نہو سکا - میرے ذہن میں طلباے اسکول کے لیئے بھی اس قسم کے ایک ہوسٹل رعایتی شرح کی تجویز ہی - مگر کالج میں اُس تجویز کا تجربہ کرنے کے بعد اس تو پیش کرنا مناسب سمجھتا ہوں - اُمید ہی کہ ٹرسٹی صاحبان نہایت غور سے اس تجویز کو ملاحظہ فرمائینگے *

کیفیت قسمت مد چہارم

(تجویز علیحدگی آئس مشین)

ایک آئس مشین کا انجن عرصہ ہوا کہ آنریبل سر راجہ صاحب بہادر محمود آباد نے کالج کو مرحمت فرمایا تھا - یہہ انجن کالج کے صیغہ تعمیرات میں بے کار رکھا ہوا ہی اور کسی کام میں نہیں چل سکا - لہذا ٹرسٹی صاحبان اس کی علیحدگی منظور فرمالیں تو موجودہ حالت میں بے کار پڑے رہنے سے بہتر ہوگا اور اس کے معاوضہ میں جو رقم وصول ہوگی وہ کالج کی کسی اور مفید غرض کی تکمیل میں صرف ہوسکے گی اور اس طرح مخیر معطی صاحب کا منشا بھی پورا ہوجائیگا *

کیفیت قسمت مد پنجم

(منظوری کمیٹی ہاے جدید مدبران تعلیم مذہبی سنی و شیعہ و قواعد منظور کردہ سنڈیکیٹ منعقدہ یکم مارچ سنہ ۱۹۱۵ ع)

اس مد کی بابت سنڈیکیٹ منعقدہ ۲۱ فروری و یکم مارچ میں کافی غور و تبادلہ خیالات اور مبسوط بحث کے بعد جو رزولیوشن پاس ہوئے ہیں اُن کی نقل بامید منظوری ذیل میں درج کی جاتی ہی *

" آنریری سکرٹری صاحب نے بیان کیا کہ بجٹ میٹنگ منعقدہ ۲۵ و ۲۶ جولائی سنہ ۱۹۱۴ ع میں شیعہ مخالفت کے سلسلہ میں رزولیوشن نمبر ۳۸ پاس ہوا تھا کہ وہ کمیٹی ہاے دینیات سنی و شیعہ جو چند سال سے باقی نہیں رہی ہیں اُن کو از سر نو زندہ کیا جاے اور اُن کے ممبر مقرر کرنے کے لیئے یہہ معاملہ سنڈیکیٹ میں پیش ہو - چنانچہ

اس کے مطابق ۸ نومبر سنہ۱۹۱۴ع کے سنڈیکیٹ میں یہہ معاملہ پیش ہوکر ملتوی ہوا اور آج پھر پیش کیا جاتا ہی - بعد بحث کے قرار پایا کہ :—

کمیٹی ہاے دینیات سنی و شیعہ مقرر کی جاتی ہیں اور اُن میں مندرجہ ذیل حضرات ممبر مقرر کیئے جاتے ہیں :

کمیٹی مدبران تعلیم مذہب اہل سنت و جماعت

(۱) مولوی محمد حبیب الرحمن خاں صاحب سکرٹری *
(۲) حاجی محمد صالح خاں صاحب ٹرسٹی *
(۳) مولوی محمد بدرالحسن صاحب ٹرسٹی *
(۴) مولوی سید طفیل احمد صاحب ٹرسٹی *
(۵) مولوی محمد عبداللہ صاحب ناظم دینیات *
(۶) مولوی محمد امانت اللہ صاحب *
(۷) سید عبدالباقی صاحب رجسترار *
(۸) مولوی سید سلیمان اشرف صاحب *
(۹) مولوی رشید احمد صاحب *
(۱۰) مولوی حاجی محمد یونس خاں صاحب *
(۱۱) مولوی محمد عثمان صاحب قاضی *
(۱۲) مولوی محمد عبیداللہ صاحب ناظم مدرسہ نظارۃ المعارف دہلی *
(۱۳) مولوی سعید احمد صاحب فاروقی *
(۱۴) شمس العلما مولوی خلیل احمد صاحب *

ممبران کمیٹی مدبران تعلیم مذہب شیعہ اثنا عشریہ

(۱) میجر سید حسن صاحب بلگرامی سکرٹری *
(۲) نواب نصیر حسین خاں صاحب "خیال"
(۳) میر عاشق علی صاحب
(۴) آنریبل نواب فتح علی خاں صاحب
(۵) سید نثار حسین صاحب
(۶) آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب
(۷) آنریبل سید رضا علی صاحب

(۲) تا (۶): ٹرسٹیان

(۸) سید اعجاز حسین صاحب *
(۹) شمس العلما مولوي عباس حسین صاحب
(۱۰) مولوي زندہ علي صاحب
(۱۱) سید محمد حسین صاحب شوق
(۱۲) خان صاحب میر ولایت حسین صاحب

" آنریري سکرتري صاحب کالج نے وہ رپورٹ اور تجاویز متعلق پابندي نماز اور تعلیم دینیات پیش کیں جو اُنھوں نے بمشورہ سکرتري صاحب دینیات و ناظم صاحب دینیات و پرنسپل صاحب وغیرہ مرتب فرمائي تھیں اور اُس پر مندرجہ ذیل تجویزات منظور کي گئیں :-

نماز

۱ - نماز اسلام کا بڑا رکن ھی جس کي نسبت صحیح روایات میں وارد ھوا ھی کہ مسلم اور غیر مسلم میں نماز کا فرق ھی اِس پر سب سے زیادہ توجہ کي جائے *

۲ - پانچوں وقت کي جماعت میں شریک جماعت ھونا سب کے لیئے ضروري ھی — اور جو طلبا غیر حاضر ھونگے اُن پر جرمانہ ھوگا اور جن طالب علموں کي غیر حاضري کي مجموعي تعداد پچاس فی صدي سے زیادہ (یعني اُن ایام کي نمازوں کي تعداد کے نصف سے زیادہ ھوگي جن میں کہ وہ کالج و بورڈنگ ھوس میں موجود رھے ھیں) تو وہ سالانہ امتحانوں میں شریک نہ ھو سکیں گے — اور نہ یونیورسٹي امتحانوں میں بھیجے جائیں گے - اور جرمانہ بدستور قایم رکھا جائے گا — یہہ ممکن ھی کہ کھیلوں و میچوں وغیرہ کے موقعہ پر قبلہ میں جائے نماز بچھاکر وھیں نماز ھوا کرے — مگر جماعت کي نماز ضروري ھی - نماز کي غیر حاضري پر جو سزا جرمانہ کي دیجائے اُس کي اطلاع فوراً طالب علم کو ھوني چاھیئے تاکہ آیندہ کے لیئے تنبیہ ھو — امتحانوں کي شرکت سے روکنے کے متعلق سکرتري صاحب دینیات ایسے غیر حاضر طلبا کے ناموں کي فہرست بناکر معہ اپني رائے کے آنریري سکرتري صاحب کالج کے پاس اپني رپورٹ بھیجدینگے جو بمشورہ پرنسپل صاحب کالج مناسب اور ضروري کارروائي کریں گے اور ضرورت ھوئي تو سنڈیکیٹ میں پیش کریں گے *

۳ - حاضري نماز ھر نماز کے وقت لکھي جائے اور اُسي وقت سیاھي

سے میزانیں لکھا کر امام صاحب کے دستخط کرائے جایا کریں اور رجسٹر نماز ہر بورڈنگ ہاؤس کا اُس کے امام کی تحویل میں رہنا چاہیئے اور یہہ رجسٹر حاضری سنڈیکیٹ کے اجلاس میں پیش ہوا کریں *

۴ — پریر مانیٹر وہ ہی طلبہ مقرر کیئے جائیں جو خود نماز کے پابند ہوں — اُس کے لیئے موزوں طلبا کو ناظم صاحب دینیات نامزد کریں گے اور آخری منظوری پرنسپل صاحب سے متعلق ہوگی — اور جو مانیٹر نماز عمدہ طور پر اپنا فرض منصبی انجام دیں اُن کو خاص طور پر انعام دیا جائے جو باعث امتیاز ہو *

۵ — ٹیوٹر دینیات ہمیشہ علماے متعلقین کالج میں سے کوئی شخص ہونا چاہیئے اور اس وقت مولانا سید عبدالحق صاحب حقی بغدادی اس کام پر متعین کیئے جاتے ہیں — آنریری سکرٹری صاحب ضرور بندوبست کردیں کہ وہ اپنا کام اپریل آیندہ سے شروع کرسکیں *

فرایض ٹیوٹر دینیات

مختلف اوقات پر کالج کے مختلف بورڈنگ ہوسوں میں جاکر حاضری نماز کا معائنہ کریں — نماز میں شریک ہوں — موذنوں اور اماموں کے کاموں کی نگرانی کریں — عام کھیلوں اور میچوں کے وقت اگر نماز کا وقت ہوجاے تو میدان کھیل میں جا نماز بچھاکر نماز جماعت کا انتظام کریں *

حاضری کی میزانیں دیکھکر تصدیق کریں اور معائنہ تحریر کریں اور جو امور اصلاح طلب ہوں اُن پر آنریری سکرٹری صاحب اور پرنسپل صاحب کو توجہ دلائیں اور ہر ماہ کے آخر میں ہر سائڈ کے متعلق صحیح نقشہ حاضری و غیر حاضری طلباے کالج کا تیار کراکر بعد جانچ ٹیبل صاحب کے پرنسپل صاحب کی خدمت میں بھیجا جاتے — اور آنریری سکرٹری صاحب خلیفہ دینیات اُن کے کام کی نگرانی کرینگے — شیعہ طلبا کی نمازوں کی نگرانی کے متعلق بھی قواعد بالا کا عملدرآمد بمشورہ شمس العلما مولانا عباس حسین صاحب پروفیسر عربی و ناظم دینیات شیعہ و میجر سید حسن صاحب بلگرامی سکرٹری کمیٹی دینیات شیعہ کے ہوگا — مگر ٹیوٹر صاحب اُن کی نمازوں کے نگران نہوں گے بلکہ وہ صاحب ہوں گے جن کے متعلق شیعہ دینیات کمیٹی یہہ کام کرے اور اُن کی نگرانی حسب اصول مصرحہ بالا کے عمل میں لائینگے *

۶ — تعلیم دینیات کے متعلق حسب ذیل انتظامات منظور کیئے جاتے ہیں :

(۱) شرکت امتحانات سالانہ و یونیورسٹي کے لیئے ۷۵ فیصدي حاضري دینیات کلاس کي جو بموجب قواعد جاریہ ضروري هی پرنسپل صاحب کو اس پر توجہ دلائي جاے کہ خاص طور پر اسکي پابندي کرائیں *

(۲) اول تو تعلیم دینیات کا وقت هي بہت کم هی؛ پھر اس کا بڑا حصہ حاضري میں صرف هوتا هی- اس لیئے مناسب معلوم هوتا هی کہ اٹنڈنس کلرک (جو پرنسپل آفس میں مقرر هی) وہ دینیات کي حاضري خاموشي کے ساتھہ طلبا کو نظر سے پہچان کرلیا کرے اور اُسي وقت حاضري کي میزانیں سیاهي سے لکھکر معلم صاحبان دینیات سے دستخط کرالیا کرے *

(۳) جس طرح دنیوي تعلیم کے متعلق غیر حاضري کي بابت جرمانہ وغیرہ هوتا هی ویسا هي دینیات کي تعلیم کے متعلق بھي هونا چاهیئے- اور پرنسپل صاحب آیندہ سے اُس پر خاص توجہ فرمائیں *

(۴) دینیات کي تعلیم کے لیئے وقت معینہ بہت کم هی- بجاے آدہ گھنٹہ کے ایک پیریڈ یعني ۴۰ منٹ روزانہ کیا جاے اور آنریري سکرٹري صاحب کالج کے نزدیک ضرورت هو تو سیکشن بنا دیئے جائیں تاکہ درجہ میں تعداد طلبا کم هو اور تعلیم بہتر هوسکے اور هر شخص هفتہ میں تین روز تعلیم پائے *

۷ — نصاب تعلیم بھي اصلاح طلب هی- اُس کي درستي کے لیئے دو سب کمیٹیاں سني و شیعہ حضرات کي (جن کے اسماے مبارک ذیل میں درج هیں) مقرر کي جاتي هیں اور اُس پر اُن کو توجہ دلائي جاتي هی کہ عبادت کي تعلیم اسکول میں ختم هوجاتي هی- کالج میں عقائد کو اور نیز اُن امور کو جو اسکول میں پڑھائے جاتے هیں دلائل سے ذهن نشین کرنے کي طرف بھي خاص خیال رکھا جاے اور کالج کے لیئے ایک مکمل اور کارامد نصاب تجویز کیا جاے *

ممبران کمیٹي اهل سنت والجماعت

(۱) مولوي حبیب الرحمن خاں صاحب سکرٹري دینیات کنوینر *

(۲) آنریري سکرٹري صاحب ایکس آفیشو *

(۳) انریری جائنٹ سکرٹری صاحب ایکس افشیو *
(۴) صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب *
(۵) مولوی خلیل احمد صاحب شمس العلما *
(۶) مولوی سید عبدالحق صاحب حقی *
(۷) مولانا سید سلیمان اشرف صاحب *
(۸) مولانا عبداللہ صاحب انصاری *
(۹) مولوی عبیداللہ صاحب نظارۃالمعارف *
(۱۰) مولوی سید عبدالباقی صاحب رجسترار *
(۱۱) مولوی محمد متقدی خاں صاحب شروانی *

ممبران کمیٹی شیعہ

(۱) میجر سید حسن صاحب بلگرامی کنوینر *
(۲) شمس العلما مولوی عباس حسین صاحب *
(۳) سید نثار حسین صاحب *
(۴) مولوی زندہ علی صاحب *
(۵) مولوی فدا حسین صاحب *
(۶) خواجہ غلام الحسنین صاحب *
(۷) مولوی محمد عوض صاحب شکار پوری *
(۸) مولانا احمد صاحب (بذریعہ ڈپٹی نثار حسین صاحب) *

ان کمیٹیوں سے درخواست کی جاتی ہی کہ وہ اس ضروری اور عمدہ کام کے اجرا میں دیر نکریں اور سکرٹری صاحبان کمیٹی وقتاً فوقتاً اپنی کارروائیوں کی اطلاع معرفت آنریری سکرٹری صاحب کالج سنڈیکیٹ کوبھی کریں *

۸ — شیعہ طلبا کے لیئے ایک پیش نماز ۲۵ روپے ماہوار کا بڑھایا جاوے جس کی تنخواہ صیغہ دینیات سے دی جاے — وہ نماز و قرآن شریف دونوں پڑھائینگے - اُن کا انتخاب میجر صاحب اور شمس العلما مولوی عباس حسین صاحب کرینگے *

۹ — ان دونوں کمیٹیوں سنی و شیعہ کے اختیارات و فرایض حسب ذیل ہوں گے ، جو قانون ٹرسٹیان کی دفعات ۸۴ تا ۸۷ سے ماخوذ ہیں:-

(۱) ٹرسٹیوں کی ماتحت دو اور کمیٹیاں ہوں گی ایک کا نام

کمیتی مدبران تعلیم مذهب اهل سنت و جماعت اور دوسری کا نام کمیتی مدبران تعلیم مذهب شیعه اثنا عشریه هوگا *

(۲) سنی مذهب کی کمیتی میں کوئی شخص بجز اُس کے جو سنی مذهب رکهتا هو اور ان تمام مسائل کو تسلیم کرتا هو جو عام طور پر اهل سنت و جماعت میں مسلم هیں، ممبر نه هوگا *

(۳) شیعه مذهب کی کمیتی میں کوئی شخص بجز اس کے جو شیعه مذهب رکهتا هو اور عموماً مسائل مذهب شیعه اثنا عشریه کو تسلیم کرتا هو، ممبر نه هوگا *

(۴) ان کمیتیوں سے مندرجه ذیل کام متعلق هوں گے :—

(الف) مذهبی کتابوں کاقرار دینا جو مذهبی کورس تعلیم میں داخل کی جائیں— مگر مذهبی کورس کو ایسی معتدل مقدار پر قرار دینا ضرور هوگا جس سے دیگر علوم کی تعلیم میں هرج نه پڑے *

(ب) جن طالب علموں نے قرآن مجید نهیں پڑها هی اُن کو قرآن مجید پڑهانے کی تدبیر کرنا *

(ج) اس بات کی نگرانی کرنا که کتب مذهبی کی تعلیم باقاعده اور اُن کی مجوزه اسکیم کے مطابق هوتی هی یا نهیں *

(د) اس بات کی نگرانی کرنا که بورڈنگ هوس میں تمام طالب علم اپنے اپنے مذهب کے مطابق نماز پنجگانه ادا کرتے هیں یا نهیں *

(ه) سنی کمیتی کے ممبروں کو بالتخصیص سنی طالب علم کی نسبت اس بات کی کوشش کرنا اور اُس کے لیئے ضروری سامان مهیا کرنا که وه سب نماز جماعت سے ادا کریں *

(و) اس کمیتی کے ممبروں کو رمضان شریف میں سنی بورڈروں کے لیئے نماز تراویح ادا کرنے کا انتظام کرنا *

(ز) سنی و شیعه دونوں کمیتیوں کو سال میں دو اجلاس کرنا ضروری هوں گے اور یهه اجلاس سالانه اجلاس و بجت میتنگ ترستیان سے پهلے هوا کریں تاکه جو اُمور منظوری کے قابل هوں وه ان اجلاسوں میں پیش هوسکیں *

(ح) اگر کسي کميٹي کا اجلاس ايک سال تک نہ ہو تو وہ برخاست سمجھي جاے گي اور دوسري کميٹي مقرر کي جاسکيگي *

(ط) جو ٹرسٹي صاحبان جلسہ ہاے کميٹي کے وقت موجود ہوں وہ بطور ممبر کميٹي کے شريک ہوسکيں گے اور ہر معاملہ پر راے دے سکيں گے *

کيفيت قسمت مد ششم

(شکريہ مسلم يونيورسٹي ايسوسي ايشن بتقريب عطاے ۱۶ ہزار روپے)

جيسا کہ مد اول (بجٹ نوٹ) کے فقرہ ۶ ميں بالتفصيل بيان کرچکا ہوں مسلم يونيورسٹي ايسوسي ايشن نے اپنے اجلاس منعقدہ ۳ و ۴ اپريل سنہ ۱۹۱۵ ع ميں عين ضرورت کے وقت ۲۶ ہزار روپے کالج کي امداد کے ليئے عطا فرماے جن کي وجہ سے اس سال کے بجٹ ميں تخمينہ ہاے آمدني و خرچ برابر ہوسکے اور کسي قسم کا ڈفسٹ نہيں رہا — اس ليئے ميں تحريک کرتا ہوں کہ ٹرسٹيان کالج کي طرف سے اس بروقت قابل قدر امداد پر ايسوسي ايشن موصوف کا شکريہ ادا کيا جاے *

کيفيت قسمت مد ششم (الف)

صاحب زادہ افتاب احمد خاں صاحب اور حاجي محمد موسی خاں صاحب سنڈيکيٹ کي ممبري سے مستعفي ہوچکے ہيں اور دونوں صاحبوں کي جگہہ خالي ہے - لہذا ميں بتائيد نواب خان بہادر محمد مزمل اللہ خاں صاحب ان دونوں خالي جگہوں کو پر کرنے کي غرض سے خان بہادر شيخ وحيد الدين صاحب و مولوي بشير الدين صاحب ايڈيٹر البشير کے اسماء گرامي بغرض منظوري پيش کرتا ہوں - دونوں حضرات علي گڈہ سے قريب ہيں - اور کالج کے معاملات سے جوگہري دلچسپي دونوں صاحبوں کو ہے اُس کي وجہ سے وقتاً فوقتاً کالج ميں تشريف لاتے رہتے ہيں - چونکہ دونوں حضرات عملي تجربہ کے لحاظ سے قومي تعليم کے مراحل سے پورے طور پر واقف ہيں لہذا دونوں صاحبوں کي شرکت اور مشوروں سے سنڈيکيٹ کي کارروائيوں کو بہت کچھہ تقويت پہونچنے کي اُميد ہے *

کيفيت قسمت مد ہفتم

(پروفيسري کالج پر نئے تقررات زيادہ سے زيادہ سنہ ۱۹۲۰ ع تک کے ليئے کي جائيں)

يہہ رزوليوشن مسلم يونيورسٹي ايسوسي ايشن کي طرف سے موصول

ہوا ہی اُس کی جو عبارت دفتر ایسوسی ایشن موصوف سے تحریر ہوکر آئی ہی ذیل میں درج ہی:- " مسٹر محمد علی صاحب نے تجویز پیش کی کہ (۱) یونیورسٹی فنڈ کا بہترین اور سب سے زیادہ اہم مصرف ایسوسی ایشن اس کو سمجھتی ہی کہ کالج کے پانچ سال کی ترقی کو مد نظر رکھکر عہدہ پروفیسری پر نئے تقرروں کا جو اندازہ کیا جاوے اُس کے مطابق ہندوستان کے مسلمانوں میں سے بہترین اُمیدوار پیش کرکے اُنہیں معقول وظیفہ بیرونی ممالک میں تکمیل تعلیم اور حصول فن تعلیم کی غرض سے عطا کرے تاکہ کامیابی اور واپسی پر اُن کا تقرر کالج میں اور بعد تکمیل یونیورسٹی میں عہدہ پروفیسری پر کیا جاسکے (۲) نیز ایسوسی ایشن ٹرسٹیان کالج سے درخواست کرتی ہی کہ آیندہ عہدہ پروفیسری کالج پر نئے تقررات زیادہ سے زیادہ سنہ ۱۹۲۰ ع تک کے لیئے کیئے جائیں " *

نوٹ آنریری سکرٹری:

ہم سب کی متفقہ یہی خواہش ہی کہ کالج میں اعلی تعلیم یافتہ مسلمانوں کو جہاں تک ممکن ہی جگہ دینے کا بندوبست کیا جاوے- چنانچہ ڈاکٹر ضیاءالدین احمد صاحب، ڈاکٹر ولی محمد صاحب، مسٹر فضل الرحمن صاحب اسی اُصول کے مطابق کالج اِسٹاف کے یوروپین گریڈ میں داخل ہیں مسٹر کریم حیدر صاحب اب تک یورپ میں زیر تعلیم ہیں اور اُمید ہی کہ واپسی پر اُن کو کالج میں جگہہ مل جائے گی — اس کے علاوہ اُن طلباء کی بھی وظائف سے کالج امداد کرتا ہی جن کو یورپ جاکر علم کی تکمیل کے لیئے گورنمنٹ سے وظیفہ ملتا ہی — مگر وہ سرکاری وظیفہ طلباء کی ضرورت کے لیئے کافی نہیں ہوتا اس لیئے کالج سے مدد کی ضرورت ہوتی ہی- ان حضرات سے یہہ معاہدہ ہوتا ہی کہ اگر گورنمنٹ اُن کو کوئی عہدہ نہ دے سکے تو سب سے پہلے بشرط ضرورت اُن کی خدمات حاصل کرنے کا کالج کو حق ہوگا — غرض منتظمین کالج ہمیشہ سے اس اُصول کے پابند رہے ہیں کہ کالج اسٹاف میں حتی المقدور اعلی تعلیم یافتہ مسلمانوں کو جگہہ دی جاوے- مگر یہہ قید لگانا کہ آیندہ جو یوروپین پروفیسر کالج میں مقرر ہوں اُن کا تقرر صرف سنہ ۱۹۲۰ ع تک کے لیئے کیا جائے کالج کے انتظام میں مشکلات کا باعث ہوگا اور یہہ تحریک اغراض کالج کے منافی ثابت ہوگی کیونکہ جدید تقررات کے وقت اُمیدواروں سے صاف صاف کہنا پڑے گا کہ تقرر عارضی ہی اور عارضی تقرر کے لیئے لایق پروفیسروں کی خدمات میسر آنا بہت ہی مشکل ہی — صرف تین چار برس کے لیئے کوئی قابل انگریز انگلستان سے ہندوستان آنے کے لیئے مشکل سے آمادہ ہوسکتا ہی — ایسی صورت میں صرف وہی لوگ ہندوستان آنے پر آمادہ ہوں گے جن کے

لیئے ولایت میں کوئي مستقل ٹھکانا نہیں- اور ظاہر ہی کہ ایسے لوگوں کا تقرر کالج کے حق میں کسي طرح نفع بخش نہیں ہوسکتا *

قطع نظر اس کے ہم کو ابھي یہہ معلوم نہیں کہ یونیورسٹي ایسوسي ایشن کتنے طلبا کو ہر سال یورپ بھیجا کریگي اور بھیجنے کے بعد کتنے طلبا فارغ التحصیل ہوکر سالانہ واپس آیا کریں گے اور آیا کالج میں اتني گنجایش ہوگي یا نہیں کہ جتنے طلبا واپس آئیں اُن سب کو ملازمت دیجاے - جب تک پہلے سے یہہ تخمینہ نہوجاے کہ کالج کي ملازمت کے لیئے ہر سال کتنے تازہ امیدوار ہوا کرینگے اور کالج میں کتني جگہ ہر سال خالي ہوا کریں گي تو ٹرسٹیان کالج کس قاعدہ سے ایسي پابندي اپنے اوپر عاید کرسکتے ہیں جس کا پورا کرنا اُن کے اختیار سے باہر ہو — ہاں منتظمین کالج یہہ اطمینان دلاسکتے ہیں کہ کالج میں جہانتک گنجائش اور ضرورت ہوگي وہ ضرور اول اُن طلباے فارغ التحصیل کي خدمات سے مستفید ہونے کا انتظام کریں گے جو بیروني ممالک سے تعلیم پاکر واپس آئینگے - یہہ خود یونیورسٹي ایسوسي ایشن کا کام ہی کہ وہ منتظمین کالج سے تحقیق کرکے صرف اس قدر طلبا کو اور ایسے مضامین کي تعلیم کے لیئے بیروني ممالک میں بھیجے جن کي قریب زمانہ میں کالج کو ضرورت پیش آنیوالي ہو اور ایسي صورت میں کالج خاص طور پر ایسے مضامین کي تعلیم کا کالج میں عارضي انتظام کرسکتا ہی — مگر غیر معین طور پر یہہ پابندي قبول کرنا کہ اب جس قدر جدید تقررات ہوں وہ عارضي ہوں کالج کے نفع اور شہرت کو نقصان پہونچانے کا سبب ہوگا — جلسہ یونیورسٹي ایسوسي ایشن میں بھي یہہ بحث پیش آئي تھي کہ ملک میں بہت سے قابل مسلمان ایسے ملینگے جو صرف اعلی تعلیم کا موقعہ پائیکر شکر گزاري سے قبول کریں گے اور اس پر مصر نہ ہوں گے کہ اگر اُن کو وظیفہ دیکر ولایت بھیجا جائے تو واپسي پر اُن کي ملازمت کي بھي ضمانت کرا دي جائے — قوم میں بہت سے اعلی تعلیم یافتہ مسلمانوں کا اضافہ بجائے خود نفع کا باعث ہوگا جو تعلیم یافتہ لوگ قوم کے حق میں مفید ہونگے وہ جہاں کہیں بھي ہونگے قومي ترقي کے معاون ہونگے — یہہ ضروري نہیں ہی کہ ایسے لوگوں کے کالج میں بھرتي ہوئے بغیر کوئي نفع نہ ہوگا — میرا تو یہہ خیال ہی کہ ولایت سے تعلیم پاکر اگر بہت سے مسلمان گورنمنٹ کے سرشتہ تعلیم اور سرکاري یونیورسٹیوں میں جگہ پائیں تو ہمارے نفع کا احاطہ بہت زیادہ وسیع ہوسکتا ہی — سرکاري

یونیورسٹیوں اور سرکاری سرشتہ تعلیم میں مسلمانوں کی قلت سے جو نقصان ہماری قوم کو پہنچ رہا ہی اُس کا اندازہ کرنا بہت مشکل ہی *

یہہ امر بھی قابل غور ہی کہ اگر ایسوسی ایشن نے ایک سے زیادہ طلباء تحصیل و تکمیل علم کے لیئے ولایت بھیجے تو ۱۹۲۰ تک کے طالب علم فارغ التحصیل ہوکر واپس آجائینگے اور اُس وقت کالج میں کتنی پروفیسریاں خالی ہونگی اگر موجودہ پروفیسر اپنے عہدوں پر برقرار رہے تو سر دست ایک جگہ اتفاق سے شاید اُس وقت تک خالی ہوجائے تو ہوجائے — ایسی صورت میں باقی کامیاب طلبہ کا کیا ہوگا — البتہ اگر ایسوسی ایشن مصارف کی خود ذمہ داری لیکر ایڈیشنل پروفیسر مقرر کردے تو ظاہر ہی کہ ملتظمین کالج کو کوئی عذر نہیں ہوسکتا اور ایسی صورت میں کسی شرط کی بھی ضرورت نہیں ورنہ ترسٹی صاحبان کس طرح اپنے کو ایسی قید کا پابند کر سکتے ہیں — اُصولاً جہاں تک اس رزولیوشن کا منشاء ہی کہ ولایت کے تعلیم یافتہ مسلمان طلباء کو جگہ دی جائے اس سے مجھے پورا اتفاق ہی — مگر دوسرے جزو سے بوجوہ بالا اختلاف کرنا کالج کی ضروریات کے لحاظ سے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں *

کیفیت نسبت مد دہشتم

(جدید ہسٹری چیر جو کالج میں قایم ہوئی ہی اُس کا نام قاسم علی جیراج بھائی پروفیسر آف ہسٹری ہوگا) *

یہہ رزولیوشن بھی یونیورسٹی ایسوسی ایشن کی تجویز پر مبنی ہی — سیٹھہ قاسم علی جیراج بھائی صاحب نے یونیورسٹی کے چندہ میں ایک لاکھہ پچیس ہزار روپیہ اس شرط پر مرحمت فرمایا تھا کہ اس رقم سے مسلم یونیورسٹی میں ایک تاریخ کی چیر جو اُن کے نام سے موسوم ہو قایم کی جاوے چونکہ قیام مسلم یونیورسٹی میں تاخیر ہوئی اس فیاض معطی کی یہہ خواہش ہوئی کہ مسلم یونیورسٹی قایم ہونے تک اُن کے عطیہ کی رقم کا منافعہ شہر بمبئی کے ضرورت مند مسلمان طلبا کو وظائف کی صورت میں بھیجدیا جایا کرے — جلسہ نے طے کیا کہ مسلم یونیورسٹی فنڈ کے معطی صاحبان میں سے کوئی بھی مجاز نہیں ہی کہ اپنا عطا کیا ہوا چندہ واپس طلب کریں یا فنڈ کے منافعہ کے مصرف کے متعلق ایسوسی ایشن کو کوئی ہدایت دیں — نیز طے ہوا کہ تکمیل یونیورسٹی اسکیم کی غرض سے کالج میں حال ہی میں ہسٹری کی ایک

جدید چیر قایم هوئي هی، لهذا ترسٹي صاحبان کالج سے یهه ایسوسی ایشن سفارش کرتي هی، که چونکه کالج کي یهه توسیع حصول اغراض مسلم یونیورسٹي اسکیم کي وجه سے عمل میں آئي هی لهذا مناسب هی که سیٹهه قاسم علي جیراج بهائي کي شرط پورا کرنے کي غرض سے اس چیر کا نام " دي قاسم علي جیراج بهائي پروفیسر اف هسٹري " رکها جائے اور سیٹهه صاحب کو جواب میں اس فیصله کي اطلاع دیتے وقت یهه بهي تحریر کردیا جاوے که حسن اتفاق سے اس چیر کے لیئے ایک یورپ کے تعلیم یافته مسلمان پروفیسر کا تقرر عمل میں آیا هی — جلسه نے اس امر کي صراحت کردیي که چونکه سیٹهه صاحب موصوف کا عطیه شروع هي سے اسي شرط سے مشروط تها اور اُن کي اس شرط کا پورا کیا جانا لازمي امر تها صرف اس لیئے ایسوسي ایشن کي طرف سے یهه کارروائي عمل میں آئي " *

چونکه ایک فیاض معطي سے جو وعدہ چندہ اپنے وقت کیا گیا تها اُس کا ایفا کرنا ضروري هی اس لیئے میں سفارش کرتا هوں که مولوي فضل الرحمان صاحب پروفیسر هسٹري کا عهدہ جن کا تقرر چند ماہ هوئے عمل میں آیا هی یونیورسٹي ایسوسي ایشن کي تجویز کے مطابق " دي قاسم علي جیراج بهائي پروفیسر آف هسٹري کے نام سے موسوم کیا جائے اس چیر کے قیام کے مصارف یونیورسٹي ایسوسي ایشن نے دینا منظور کرلیئے هیں لهذا اگر ایک فیاض معطي کي ایسي شرط اس وقت پوري هوني هو جو پس و پیش پوري هونا لازمي هی اور ساتهه هي کالج کو اس قدر مالي امداد ملتي هو که اس چیر کے مصارف اُس سے ادا هو جائیں تو ایسي تحریک کے منظور کرنے میں کوئي دقت نهیں بلکه عجب نهیں که یهه نظیر کالج میں قائم هوجانے کے بعد دوسرے مستطیع مسلمانوں میں اپنے نام سے جدید چیر قائم کرنے کي ترغیب کا باعث هو جو سراسر کالج کے نفع کا باعث هی اُمید هی که ترسٹي صاحبان بالاتفاق اس تجویز کو منظور فرمائینگے *

کیفیت نسبت مد نهم

(رزولیوشن میجر صاحب بابت اجراے ریڈیوسڈ کلاس)

اِس مد کو میجر سید حسن صاحب بلگرامي نے پیش کیا هی اور

مولوی بشیر الدین صاحب نے اس کی تائید فرمائی ھی - محرک صاحب کے الفاظ حسب ذیل ھیں :—

رزولیوشن :

چونکہ ڈیوٹی اور کانفرنس دونوں میں سرمایہ کی بہت قلت ھی اور اب شریف مگر نادار مسلمان طلبا کو کسی صیغوں سے امداد کی توقع کم ھی لہذا اس جلسہ کی راے میں اس بات کی اشد ضرورت ھی کہ غریب طلبا کے واسطے مثل سابق بورڈنگ ھوس وغیرہ کے مطالبات میں کمی کی جائے اور اُن کو کہانا سادہ قسم کا جس میں خرچ کم ھو دیا جائے اور تخفیف کے ساتھہ مطالبات حسب ذیل ھوں :—

مد		موجودہ روپیہ	موجودہ آنہ	مجوزہ روپیہ	مجوزہ آنہ	تخفیف روپیہ	تخفیف آنہ
فیس تعلیم	...	۴	-	۴	-	...	
خوراک ...	...	۸	-	۴	-	۲	-
ٹوابہ سید محمود کورٹ	...	۱	۸	۱	-	-	۸
فیس ملازمان	...	۲	-	۱	-	۱	-
فیس معالجہ	...	۱	-	-	۸	-	۸
فیس ورزش جسمانی	...	-	۱۲	-	۴	-	۸
منڈھلی کا چندہ	...	-	۴	...		-	۴
یونین کا چندہ	...	-	۸	-	۴	۴	-
		۲۰	-	۱۵	-	۵	-
مطالبہ ماھانہ از طلباے انٹرمیڈیٹ کلاس	...	۲۰	-	۱۵	-	۵	-
مطالبہ ماھانہ از طلباے بی اے کلاس بوجہ اضافہ فیس تعلیم ۸ روپے	...	۲۲	-	۱۷	-	۵	-

(۱) یہہ ثابت کیا جائے گا کہ اس مد میں کالج کا کوئی مالی نقصان نہیں ھوگا *

(۲) - ان لڑکوں کو فقط فیت بال اور هاکي کهلائي جائیے گي *

نوٹ آنریري سکرٹري:

مد چهارم میں انریري سکرٹري کي طرف سے جو تجویز بغرض منظوري پیش هوئي هی معناً اُس کا بهي یهي مقصد هی — فرق صرف اتنا هی که یهه تجویز عام هی اور مد چهارم میں جو تجویز پیش کي گئي هی وه خاص هی — کل کالج میں ایک ساتهه بغیر کسي تعین اور حد کے ایسي مشکل اور گراني کے زمانه میں تخفیف مجوزه کا اجرا قریب قریب ناقابل عمل ثابت هوگا اور جمله هوسٹلوں میں بلا تفریق دو مختلف شرحوں کا رائج هونا منتظمین کے لیئے بهت کچهه دشواریوں کا باعث هوگا - لهذا میري راے میں اس عام تحریک کا اجرا اس وقت ملتوي رهنا مناسب معلوم هوتا هی خصوصاً جبکه تجویز مندرجه مد چهارم سے ایک حد تک بهي مقصد حاصل هی *

کیفیت قسمت مد دهم

(عهده اسسٹنٹ سکرٹري)

سب سے پهلے مجهے یهه جتلا دینا ضروري هی که یهه تجویز بالکل قبل از وقت هی - اس لیئے که نه یهه جگه اس وقت مستقل طور پر خالي هی نه اس کے مستقل عهده دار کو کوئي مستقل دوسري جگه کالج میں ملنے کي توقع هی - ان کا تقرر محض عارضي طور پر ۶ ماه کے لیئے گورنمنٹ انسپکٹري پر هوا هی اور یهه شرط هوگئي هی که اگر اُن کي واپسي هوئي تو اُن کا عهده اُن کے لئے محفوظ رهیگا - ایسي حالت میں اس قسم کي تجویز قبل از وقت هی - مگر میں اُصولاً بهي اس تجویز سے اختلاف کرتا هوں کیونکه پیڈ اسسٹنٹ سکرٹري کا عهده بمشاهره تین سو روپے اب سے قریب دس سال پیشتر مجمت میٹنگ منعقده ۲۷ جنوري سنه ۱۹۰۶ع میں بموجب رزولیوشن نمبر ۱۱ کے منظور هوا تها جس کے عبارت حسب ذیل هی :—

نقل رزولیوشن نمبر (۱۱)

قرار پایا که بلحاظ اُن ضرورتوں کے جو کالج کے آنریري سکرٹري کے فرایض کے متعلق اور کالج کے تمام کاموں کي نسبت عرصه سے محسوس

هورهي هيں انريري سکرٹري کو ان تمام کاموں ميں پوري مدد دينے کے ليئے ايک پيڈ اسسٹنٹ سکرٹري ايسي قابليت کا مقرر هو جو نه صرف دفتر کي ترتيب اور درستي کرسکتا هو بلکه آنريري سکرٹري کے اُن کاموں کو بهي بخوبي انجام دے سکے جن کا تعلق تمام کالج کي شاخوں سے هے اور ايسے عهده دار کي تنخواه تين سو روپے ماهوار تک هو *

اس کے متعلق جو کيفيت نواب محسن الملک بهادر مرحوم آنريري سکرٹري سابق نے لکهي هے اُس کو بجنسه يهاں درج کرنا کافي خيال کرتا هوں جس سے اسسٹنٹ سکرٹري کے عهده کي اهميت اور اُس کي حيثيت اور جس قابليت کا شخص اُس کے ليئے ضروري هے اُس کا اندازه هوسکے :—

(انتخاب کيفيت انريري سکرٹري کالج (نواب محسن الملک بهادر مرحوم)بابت بجٹ ميٹنگ ۲۷ جنوري سنه ۱۹۰۶ ع) *

" دفتر آنريري سکرٹري کے واسطے ايک ايسے شخص کي سخت ضرورت عرصه سے در پيش هے جو دفاتر کے انتظام اور کاغذات و کارسپانڈنس کے کام ميں پورا تجربه اور تبحر رکهتا هو؛ جو تمام ريکارڈ اور رجسٹروں کو صيغه وار اور تفصيل وار مرتب رکهنے کي قابليت رکهتا هو اور دفتر کي نگراني کامل رکهے تاکه جو مراسلت جس وقت اُس کے ديکهنے کي ضرورت هو فورا اپنے متعلقه صيغه سے بر آمد هوکر پيش هوسکے — مختلف صيغه جات کالج کي پوري نگراني رکهے؛ اور تمام صيغوں ميں مثل آنريري سکرٹري کے داهنے هاتهه کے کام کرے — جس کو تعليمي مسائل ميں راے زني اور ضروري تحريرات کرنے کي اچهي قابليت هو اور ميموريل اور ديگر قسم کے ايڈريس اور تحريرات کي پرداز سے واقف هوسکے *

يهه اهم ضرورت ايک عرصه سے زير تجويز هے ليکن ابهي تک رفع نهيں هوئي هے - ٹرسٹي صاحبان کو جو اکثر اُس ميں سے بهت دور و دراز فاصله پر کالج سے رهتے هيں اُن کو اس ضرورت کي وقعت کا انداز کامل طور سے نهيں هوسکتا هے اور جو ابتري اور خرابي اس ضرورت کے رفع نهونے سے پيدا هوگئي تهي اُس کا رفع هونا ايک امر دقت طلب هوگيا هے — انريري سکرٹري جس کو دفتر کے پورانے واقعات بخوبي معلوم هيں اور جس کو هر گوڑي پرانے کاغذات کے حوالے دينے اور اُن پر استدلال کرنے

کي ضرورت پڑتي هی وہ خوب جانتا هی کہ کاغذات اور پرانے امسال وقت پر نہ برآمد هوئے سے اُس کا بیش قیمت وقت هي ضایع نہیں هوتا بلکہ فواید و بہبودي کالج پربهي اُس کا بڑا اثر پڑهتا هی - کالج کے مختلف صیغجات کے کاموں کي نگراني نہیں هوتي - تعلیمي مسائل پر جو یونیورسٹي اور گورنمنت میں پیش هوتے هیں نہ اُن پر راے دیجاتي هی اور نہ میمورنڈم بهیجے جاتے هیں اور اسي کا سبب هی کہ آنریري سکرتري کے دفتر سے وہ کام نہیں هوتا جو هونا چاهیئے ـــ اس نئي تحریک نئي دفعہ هوچکي هی اور میں اُس کے ضرورت کي نسبت پہلے بہت کچهہ لکهہ چکا هوں ـــ چنانچہ سنہ ۱۹۰۰ ع میں جو کیفیت اُس کے متعلق میں نے لکهي تهي اُس کا انتخاب پهر اِس موقع پر لکهتا هوں *

اقتباس کیفیت سنہ ۱۹۰۰

حقیقت حال یہہ هی کہ مثل سرسید مرحوم کے آنریري عہدہ داروں میں ایک بهي ایسا نہیں کہ وہ پورا وقت اپنے کالج کے کام میں صرف کرسکے ـــ اور علاوہ اس کے یہہ بهي ناممکن هی کہ آنریري سکرتري سال بهر تک برابر کالج میں سکونت گزیں رهے ـــ میں گرمیوں اور بارش کے دنوں میں بوجہ علالت کے علي گڈہ نہیں رہ سکتا - دوسال جو گرمیوں میں مجهے یہاں رهنا پڑا میري صحت بهي خراب هوگئي - آیندہ مجهے خوف هی کہ گرمیوں میں میں یہاں رها تو میري صحت کو زیادہ نقصان پہنچے اور شاید کام کرنے کے لایق نہ رهوں - نیز سکرتري کو خطوط لکهنے اور خطوط کے جوابات دینے اور بجٹ تیار کرنے اور رپورٹ لکهنے کے کام اس قدر کثرت سے رهتے هیں کہ وہ کالج کے مختلف صیغوں کي نگراني نہیں کرسکتا ـــ نہ حسابات کو اچهي طرح دیکهہ سکتا هی نہ بورڈنگ هاؤس کے مختلف کاموں اور اُن کے پیچیدہ حسابوں کو جانچ کرنے کي فرصت رکهتا هی ـــ عمارات کا کام جو بڑي ذمہ داري کا هی دیکهہ سکتا هی نہ اُس کے مصارف کي حسب دل خواہ نگراني کرسکتا هی - ڈائننگ هال کے انتظام اور نگراني کرنے کي بهي اُس کو مہلت نہیں مل سکتي حالانکہ یہہ ایک ایسا ضروري کام هی کہ اُس پر خاص توجہ کرنا اور اُس کا نگراں رهنا اشد ضروري هی ـــ بلحاظ اِن وجوهات کے نہ صرف میري بلکہ تمام اُن لوگوں کي جو کالج کے حالات سے واقف هیں یہہ رائے هی کہ ایک پہڈجائنٹ یا اسسٹنٹ سکرتري علاوہ اُن آنریري

عہدہ داروں کے ایسا شخص مقرر کیا جاوے جو انگریزی میں عمدہ لیاقت رکھتا ہو — قومی کاموں سے بھی اُس کو دلچسپی ہو تعلیمی معاملات سے بھی آگاہ ہو، اُردو فارسی میں بھی اچھی مہارت رکھتا ہو اور بلحاظ عمر اور صحت اور قوے کے ایسا ہو جو کالج کے مختلف صیغوں کے بماتحتی آنریری سکرتری نگرانی کرسکتا ہو — اور چونکہ تنخواہ یاب ہوگا اس لیئے وہ پورا ذمہ دار بھی ہوگا اور اُس کو کالج میں مثل عہدہ داروں کے رہنا بھی لازمی ہوگا — ایک اور ضرورت ایسے عہدہ دار کے مقرر کرنے کی یہہ ہی کہ سکرتری اور جائنٹ سکرتری کا تقرر عارضی اور ہنگامی صرف تین سال کے لیئے قانون میں تجویز کیا گیا ہی اور سکرتری کا دفتر اتنا بڑہ گیا ہی کہ ایک مستقل عہدہ دار کی ضرورت ہی کہ وہ اس کا ذمہ دار ہو اور وہ تمام کاغذات اور رجسٹر وغیرہ دفتر کے اپنی نگرانی میں رکھے اور سب کاموں سے کالج کے واقف رہے تاکہ آنریری سکرتری کی تبدیلی کی حالت میں دقت پیش نہ آئے اور ایک ذمہ دار و اقف کار عہدہ دار موجود رہے — ایسے عہدہ دار کے تقرر سے ایک فائدہ یہہ بھی خیال کیا گیا ہی کہ جو کام تعلیم و تربیت کے علاوہ کالج اسٹاف کے ذمہ ہیں اور جن کی وجہ سے ایک طرف تو پرنسپل اور یورپین پروفیسروں کے ذمہ کام بڑہ گیا ہی اور وہ صرف مہربانی سے اپنے عہدہ کے فرائض کے علاوہ اُن کاموں کو انجام دیتے ہیں وہ ایسے کاموں سے بھی سبکدوش ہو جائیں گے — دوسری طرف جو یہہ شکایت ہی کہ تمام کام کالج کے یورپین عہدہ داروں کے ہاتھہ میں دے دیئے گئے ہیں وہ رفع ہوجائیں گے — اُن کے عہدہ کے فرائض کے علاوہ جو کام اُن کو دیئے گئے ہیں کوئی ذمہ دار کام کرنے والا اُن کاموں کا نہیں ہی — نہ یورپین عہدہ داروں کو اُن کاموں کے اپنے ہاتھہ میں رکھنے کی خواہش ہی، نہ آنریری سکرتری کی یہہ رائے ہی کہ جو کچھہ ہوا اور ہورہا ہی وہ صرف مجبوری سے ہی — پید اسسٹنٹ سکرتری کے تقرر سے یہہ مشکل حل ہو جائے گی — نواب وقار الملک بہادر سے بڑھکر کوئی کالج کے حالات سے واقف نہیں ہی جو اُن معاملات میں کامل تجربہ رکھتے ہیں، پید اسسٹنٹ سکرتری کے تقرر کی شدید ضرورت سمجھتے ہیں اور اُنہوں نے مندرجہ ذیل رائے اس تحریک کی نسبت دی ہی اور لکھا ہی کہ :—

"موجودہ قانون میں جہاں اسسٹنٹ سکرتری کا ذکر ہی وہاں کوئی

لیے بلا تنخواہ ہونے کی نہیں ہی ، اس لیئے تنخواہ دار اسسٹنٹ سکرٹری مقرر ہوسکتا ہی - اور یہہ اس‌قدر ضروری عہدہ ہی کہ جب تک وہ معمور نہ ہوگا آنریری سکرٹری اپنے فرائض بخوبی ادا نہیں کرسکنے --- اگر سید صاحب مرحوم کے وقت میں یہہ عہدہ معمور ہوگیا ہوتا تو ہرگز تغلب نہ ہوتا --- اگر مجھہ سے سکرٹری کا عہدہ قبول کرنے کی فرمائش کیجائے تو میں ہرگز بدون تنخواہ دار اسسٹنٹ سکرٹری کے اُس کو قبول نہ کروں --- البتہ چونکہ بڑی تنخواہ کا عہدہ ہوگا اس کا مضائقہ نہیں ہی کہ آنریری سکرٹری اُس انتخاب کو منظوری کے لیئے ٹرسٹیوں کے سامنے پیش کردیں ،، *

دفتر کی حالت نہایت افسوس ناک ہی دیرینہ تجربہ سے یہہ امر پایہ تیقن کو پہونچا ہی کہ چونکہ یہہ دفتر ہمیشہ یا اکثر طلبائے کالج کے ہاتھہ میں رہا جو بعد گریجوئیٹ ہونے کے تھوڑے زمانہ تک مثلاً یا بنظر اوقات گذاری کالج کے دفتر میں رہے اور پھر جب اُن کو کوئی زیادہ معتدبہ اور عمدہ گنجایش بذریعہ ملازمت گورنمنٹ مل گئی تو اُنہوں نے کالج کے دفتر سے علحدگی حاصل کرلی اور چلے گئے -- یہہ ظاہر ہی جب‌تک مستقل دلچسپی اور دائمی قناعت کے ساتھہ کوئی تجربہ کار عہدہ دار اس دفتر میں نہ رہے گا جس نے دفاتر سرکاری کا تجربہ حاصل کرلیا ہو ، اس دفتر کی اصلاح دشوار ہی موجودہ حالت واقعی قابل افسوس ہی - تنہا میری ذاتی توجہ اس طرف کامل طور سے اثر پذیر نہیں ہوسکتی ہی - محض سکرٹری کالج کی قوت پر اس دفتر کو باقاعدہ چلانا غیر ممکن ہی - کوئی بیرونی امداد اس دفتر کی اراستگی اور انتظام کے لیئے درکار ہی - میں مضبوطی کے ساتھہ اس امر کو ظاہر کرنے پر تیار ہوں کہ اگر یہہ ضرورت رفع نہ ہوئی اور میری خواہش کے موافق کوئی ایسا شخص جیسا میں چاہتا ہوں مقرر نہ ہوا تو دفتر کی خرابی اور بے ترتیبی کی اصلاح میرے امکان سے باہر ہی .... میں نہایت مجبوری سے ٹرسٹیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اگر اب اس تجویز کو اُنہوں نے منظور نہ کیا تو وہ سمجھہ لیں کہ اُن کے سکرٹری کا کوئی دفتر نہیں ہی اور نہ اُن کا سکرٹری سوائے کلارکی کے کچھہ کام کرسکتا ہی - نہ اُس کے دفتر سے کوئی نگرانی کسی صیغہ کی ہوسکتی ہی نہ تعلیمی مسائل پر کبھی کوئی رائے ظاہر کی جاسکتی ہی --- اس لیئے بہتر ہوگا

کہ سکرتری کا دفتر تخفیف کردیا جائے — کیونکہ ایسے پریشان اور ناقص اور غیر مفید دفتر سے کچھہ فائدہ نہیں " (نقل تحریر نواب محسن الملک بہادر ختم ہوئی) *

یہہ امر بھی قابل عرض ہی کہ یہہ ضرورتیں نواب محسن الملک بہادر مرحوم نے اپنی ۱۹۰۰ ع کی تحریک میں پیش کی تھیں جبکہ کالج میں ۲۳۴ طلباء اور اسکول میں ۲۸۱ طلباء زیر تعلیم تھی اور کالج کا اوسط امدنی و خرچ بقدر ۷۵۰۰۰ روپیہ سالانہ تھا - اب اللہ تعالی کے فضل و کرم سے کالج کیا بلحاظ تعداد طلبا اور کیا بلحاظ آمدنی مصارف سہ چند و چہار چند ترقی کرگیاھی اور ترقی اور کام کا اضافہ لازم و ملزوم ھیں — لہذا یہہ لازمی امر ھی کہ آنریری سکرتری کے فرائض کی اھمیت میں بھی بہت کچھہ اضافہ ھوا ھے - آنریری سکرتری کالج کا دفتر کل دفاتر کالج اور اس کے متعلقات کا مرکزی دفتر ھی جو ایک طرف کالج کی زیر نگرانی جملہ صیغوں کے ساتھہ مراسلت کا ذمہ دار ھی اور دوسری طرف گورنمنٹ اور سرشتہ تعلیم سے بھی اھم اور اصولی معاملات میں رسل و رسایل کا کام اسی دفتر کے ذمہ ھی - لہذا پندرہ سال کے بعد کالج کے کارو بار میں اضافہ کے ساتھہ ساتھہ اسسٹنٹ سکرتری کے عہدہ کے اھمیت میں بھی بہت کچھہ اضافہ ھو گیا ھی خصوصاً سنڈیکیٹ کے قایم ھونے کی وجہ سے آنریری سکرتری اور اسسٹنٹ سکرتری کا کام حد سے زیادہ بڑہ گیا ھی — ھر مہینہ سنڈیکیٹ کا جلسہ منعقد ھوتا ھی — ماھوار روئیدادیں مرتب ھو کر شایع ھوتی ھیں اور جس قدر رزولیوشن پاس ھوتے ھیں سب کی نقول صیغہ جات متعلق کو جاری ھوتی ھیں اور اُن کی تعمیل کی نگرانی کرنی پڑتی ھی جس کی وجہ سے ضروراً ممبران صیغہ جات متعلق سے بہ کثرت مراسلت کی جاتی ھی — اور آیندہ اجلاس میں گذشتہ جلسہ کے متعلق تعمیلات کی تفصیل پیش کرنے کے لیئے ھر معاملہ میں طول طویل آفس نوٹ مرتب کرنے پڑتے ھیں اور باھم ممبران صیغہ کی جو خط کتابت بذریعہ آنریری سکرتری ھوتی ھی یا ایسی خط کتابت کے متعلق جو یادداشت مرتب کرنی ھوتی ھی اور پچھلی روئیدادیں نکالکر اُن کے حوالے درج کرنے ھوتے ھیں — اس تمام کام کا بار اسسٹنٹ سکرتری ھی کی ذات پر ھی جو بجائے خود ایک پورا کام ھے — نظربہ حالات اسسٹنٹ سکرتری کے عہدہ پر یقیناً ایک ایسے شخص کا ھونا نہایت ضروری ھی

جو ان تمام امور کے انجام دینے کی پوری قابلیت اور تجربہ رکھتا ہو جو نواب محسن الملک مرحوم نے اب سے پندرہ سال پیشتر اس عہدہ کے لوازمات بتائے ہیں اور جن کی اہمیت اب اور بھی بڑھ گئی ہے — اس سے غالباً کسی کو بھی انکار نہیں ہوسکتا کہ آنریری سکرٹری کے دفتر میں بہت سے اہم کام انجام پاتے ہیں اور ایک ایک کام کے متعلق بھاری بھاری مسلہ مرتب ہو جاتی ہیں — جن کو صحیح مگر مختصر اور مکمل افس نوٹوں کے ساتھہ پیش کرنے کے لیئے پوری قابلیت درکار ہے — یہہ ظاہر ہے کہ سو ڈیڑھ سو روپے تنخواہ پر کالج کا کوئی قابل گریجویٹ اُسی وقت تک قائم رہسکتا ہے جبتک کہ اُس سے زیادہ تنخواہ اُس کو اور کہیں نہ ملجائے اور وہ کسی صورت میں اس تنخواہ پر دلنہاد ہو کر کام نہیں کرسکتا *

اس کے علاوہ ایک ایسے شخص کو جو اس وقت کالج سے نکلا ہو اور دفاتر کا کچھہ تجربہ نہ رکھتا ہو میر فرش کی طرح اسسٹنٹ سکرٹری کی کرسی پر لاکر بیٹھا دینا بالکل صرف بیجا اور قوم کے روپیہ کا ضایع کردینا ہے جس پر ایک قابل جفاکش اور آزمودہ کار شخص کی ضرورت ہے اور ایسے با اثر عہدہ دار کی ضرورت ہے جو دفتر اور دفاتر ماتحت کی کامل نگرانی کرسکے اور اپنی عاملانہ قوت سے ماتحتوں سے پورا کام لے سکے اور اہم امور میں گذشتہ واقعات اور نظائر کے لحاظ سے آنریری سکرٹری کو ہر وقت صحیح اطلاعیں اور حوالے بہم پہونچا سکے — اس لیئے ظاہر ہے کہ ایک چھوٹی تنخواہ کا آدمی ایسے اہم کام کے واسطے نہ مناسب ہے نہ کسی دفتر میں اتنا بڑا کام سو ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار تنخواہ دار کے سپرد ہے — یہہ کہنا بھی ضروری ہے کہ کوئی آنریری سکرٹری قطعاً بغیر کسی ایسے مددگار کے اس دفتر کا کام وقت پر اور خوش اسلوبی سے انجام نہیں دیے سکتا ہے اور بغیر ایسے قابل اور تجربہ کار مددگار کے آنریری سکرٹری سے گویا یہہ توقع کرنا ہے کہ وہ خود ہی ضخیم مسلوں کو حرف بحرف پڑھے، خود ہی اُن کا خلاصہ کرے خود ہی گورنمنٹ کی رپوٹیں پڑھے اور ان رپوٹوں اور کاغذات و اعداد سے نتائج مستنبط کرے خود ہی بڑے بڑے مسودے بنائے — خود حسابات کی جانچ کرے ٹرسٹی صاحبان غور فرما سکتے ہیں کہ اس قسم کے توقعات کس حد تک پوری

هوسکتي هيں - اور يهه واقعه هى که تجربه کي قيمت گورنمنٹ کو بهي زيادہ ادا کرني پڑتي هى حالانکه اُس کي ملازمت کي کشش کے بهت سے اور اسباب بهي موجود هوتے هيں لهذا ميں اس رزوليوشن کے زور سے ترديد کرتا هوں اور مجهے اُميد هى که ترسٹي صاحبان مجهسے اس بارہ ميں اتفاق فرمائينگے که جو عملدرامد دس سال سے برابر چلا آرها هى اور مفيد ثابت هوا هى اُس کو بدل کر پهر وہ هي شکايت جو سنه ۱۹۰۰ ع ميں آنريري سکرٹري کو پيش آيا کرتي تهيں اُس ميں از سر نو اُس کو مبتلا نهونے ديں گے *

کيفيت تحريک مد ياز دهم

(از سرنو ترتيب قواعد و قوانين ترسٹيان)

اس رزوليوشن کو مسٹر سعيد محمد خاں صاحب ترسٹي نے پيش کيا هى اور اس ميں شک نهيں که قوانين و قواعد ترسٹياں تازہ حالات کے لحاظ سے هميشه ترميم کے محتاج رهتے هيں - مگر واقعه يهه هى که ترميم قواعد کا کام کبهي بهي مسدود نهيں رها - اور جيسي جيسي ضرورتيں وقتاً فوقتاً پيش آتي رهيں اُن کے لحاظ سے پرانے قاعدے منسوخ هوتے رهے اور جديد قاعدے بنتے رهے - اور يهه انهيں قانوني اصلاحات کا نتيجه هى که کالج ميں ترسٹيوں کے قايم مقام ايک مختصر انتظامي جماعت موسوم به " سنڈيکيٹ " قايم اور ٹيوٹوريل سسٹم جاري هوا — کالج کا کام مختلف صيغوں ميں تقسيم هوا وغيرہ وغير - ان اسباب سے قواعد کي بهت سي دفعات پر اثر پڑا اور تقريباً نصف دفعات کي ترميم هوچکي هى چنانچه حال ميں اب ترميمات کي کثرت پر لحاظ کرکے ۱۸ اپريل سنه ۱۹۱۵ ع کے سنڈيکيٹ نے فيصله کرديا هى جو دفعات وقتاً فوقتاً ترميم هوئي هيں اُن کا لحاظ کرکے موجودہ قواعد کا جديد اڈيشن چهپوا ديا جاے اور يهه کام حاجي محمد موسى خاں صاحب ترسٹي نے مهرباني سے اپنے ذمه ليا هى اور وہ اُس کي ترتيب ميں مصروف هيں — انشاءالله تعالے قواعد کا جديد اڈيشن عنقريب مرتب هوکر طبع هوجاويگا *

اب رها تمام و کمال قانون کالج کي ترميم کا مسئله - مجهے اس تحريک کي تائيد ميں ذرا بهي تامل نه هوتا اگر مسلم يونيورسٹي اسکيم اور اُس کے کانسٹي ٹيوشن پر غور نه هورها هوتا - يونيورسٹي کے مسئله پر قوم کهري

دلچسپي کے ساتھہ توجہ کر رھي ھی — اور اکابر قوم بھي سب کے سب اس طرف متوجہ ھیں اور نظر بحالات یہہ توقع کرنے کے کافي وجوہ ھیں کہ مسلم یونیورسٹي قریب زمانہ میں قایم ھو سکے گي- اگر مجوزہ یونیورسٹي اسکیم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے منظور ھوگئي تو پھر ھم کو ایسے قانون کي ضرورت ھوگي جو یونیورسٹي کے مناسب حال ھو، اور موجودہ قانون جس کي ترمیم کي اس وقت تحریک کي گئي ھی بالکل منسوخ ھو جائے گا — اس لیئے سر دست میري رائے میں اس رزولیوشن کا ملتوي ھونا ضروري ھی — نیز جن حضرات سے قانون سازي کي توقع کي جاسکتي ھی اور جن کے نام معزز محرک صاحب نے تحریر فرمائیے ھیں وہ سب اس وقت مسودات یونیورسٹي کانسٹي تیوشن پر غور کرنے میں مصروف ھیں اور اس کام کے لیئے مسلم یونیورسٹي ایسوسي ایشن نے ایک میعاد معین کردي ھی جس کے اندر قانون مسلم یونیورسٹي کے مسودات کي تکمیل مقصود ھی — لہذا ان حضرات سے ایک وقت میں دو دو کام کي فرمائش کرنا کسي طرح مفید مطلب ثابت نہ ھوگا — اس کے علاوہ جو نام ترمیم قانون کے کام کے لیئے تجویز کیئے گئے ھیں وہ محض ایک شخصي تجویز ھی اور اگر میري یاد غلطي نہیں کرتي تو خود معزز محرک نے آنریري سکرتري کے انتخاب کے مسئلہ پر رائے دیتے وقت ارشاد فرمایا تھا کہ جملہ ترسٹي صاحبان کو اپني اپني پسند کے مطابق نام پیش کرنے کا موقعہ ملنا چاھیئے اور اس تجویز کے متعلق ایسا موقعہ بھي ابھي تک دیگر ترسٹي صاحبان کو نہیں ملا ھی — پس میري رائے ھی کہ اس وقت قانون کا ترمیمات سابق کے لحاظ سے از سر نو مرتب ھوکر چھپ جانا کافي ھی — اور سر دست موجودہ قانون کالج کي از سر تا پا کلي ترمیم کا ملتوي رھنا ھي مناسب معلوم ھوتا ھی — البتہ اگر کوئي صاحب کسي خاص دفعہ کي ترمیم ضروري سمجھیں تو سالانہ اجلاس میں حسب معمول ترمیم پیش فرما سکتے ھیں *

کیفیت نسبت مد دواز دھم

(تیاري فہرست ترسٹیان)

قانون ترسٹیان کي دفعہ ۱۸ (ج) کي تعمیل میں ایسي فہرست سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ھمیشہ تیار ھوتي ھی- چنانچہ گذشتہ سال میں

مرزا کاظم حسین صاحب کا نام نامی اسی کارروائی کی بنا پر فہرست
ٹرسٹی صاحبان سے خارج ہوچکا ہی — آیندہ جلسہ سالانہ کے موقعہ
پر بھی ایسی فہرست سال حال کی بابت انشاء الله مرتب ہوکر اجلاس
میں پیش کر دی جائیگی - اس جلسہ بجٹ میں ایسی فہرست پیش
ہونے کی کوئی خاص ضرورت معلوم نہیں ہوتی *

کیفیت نسبت ہد سیز دہم

(ٹرسٹی صاحبان سے اُن کی کارگذاری کی رپورٹ ہر سال طلب کرنا)

ٹرسٹی صاحبان سے ایسی فہرست طلب کرنا اُن کے فرایض و اختیارات
میں اضافہ کرنا ہی جو قانون کی دفعات ۹۹ تا ۱۱۸ میں درج ہیں
لہذا یہہ تحریک اجلاس سالانہ میں بحیثیت ترمیم و اضافہ قانون کے
پیش ہونا چاہئیے اس لیئے اگر محرک صاحب چاہیں- تو اجلاس سالانہ
میں پھر تحریک فرما سکتے ہیں *

کیفیت نسبت ہد چہاردہم

(منسوخی پراکسی سستم)

تجویز منسوخی پراکسی سستم بھی قانون کے دفعہ ۳۲ کی ترمیم
ہی ، لہذا اجلاس سالانہ میں پیش ہوسکتی ہی — مگر جنوری سنہ
۱۹۱۴ع کے سالانہ جلسہ میں بھی یہہ تحریک پیش ہوکر نا منظور ہوچکی
ہی- اگر معزز محرک صاحب اس کا دوبارہ پیش کرنا ضروری خیال
فرماتے ہیں تو اجلاس سالانہ میں تحریک فرما سکتے ہیں *

کیفیت نسبت ہد پانزدہم

(علیگڈہ انستیتیوٹ گزٹ اور اُس کی امداد کا بند کیا جانا)

اس تحریک کے محرک مولوی محمد یعقوب صاحب اور موید
آنریبل سید رضا علی صاحب ہیں- معزز محرک صاحب نے اس رزولیوشن
کے وجوہات حسب ذیل تحریر فرماتے ہیں :—

" یہہ اخبار دو مقاصد سے جاری کیا گیا تھا — اول
یہہ کہ سرسید علیہ الرحمۃ اور نواب محسن الملک علیہ الرحمۃ وغیرہ
کے عالمانہ مضامین اس میں شایع ہوتے تھے اور اس لحاظ سے ایک
زمانہ میں وہ ہندوستان میں اُردو کا بہترین اخبار خیال

کیا جاتا تھا — دوسرے کالج کی خبریں اس کے ذریعہ سے ٹرسٹی صاحبان اور پبلک کو معلوم ہوتی تھیں — لیکن نہایت افسوس ہی کہ عرصہ سے انسٹیٹیوٹ گزٹ اُن مقاصد کو بالکل پورا نہیں کرتا ہی — بلحاظ مضامین کے اس وقت اُس کا درجہ معمولی اُردو کے اخباروں سے گرا ہوا ہی اور اسوجہ سے اُس کی اشاعت بہت ہی کم ہوگئی ہی بلکہ جو صاحب بادل ناخواستہ بخیال وضعداری کے اُس کے خریدار ہیں وہ کبھی اُسکو دیکھتے نہیں — کالج کے حالات اور خبریں بھی اکثر دیگر اخبارات میں انسٹیٹیوٹ گزٹ سے بیشتر شائع ہو جاتی ہیں — علاوہ اس کے علی گڈہ سے حال میں ایک جدید اخبار شایع ہوا ہی جس کا نام المیزان ہی — وہ اپنے کو سرسید علیہ الرحمۃ کی حقیقی پالسی کا اصلی ارگن کہتا ہی اور کالج کی خبریں بھی اُس میں شایع ہوتی ہیں ایسی حالت میں جبکہ کالج کی مالی حالت کسی طرح قابل اطمینان نہیں ہی ایک مد فضول پر روپیہ صرف کرنا کسی طرح مناسب نہیں ہی *

بلکہ علی گڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ کی موجودہ حالت اُس کی ابتدائی حالت کے واسطے باعث توہین ہی اور اُس کی موجودہ زندگی ایسی ہی کہ جس سے موت بدرجہا بہتر ہی *

نوٹ آنریری سکرتری :

واقعہ یہہ ہی کہ سر سید علیہ الرحمۃ نے انسٹیٹیوٹ گزٹ سنہ ۱۸۶۶ع میں "سائنٹیفک سوسائٹی اخبار" کے نام سے جاری کیا تھا جس سے غرض یہہ تھی کہ (۱) ملک و قوم میں ہر قسم کے عمدہ لیٹریچر کی اشاعت ہو اور علمی مذاق پیدا ہو اور (۲) اُن مقاصد کی اشاعت ہو جن کے لیئے سائنٹیفک سوسائٹی قایم کی گئی تھی — یہہ وہ زمانہ تھا جب کہ علی گڈہ کالج قایم نہیں ہوا تھا — اُس کے بعد جیسے جیسے سر سید کے خیالات میں انقلاب ہوتا گیا اور مختلف تحریکیں اُن کے دماغ میں آتی گئیں اخبار کی حالت کے اندر بھی تغیرات ہوتے گئے یہاں تک کہ ایک وقت آیا کہ اُس کا نام بھی بدل گیا — البتہ اُس کی ایک حیثیت جو برابر قایم رہی (اور اب تک قایم ہی) وہ یہہ ہی کہ وہ شروع سے برابر سر سید کی تحریکات کا آرگن رہا ہی (خواہ وہ تحریکات سائنٹیفک سوسائٹی یا کمیٹی خزینۃ البضاعۃ لتاسیس

مدرسة العلوم کي شکل میں هوں یا موجودہ علي گدہ کالج کي صورت میں)
اس بحث میں پڑنا تو شاید کچھہ مفید نہ ہو کہ ایا " بلحاظ مضامین
کے اس وقت اُس کا درجہ اُردو کے معمولي اخبارات سے گرا هوا هی" یا
نہیں - البتہ اتنا کامل وثوق کے ساتھہ کہا جاسکتا هے . کہ یہہ واقعہ نہیں
هی کہ " اس وجہ سے (یعني خرابي مضامین کي وجہ سے) اُس کي
اشاعت بہت کم هوگئي هی"- کیونکہ جس" ایک زمانہ میں وہ هندوستان
میں اُردو کا بہترین اخبار خیال کیا جاتا تھا" - اُس زمانہ میں بھي
اُس کي حقیقي اشاعت اُس سے هرگز کبھي زیادہ نہیں هوئي جس
قدر کہ اب هی اور نہ اس وقت اُس کي اشاعت اُس زمانہ سے کم
هی — جس زمانہ میں یہہ اخبار جاري هوا هی اُس وقت اردو
اخبارات کي تعداد بہت هي محدود تھي - اس وجہ سے اگر اُس زمانہ
میں اُس کي زیادہ شہرت هوئي تو کوئي نئي بات نہیں هی — مگر اب
زمانہ بدل گیا هی ، اخبارات کي تعداد میں دس گونا بلکہ اس سے
بھي زیادہ اضافہ هو گیا هی اور پبلک کي توجہ پالیٹکس کي طرف
زیادہ هوگئي هی — چونکہ انسٹیٹیوٹ گزٹ ایک قومي معتدل اور
غیر طرفدارانہ پالسي کا اخبار هی اور محض کالج کا ارگن هي اس لیئے
اُس کو محض ترقي اشاعت کي خاطر ایسے مضامین اور لیٹریچر کے
ذریعہ سے دلکش و دلاویز بنانے کي کوشش کرنا جن کو ترسٹیوں کي مسلمہ
پالسي کے ساتھہ کوئي مناسبت نہو کسي طرح مناسب نہیں هی —
چنانچہ خود نواب محسن الملک بہادر کے زمانہ میں اُس کي اشاعت
کي حالت ایسي هوگئي تھي کہ اُس کا اجراء برائے نام رہ گیا تھا —
ایسي صورت میں خرابي مضامین کو کمي اشاعت کا باعث قرار نہیں
دیا جاسکتا — اخبار کو نہ پڑھنا اور پھر اُس کے مضامین پر کسي قسم
کا حکم لگانا میرے نزدیک قرین انصاف نہیں هی — کالج کي خبروں
کي اشاعت کي نسبت یہہ هی کہ اول تو بغیر اخبار پڑھے اس کا بھي
فیصلہ غیر ممکن هی کہ دوسرے اخبارات میں یہہ خبریں پہلے شایع
هو جاتي هیں- لیکن قطع نظر اس کے اور قطع نظر غیر ذمہ دارانہ
مضامین اور خبروں کے میں نہیں کہوں گا کہ بطور قاعدہ اکثریہ کے یہہ کہنا بھي
واقعہ کے مطابق نہیں هی کہ " کالج کے حالات اور خبریں بھي اکثر
دیگر اخباروں میں انسٹیٹیوٹ گزٹ سے پہلے شائع هو جاتي هیں " —
البتہ انسٹیٹیوٹ گزٹ پر (جب کہ وہ بالالتزام اردو اور انگریزي میں

چھپا کرتا تھا) ایک وقت ایسا ضرور گذر چکا ہی کہ کالج کے متعلق چھوٹی بڑی خبریں اول انگریزی اخبارات میں چھپ لیتی تھیں اُس کے بعد کہیں آکر معہ ترجمہ اِس اخبار میں چھپتی تھیں جس کا علم غالباً محرک و موید صاحبان کو بھی ہوگا جو کالج اور اخبار کی تاریخ پر ماشاء اللہ بخوبی عبور رکھتے ہیں — باوجودیکہ المیزان اور دوسرے اخبارات کالج کی خبریں اور اُس کے متعلق مضامین شائع کرتے ہیں ، لیکن اس سے کالج خود اپنے ایک ارگن کی ضرورت سے ایک لمحہ کے لیئے بھی مستغنی نہیں ہوسکتا — کیونکہ نہ تو ان اخبارات اور انسٹیٹیوٹ گزٹ کی پالیسی باوجود قومیت کے اشتراک کے بالکل متوازی خطوط پر چلتی ہی اور نہ از روئے تجربہ یہہ کہا جاسکتا ہی کہ دوسرے آزاد اخبارات کالج کی پالسی کے پابند ہو سکتے ہیں یا کیئے جاسکتے ہیں — پس ضرورت اس کی ہی کہ ٹرسٹیوں کے ہاتھہ میں خود اُن کا مستقل ارگن ہو — چنانچہ سال بھر کے اندر جس قدر مٹیریل یونیورسٹی ، اورکالج اور کانفرنس کے متعلق مختلف صورتوں میں اس اخبار میں چھپ جاتا ہی اور (جس کے ضروری اور ناگزیر ہونے سے انکار کیئے جانے کا بہت ہی کم امکان ہی) اُس کو اگر یک جا کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ کوئی اور اخبار باوجود اپنی تمام تر ہمدردی کے اس قدر مواد نہیں چھاپ سکتا ؛ اور اپنا کوئی اخبار نہ ہونے کی صورت میں اگر اس کو جدا چھاپ کر شائع کیا جائے تو اس پر ایک بیش قرار رقم خرچ آئیگی *

باوجود اس کے جس قدر کالج اب مالی امداد اخبار کو دیتا ہی وہ اس رقم سے معتدبہ مقدار میں کم ہی جو سنہ ۱۹۰۱ع میں نواب محسن الملک بہادر مرحوم نے ٹرسٹیوں سے منظور کرائی تھی — پس ظاہر ہی کہ باوجود کمی آمدنی و زیادتی مصارف کے اس اخبار کی ضرورت ہمیشہ کالج کو تھی اور اب بھی ہی — یہی وجہ ہی کہ تقریباً کوئی بڑا انسٹیٹیوشن اپنے مستقل ارگن سے خالی نہیں ہی اور در حقیقت کوئی انسٹیٹیوشن بغیر اپنے ارگن کے اپنے مقاصد کی کماحقہ حفاظت و اشاعت نہیں کرسکتا اور اس قسم کے ارگن کبھی تجارتی اُصول پر نفع کی خاطر نہ چلائے گئے ہیں اور نہ چل سکتے ہیں *

علاوہ اس کے ایک اور بھی پہلو ہی جس کو نظر انداز کرنا ٹرسٹی صاحبان کے لیئے یقیناً کوئی دور اندیشی کا کام نہوگا — وہ یہہ کہ

یہہ اخبار اُن مقاصد کا اس وقت واحد بقیہ ہی جن کے ساتھہ کہ سائنٹیفک سوسائٹی قایم ہوئی تھی اور جن کی بنا پر اُس کو چند در چند مادی شکلوں میں خاص مفاد حاصل ہوئے تھے ، جو ہنوز قایم ہیں — انہیں حالات و اسباب کے لحاظ سے قانون ترستیان کی دفعہ ۱۰۳ میں قیام و امداد انستیتیوت گزت کی ہدایت صریح طور پر درج ہی اور اسی دفعہ کی تعمیل میں کالج کی طرف سے بہت ہی مختصر امداد انستیتیوت گزت کو دی جاتی ہی *

اور یہاں یہہ سوال بھی قابل غور ہی کہ کالج کا یہہ صرف اخبار ہی نہیں جاری ہی ، بلکہ اُس کے ساتھہ کالج کا پریس بھی چل رہا ہی جو پرانی سوسائٹی کا ایک جزو ہی اور اُس سے خاطر خواہ آمدنی ہوتی ہی جو قدیم سوسائٹی کے باغ و تعمیرات کی حفاظت و داشت اور مرمت وغیرہ میں صرف ہوتی ہی اور اخبار کی اور پریس کی آمدنیاں مل کر اُس پرانی سوسائٹی کے قیام کا باعث ہیں — اگر ترستی صاحبان بحمت ملاحظہ فرمائیں گے جو میں دو سال سے پیش کررہا ہوں تو اُن کو معلوم ہوگا کہ پریس کی آمدنی میں کس قدر ترقی ہو رہی ہی اور اخبار کو جو مدد دی جاتی ہی وہ کس قدر خفیف ہی - بوجوہ مذکورہ بالا میں اس تحریر سے اختلاف کرتا ہوں اور انستیتیوت گزت کے قیام کو ضروری خیال کرتا ہوں *

کیفیت نسبت مد شانزدہم

(تخفیف صیغہ طب یونانی)

یہہ تجویز مولوی محمد یعقوب صاحب نے بتائید آنریبل سید رضا علی صاحب کے پیش کی ہی اور اُس کے وجوہات حسب ذیل تحریر فرمائی ہیں :—

— ''اس تجویز کو پیش کرنے سے کسی طرح پر میرا روئے سخن کسی شخص خاص کی نسبت نہیں ہی نہ طب یونانی کی کسی طرح پر تحقیر مقصود ہی — بلکہ اصولاً میں اس صیغہ کے کام کو محض بیکار اور زاید خیال کرتا ہوں — عام طور پر سخت امراض کی حالت میں طلبا کا ڈاکٹری علاج کیا جاتا ہی — محض خفیف امراض میں شونیہہ بعض طلبا یونانی علاج کراتے ہیں ایسی حالت میں محض

جزئیات کا خیال کرکے چند افراد کا شوق پورا کرنے کی غرض سے ایک جداگانہ محکمہ قائم کرنا (خاص کر ایسی حالت میں جب کہ کالج کی مالی حالت نہایت ہی ناقابل اطمینان ہی اور ضروری شعبوں کے واسطے روپیہ کی ضرورت ہی) کسی طرح قرین عقل نہیں ہی " *

نوٹ آنریری سکرٹری :

معزز محرک و موید نے کالج میں قیام صیغہ طب یونانی سے دو وجہ اختلاف بیان فرمائی ہیں — اول یہہ کہ اس طریقہ علاج کی کالج میں ضرورت ہی نہیں ہی — دوسرے یہہ کہ کالج کی مالی حالت اس صیغہ کے بار کی متحمل نہیں ہوسکتی "۔

جہانتک میں نے غور کیا یہہ دونوں وجوہ عدم واقفیت حالات و واقعات پر مبنی ہیں — جو بھی خواہاں قوم بانی کالج سر سید مرحوم کی فوق العادت دور اندیشی اور پیش بینی کے معترف ہیں اور قومی ترقی کے اُس پروگرام کو نصب العین بنائے ہوئے ہیں جو سر سید احمد مرحوم مرتب کرگئے ہیں اُن حضرات کے اطمینان کیلیئے یہہ ظاہر کرنا کافی ہوگا کہ مدرسۃالعلوم علی گدہ میں یونانی طریقہ علاج مہیا کرنے کی تجویز کوئی نئی تجویز نہ تھی بلکہ در اصل مدرسۃ العلوم علی گدہ کی شہرہ آفاق اسکیم کا ایک جز تھی جو خود سر سید مرحوم نے سنہ ۱۸۷۲ ع میں مرتب فرمائی تھی — اس اسکیم میں مقدم طریقہ علاج یونانی سر سید مرحوم کے پیش نظر تھا اور ڈاکٹری علاج کے لیئے صرف سول سرجن کی وقتی امداد کافی سمجھی گئی تھی (ملاحظہ ہو تہذیب الاخلاق مورخہ ۱۰ ربیع الاول سنہ ۱۲۸۹ ہجری) پس میرے خیال میں خاص بانی کالج کا منشا معلوم ہونے کے بعد یہہ مسئلہ چنداں بحث طلب نہیں رہتا *

۲ — سنہ ۱۹۰۹ ع میں کالج میں اس صیغہ کی اجرا کے وقت ہر پہلو پر کافی غور و مباحثہ ہوچکا اور موافق و مخالف دلائل پر غور ہوکر ترسٹی صاحبان کی بہت بڑی مجارتی نے اس صیغہ کے قیام کو کالج میں ضروری سمجھا — اس موقعہ پر اُس مباحثہ کا دوھرانا باعث طوالت ہوگا *

۳ — یہہ واقعہ ھی کہ ھمارے اس ملک کے امرا سے لے کر طبقہ متوسط اور عوام تک میں قدیم طریقہ علاج کی ضرورت اور مانگ یکساں رھی ھی اور عموماً ھم لوگ بچپن سے اس علاج کے خوگر ہوتے ھیں اور اس طریقہ علاج کے اھم فوائد کا تجربہ اور مشاھدہ جو صدیوں سے ھوتا رھا ھی اُس کی بنا پر اس ملک کا ھر شخص جس علاج کی طرف اول مائل ھوتا ھی وہ بھی قدیم طریقہ ھی — پس جن خاندانوں کے بچے ھمارے زیر نگرانی تعلیم کے لیئے آتے ھیں اُن کے عادت و خواھش کے مطابق حفظ صحت کا انتظام کرنا لازمی ھی — یہہ امر ثابت ھی کہ قبل قایم ھونے اس صیغہ کے کالج میں طلبہ کو اس علاج کی طلب تھی جس کی وجہ سے باوجود کالج میں انگریزی علاج کا عمدہ پیمانہ پر انتظام ھونے کےوہ بوقت ضرورت شہرکےاطبا سے رجوع کیا کرتے تھے اور حقیقت میں اسی ضرورت کے احساس نے منتظمین کالج کو خود کالج میں طریقہ علاج یونانی قایم کرنے پر آمادہ کیا *

مجھے معلوم ھی کہ نواب وقارالملک بہادر کے زمانہ سکرٹری شپ میں ایک رئیس نے اپنے بچہ کو انگلش ھوس سے صرف اس وجہ سے علحیدہ کر لیا تھا کہ اس ھوس کی لیڈی سپرنٹنڈنٹ اُس بچہ کے یونانی علاج کے مانع ھوئی تھیں— اس واقعہ سے مجھے صرف یہہ جتلانا مقصود ھی کہ جو والدین اپنے بچوں کو بصرف کثیر انگلش ھوس میں اس غرض سے داخل کرتے ھیں کہ وہ انگریزی طرز ماندو بود کے خوگر ھوجائیں اُن میں سے بھی بعض حضرات قدیم عادت سے متاثر ھو کر اپنی اولاد کے لیئے یونانی طریقہ علاج کو ترجیح دیتے ھیں — مربیان طلبا کی طرف سے جو مطبوعہ درخواست ھائے داخلہ ھیڈ ماسٹر صاحب کے دفتر میں وصول ھوتی ھیں اُن میں بموجب قاعدہ مروجہ اپنی اپنی پسند کے موافق طریقہ علاج کا اندراج بھی ھوتا ھی ان درخواستوں میں ایک تعداد کثیر ایسی ھوتی ھی جس میں صراحتاً یونانی علاج کی خواھش کی جاتی ھی — نیز مریض طلبا کے والدین اور مربیوں کی طرف سے بے شمار خطوط وصول ھوتے ھیں جن میں عموماً یہہ التجا ھوتی ھی کہ اُن کے مریض بچوں کو یونانی طریقہ علاج سے مستفید ھونے کا ضرور موقعہ دیا جائے — اس کے علاوہ ملک کے ھر حصہ میں خصوصاً مسلمان ریاستوں میں یونانی اطبا کا وجود ، عطاروں کی گرم بازاری اور یونانی

ادویہ کي کثرت سے فروخت بطور واقعہ کے اس بات کي بدیہي دلیل ھی کہ اس طریقہ علاج کي ھر جگھہ مانگ ھی اور ھمارے کالج میں آخرانھیں خصص ملک کے طلبا تعلیم پانے آتے ھیں — اور یہہ کیونکر ھوسکتا ھی کہ محض کالج کا داخلہ اُن کو وطني عادات اور جبلي رجحان طبائع سے معرا کردے — ان واقعات کو انکھوں سے دیکھتے ھوئے کیونکر تسلیم کیا جاسکتا ھی کہ یوناني طریقہ علاج کي مانگ نہیں ھی بلکہ بعض شوقین لوگوں کا شوق پورا کرنے کي خاطر اطبا اور یوناني دواخانوں کا وجود ملک میں ھی *

اگر کوئي یہہ دعویٰ کرے کہ دھلي ، لکھنؤ ، آگرہ ، الہ آباد ، بمبئي کلکتہ وغیرہ شہروں میں انگریزي شفاخانوں کے جاري ھونے کے بعد یوناني طریقہ علاج منسوخ ھوگیا ھی تو میں تحریک زیر بحث پر غور کرنے کے لیئے پوري طرح آمادہ ھوں — لیکن میرا ذاتي تجربہ اور مشاھدہ بڑے بڑے شہروں میں عموماً اور مسلمان ریاستوں میں خصوصا اس کے خلاف ھی — اور میں دیکھتا ھوں کہ یوناني طریقہ سے عقیدت دلوں پر بدستور قبضہ کیئے ھوئے ھی — منتظمین کالج کو البتہ یہہ اندیشہ بیشک ھوسکتا تھا کہ ایک ھي کالج میں دو طریقہ ھائے علاج کے اجرا سے ممکن ھی کہ باھمي رقابت اور کشمکش انتظام میں دشواریوں کا باعث ھو — مگر تجربہ سے یہہ اندیشہ بے بنیاد ثابت ھوا اور کالج کے ڈاکٹر و طبیب بفضلہ تعالي نہایت اتحاد اور ھم اھنگي کے ساتھہ طلباء کے علاج میں مصروف رھتے ھیں اور آج تک دونوں صیغوں کے یکجائي انتظام میں کسي قسم کي شکایت کا موقع نہ طلباء کو ملا نہ منتظمین کالج کو *

اس تمہید کے بعد میں ٹرسٹیان کالج کو اُن اعداد کي طرف توجہ دلاتا ھوں جو یوناني طریقہ علاج کے حق میں دلیل قطعي ھیں — صیغہ طبي کے شش سالہ ریکارڈ کے ملاحظہ سے ثابت ھی کہ یوناني شفاخانہ میں مریضوں کي اوسط حاضري روزانہ چالیس و پچاس کے درمیان ھی اور اس کے شش سالہ مصارف صیغہ طبي کا اوسط صرف ۱۲۵ ماھوار رھا ھی — یہہ اعداد نہ صرف اس صیغہ کي ضرورت کے موید ھیں بلکہ ساتھہ ھي یہہ بھي ثابت کرتے ھیں کہ یوناني طریقہ علاج نسبتاً بہت ارزان ھوتا ھی علاوہ طلبائے کالج و اسکول کے اسٹاف کے ممبر اور دفاتر کے عہدہ دار بکثرت اس طریقہ علاج سے مستفید ھوتے ھیں — اور باایں ھمہ ارزاني سینکڑوں

روپیہ کی یونانی ادویہ ان حضرات کے علاج میں کام آتی ھیں جن کی قیمت اُن سے وصول کرلی جاتی ھی - اس تفصیل سے انگریزی علاج کی تنقیص یا اُس پر کسی قسم کی تعریض مقصود میرا نہیں ھی بلکہ میں انگریزی طریقہ علاج کا بلکہ بعض حیثیت سے اُس کی فوقیت کا معترف ھوں مگر ساتھ‌ھی اُن واقعات‌سے چشم پوشی نہیں کی جاسکتی‌جو میں نے اوپر بیان کیئے ھیں *

یہہ روز مرہ کے واقعات ھیں کہ بعض مریض انگریزی علاج سے مایوس ھوکر یونانی طریقہ علاج سے شفایاب ھوتے ھیں اور بعض مریض اُس کے برعکس یونانی طریقہ علاج کو آزما چکنے کے بعد انگریزی طریقہ علاج سے چارہ جوئی کرتے ھیں *

اور ایسی صورت میں منتظمین کالج کی بڑی فرو گذاشت ھوتی اگر وہ ایک قسم کے رجحان‌والے طلبا کے علاج کا بندوبست کرتے اور دوسری قسم کی عادت والوں کی ضروریات کو پس پشت ڈال دیتے *

یہہ بالکل ایسی ھی تحریک ھے جیساکہ کوئی کالج میں انگریزی تعلیم کے ساتھہ فارسی اور عربی کے پرانے علوم سیکھنے پر وقت اور روپیہ صرف کرنے سے باز رھنے کی تحریک کرے *

اب رہا علاج یونانی کی وجہ سے مالیات کالج پر زائد بار پڑنے کا مسئلہ - صورت حال یہہ ھی کہ یونانی مطب قایم ھونے سے پہلے میڈیکل فیس ۸ آنہ فی طالب علم لی جاتی تھی — جب یونانی طریقہ علاج مروج ھوا تو اُس کی کفالت کے لیئے ۸ آنہ فیس علاج میں اضافہ ھوکر ایک روپیہ ماھوار میڈیکل فیس قرار پائی جو اب تک جاری ھی اس فیس سے جس قدر رقم جمع ھوتی ھی اُس سے انگریزی اور یونانی‌شفاخانے چل رھے ھیں اور مصارف آمدنی کے اندر ھیں کالج کے مالیات پر نہ ڈاکٹری طریقہ علاج کا کچھہ بار ھی نہ یونانی مطب کا — دونوں صیغوں کے واسطے فیس کی اپنی اپنی آمدنی ھے- بلکہ یونانی مطب کی وجہ سے فیس کا جو اضافہ ھوا تھا اُس کا بڑا حصہ بحالت موجودہ بھی انگریزی شفاخانہ کے کام میں آتا ھی کیونکہ شفاخانہ یونانی کے مصارف بوجہ کمی استاف و ارزانی روپیہ کے بمقابلہ شفاخانہ انگریزی کے بہت کم ھیں — خلاصہ کلام یہہ ھی کہ شفاخانہ یونانی کے

قیام کا کوئی بار براہ راست کالج کے مالیات پر نہیں پڑتا اور علاج کے دونوں صیغے بغیر خارجی امداد کے اپنی مقررہ آمدنی کی بدولت چل رہے ہیں *

علی گڈہ کالج مسلمہ طور پر مسلمانوں کا مخصوص انسٹی ٹیوشن ہی اور یہہ بھی واقعہ ہی کہ فن طب ہی ایک ایسا فن باقی رہ گیا ہی جو مسلمانوں سے مخصوص ہی اور جس پر مسلمان فخر کرسکتے ہیں۔ پس جس حالت میں کہ کالج کو کوئی رقم اپنے پاس سے خرچ نہ کرنی پڑتی ہو اور ایک معقول تعداد طلبا کی اس طریقہ علاج کے خواہشمند ہو اور یہہ فن مسلمانوں سے مخصوص رہا ہو تو اُس کا وجود اپنے قومی کالج سے خارج کرنا کسی طرح بھی جائز نہیں ہو سکتا ـــ خصوصاً جبکہ ملک میں مشرقی علوم و فنون کے زندہ رکھنے کی کوششیں ہورہی ہیں اور مجوزہ مسلم یونیورسٹی میں اورینٹل فیکلٹی کے قیام پر بہت کچھہ بجا طور پر اصرار کیا جارہاھی تو طب کے اس قدیم اور شریف فن کو مٹانے کی تحریک میں مربیان کالج کا حصہ لینا نہایت بے محل کارروائی ہی - موجودہ جنگ نے یورپین ادویات کو انتہا درجہ تک گراں کرکے ہمکو ایک اچھا سبق دیا ہی کہ ہمکو محض غیر ملکی علاج کے بھروسہ پر اپنے ملکی طریقہ علاج سے بالکل بے پروا نہ ہوجانا چاہیئے *

پس بلحاظ اس ملک کے قدیم معتمد علیہ اور مانوس طریقہ علاج ہونے کے اور بلحاظ ایک معتدبہ حصہ ملک کے رجحان خاطر کے اور بلحاظ اُس واقعی نفع کے جو مریض طلبا اور ساکنین کالج کی رجوعات سے ثابت ہی اور نیز اس وجہ سے کہ کالج پر براہ راست اس صیغہ کے علاج کا کوئی خاص بار نہیں ہی میں رزولیوشن مجوزہ سے اختلاف کرتاہوں *

اور انگریزی طریقہ علاج کے ساتھہ یونانی طریقہ علاج کا بھی طلبہ کے نفع اور صحت کی خاطر سے کالج میں بدستور قایم رکھنا نہایت ضروری سمجھتا ہوں *

کیفیت نسبت ہی ہفت دہم وہیژدہم

(پچاس فی صدی حاضری نماز و پچھتر فی صدی حاضری دینیات کو ترمیم کرکے قواعد مجریہ نواب محسن الملک بہادر کا اجرا)

اپنے ان دونوں رزولیوشن کی تائید میں مولوی محمد یعقوب صاحب محرک تحریر فرماتے ہیں کہ :ـــ

"اس میں ذرا شبہ نہیں کہ نماز ارکان اسلام میں سب سے زیادہ اعلیٰ اور مقدم ہی *

شعر

روز محشر کہ جانگداز بود * اولین پرسش نماز بود

اور منتظمان بورڈنگ ہوس کا یہہ سب سے مقدم اور ضروری فرض ہی کہ وہ اپنے اخلاق و مثال اور مواعظ حسنہ سے طلبہ کو نماز کی طرف متوجہ کریں - لیکن جبریہ ادائی فرائض کسی طرح شعایر اسلام میں داخل نہیں ہی اور پنجگانہ حاضری مسجد کی لازمی قرار دینا اور یونیورسٹی کے امتحانات میں پچاس فی صدی حاضری مسجد کی ضروری قرار دینا ایک ایسی سختی ہی جو طلبا کی تعلیم میں بہت بیجا رکاوٹیں پیدا کرے گی اور اس طریقہ کے اجرا سے طلبا کے دلوں میں بجائے نماز کا شوق پیدا ہونے کے اُس کی طرف سے نفرت پیدا ہونے کا قوی اندیشہ ہی- اس طرح پر کلاس و دینیات کی حاضری ۷۵ فیصدی قایم کرنا اور امتحانات یونیورسٹی و دیگر امتحانات کی شرکت کو اُس پر موقوف کرنا ایک ایسی شدید سختی ہے جو کسی طرح قابل برداشت نہیں ہوسکتی- بلاشبہ دینیات کے احکام کی تعلیم یعنی کورس کی اصلاح ایک نہایت ضروری کام ہی اور طلباء کے سامنے ایک ایسا اعلیٰ نمونہ تعلیم اسلام کا پیش کرانے کی ضرورت ہی جو بلاخوف کے رغبت دلی سے اُن کو مسجد اور کلاس دینیات کی طرف لے جائے - ایک عرصہ سے میری یہہ رائے ہی کہ کالج کلاسیز کے طالب علموں کو بجائے موجودہ دینیات کی کتابوں کے درس کی اسلام کے اعلیٰ اخلاق اور فلسفہ اسلام کی ایسی تعلیم دی جائے جو سنی اور شیعہ، مقلد اور غیر مقلد، احمدی اور وہابی کے فرقوں سے بالاتر ہو اور جس میں تمام مسلمان طلبا بلا لحاظ سنی و شیعہ کے شریک ہوسکیں - فقہ کے مسائل ضرور علحدہ علحدہ پڑھانے کی ضرورت ہی لیکن اُن کی تعلیم اسکول میں ختم ہوجانا چاھئے اور کالج کلاسوں میں اسلام کی وہ اعلیٰ اور ارفع تعلیم دینا چاھیئے جو فرقہ بندی کی اسپرٹ سے بالاتر ہو- اب وقت ہی کہ ٹرسٹیان کالج اس اہم مسئلہ کی طرف خاص طور پر توجہ فرمائیں اور بجائے جبریہ تعلیم کے اس قسم کی مذہبی تعلیم کا کالج میں انتظام فرمائیں جو خود طلبا کو مسخر کرلے — جبریہ اشاعت مذہب سے اسلام نے ہمیشہ احتراز کیا ہی" *

نوٹ آنریری سکرٹری :

— محرک صاحب کا یہہ فرمانا بیشک صحیح ہی کہ جبریہ اشاعت اسلام میں شرعاً جائز نہیں — مگر یہہ حکم غیر مسلم اقوام کے بارہ میں ہی - مسلمانوں کو اور خصوصاً مسلمان بچوں کو سات برس کی عمر سے نماز کی تائید کرنے اور دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے پر مارنے کا حکم ہی — حدیث شریف کے الفاظ یہہ ہیں :

مرو اولاد کم بالصلوۃ وھم ابناء سبع سنین و اضربو ھم علیھا و ھم ابناء عشر سنین وفرقو بینھم فی المضا جع *

ترجمہ : اپنی اولاد کو سات برس کی عمر میں نماز کا حکم دو اور دس برس کی عمر میں نماز نہ پڑھنے پر مارو اور اُن کی خوابگاہیں علحدہ کردو (مسلم و مسند امام احمد) *

(دوسری حدیث از بخاری شریف) عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلعم قال والذی نفسی بیدہ لقد ھممت ان امر بحطب یحطب ثم آمر بالصلوۃ فیوذن بھا ثم آمر رجلاً فیؤم الناس ثم اخالف الی رجال فاحرق علیھم بیوتھم *

ترجمہ: ابوھریرہ سے روایت ھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہی اُس ذات کی جس کے ھاتھہ میں میری جان ھی میں نے ارادہ کیا تھا کہ لکڑیاں جمع کی جائیں پھر نماز کا حکم دیا جائے اور اذان دی جائے پھر ایک آدمی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں (جب نماز کھڑی ھوجاوے) میں لوگوں کی طرف جاؤں اور اُن کے گھروں کو (جو جماعت میں شامل نہیں ھوئے) معہ اُن کے آگ لگادوں *

نیز بعض روایات میں تارک صلوۃ اشخاص سے میل جول ترک کرنے کا بھی حکم ہی - اور نماز کی تائید میں جس قدر آیات کلام مجید میں آئی ھیں دوسری کسی عبادت کے لیئے نہیں آئیں — نماز مرتے دم تک کسی حالت میں معاف نہیں کی گئی — پانی نہ ھو تو

تھم سے ؛ کھڑے ہوکر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر ، لیٹ کر اور بالآخر اشارہ سے ادا کرے - کسی حالت میں اس کی ترک کی اجازت نہیں دی گئی — ایسی حالت میں جب کہ منتظمین کالج نے طلبا کی مذہبی تربیت اور مذہبی تعلیم کی ذمہ داری قبول کی ہی تو سب سے زیادہ اس رکن کی جو اسلام میں سب سے زیادہ مقدم ہی تاکید اور ترغیب و ترہیب ہونی ضروری اور لازمی ہی — نماز کی تاکید سے نہ صرف مذہبی تلقین کا فائدہ ہی بلکہ پابندی اوقات، اجتماع قومی اور نیز کام کرتے کرتے جو طبایع اُکتا جاتی ہیں اُن کو دماغ کے آرام دینے اور وضو اور نماز سے از سرنو تازہ دم ہو ہوکر دوبارہ کام میں مشغول ہونے کا پورا موقع ملتا ہی — نیز نمازی کو صفائی، پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنے کا التزاما زیادہ موقع ہوتا ہی — جو صحت انسانی کے لیئے نہایت ضروری اور لازمی چیزیں ہیں — پانچوں وقت ایک آواز (اذان) پر سب کا جمع ہونا ایک امام کی آواز پر رکوع سجود ادا کرنا تسہلن اور ہر قسم کا انتظام قایم کرنے کے لیئے اُن کو پورے طور پر امادہ اور اس قابل بنا دیتا ہی کہ تمام اجتماعی امور باحسن وجوہ انجام دے سکیں — اس لیئے میرے نزدیک نماز کی پابندی نہ صرف مذہبی پابندی ہی بلکہ کامل تسہلن کا ایک بہترین قابل تقلید نمونہ ہی — چونکہ کالج کے طلبا عموماً سمجھدار اور قومی درد رکھنے والے ہوتے ہیں — اس لیئے اُن سے توقع کی جاسکتی ہی کہ وہ نماز جماعت کی حاضری کو جو قومیت کی روح پیدا کرنے کا اور آپس میں الفت و محبت اور تبادلہ خیالات اور دوسرے ہر قسم کے نیک و بد حالات کے معلوم کرنے کا موقع دیتی ہی کبھی بہ نظر استکراہ نہ دیکھینگے اور اُس کو سچے مسلمانوں کی طرح خوشی اور خندہ پیشانی سے منظور کرینگے - ایسے ضروری اور مفید امر کے لیئے جو دین اور دنیا میں کار آمد ہو بجاس فی صدی حاضری کی پابندی سختی سے تعبیر نہیں کی جاسکتی - چونکہ کالج میں آنے اور مصارف برداشت کرنے کا مقصد اعلی امتحانات یونیورسٹی کی تیاری ہی ، اس لیئے محض اس خیال سے کہ طلبا سمجھیں کہ نماز اس سے بھی زیادہ ضروری اور مقدم چیز ہی، اُس کی حاضری کی قید لگانا اُن کو اُن کے سب سے اعلی اور ضروری فرض کی طرف رہبری کرنا ہی جو کسی طرح غیر مناسب معلوم نہیں ہوتا *

تعلیم دینیات کے بارہ میں محمدن ایجوکیشنل کانفرنس لاہور منعقدہ سنہ ۱۸۹۸ع کے موقع پر ماریسن صاحب کی اسپیچ قابل توجہ ہی جنہوں نے تعلیم دینیات کا رزولیوشن پیش کرتے ہوئے مثالاً اپنی تعلیم کا حال یوں بیان کیا تھا کہ:—

" میں نے ایک بہت بڑے اسکول ویسٹ منسٹر میں تعلیم پائی ہی- وہاں یہہ قاعدہ تھا کہ بورڈر چھہ بجے اُٹھہ کر آدہ گھنٹہ تک مذہبی فرائض ادا کرتے تھے اور پھر ڈیڑہ بجے ایک بہت بڑے دالان میں ایک طالب علم کے پیچھے عبادت کرتے تھے اور چھٹی سے پیشتر ایک بجے اور کے بعد کوئی تین بجے پھر نماز پڑھی جاتی تھی اور آخر کو پانچ بجے عبادت کرتے تھے اور* بورڈنگ ہوس میں ۹ و ۱۰ بجے رات کو سونے سے پیشتر پھر نماز پڑھتے تھے — وہاں یہہ قاعدہ تھا کہ ہر جماعت میں بائیبل پڑھنی ہوتی تھی (انگریزی میں یا گریک میں) اور اُس کے ساتھہ تفسیر ہوتی تھی اور ایک کتاب دینیات کی ہوتی تھی - جب میں نے انٹرنس پاس کیا اور کیمبرج میں داخل ہوا تو وہاں ہر کالج میں ایک گرجا ہوتا ہی - اور ہر طالب علم کا فرض ہی کہ مذہبی فرائض ادا کرے اور ہر روز دن میں ایک مرتبہ اور اتوار کو دو دفعہ - وہاں سب سے اول ایک امتحان دینا ہوتا ہی جس میں ایک تہائی حصہ مذہبی تعلیم کا ہوتا ہی — اس امتحان میں انجیل یونانی زبان میں ہوتی ہی - **اور جب تک یہہ امتحان نہیں پاس کرلیا جاتا کسی کو ڈگری نہیں ملتی** " *

یہہ نمونہ ہی اُن مدارس میں تعلیم و تربیت مذہبی کا جن کے نمونہ پر ہمارا کالج چل رہا ہی — پس جب ایک کرسچین اسکول و کالج میں اس قدر پابندی نماز اور عبادت کی کی جاتی ہی تو مسلمانوں کا کالج بہت زیادہ مستحق ہی کہ اُس میں خدائے واحد کی پرستش کے لیئے اُس سے زیادہ نہیں تو کم اہتمام بھی نہیں ہونا چاہیئے *

تعلیم دینیات اور نماز کی پابندی کی غرض سے جو قاعدہ بنایا گیا ہی اُس کا کوئی مخالف اثر اُن طلبا پر نہیں پڑتا جو پہلے ہی سے تعلیم دینیات کی طرف متوجہ ہیں اور جو نماز کے ہمیشہ سے عادی ہیں- تعزیری قانون صرف اُن لوگوں کو ناگوار ہوتا ہی جو اُس قانون کی منشاء کی خلاف ورزی کے عادی ہوتے ہیں — اب سوال یہہ ہی کہ جو طلبا

نہ تو دینیات کی تعلیم کے وقت باقاعدہ حاضر رہتے ہیں اور نہ نماز کے عادی ہیں اُن کی اصلاح کی ضرورت ہی یا نہیں - اگر کالج طلبا کی دینی تعلیم و تربیت کا ذمہ دار نہیں ہی تب تو بیشک کسی قسم کے قواعد کی ضرورت نہیں - لیکن اگر منتظمین کالج طلبا کی دینی تعلیم و تربیت کے بھی ذمہ دار ہیں اور ضرور ہیں تو آخر اس کی کیا وجہ ہی کہ الہ‌آباد یونیورسٹی کے مقررہ نصاب کی تعلیم میں ۷۵ فیصدی سے کم حاضری امتحان سے محروم رکھنے کی تو کافی وجہ تسلیم اور بسرو چشم قبول مگر دینی تعلیم اور فرائض الہی کی اُسی قدر فروگذاشت پراگر امتحان سے محروم کیئے جانے کا وہی قاعدہ بنایا جاتا ہی تو وہ قابل اعتراض - انگریزی، تاریخ یا فارسی یا ریاضی کے گھنٹوں میں سال بھر مقررہ حاضری پوری نہ ہونے کی صورت میں یونیورسٹی کا قاعدہ محرومی از شرکت امتحان قابل اعتراض نہیں تو دینیات کی تعلیم کے متعلق یہی اُس قاعدہ کے اجرا کی مخالفت کے اُس کے سوا اور کیا معنی ہوسکتے ہیں کہ تعلیم دینیات کی اُس قدر اہمیت تسلیم نہیں جتنی اور مضامین کی تعلیم کی مسلم ہی - اگر یہی بات ہی تو تاویلات سے کیا فائدہ جرات کے ساتھہ کہدینا چاہیئے کہ ہم کو تعلیم دینیات کی اتنی ضرورت نہیں ہی- ورنہ اِس کے کچھہ معنی نہیں کہ دو مضامین کی تعلیم کی اہمیت تو یکساں ہو مگر ایک مضمون کی بے توجہی کرنے پر جو سزا مقرر ہی وہ دوسرے مضمون کی طرف سے لاپروائی کرنے پر روا نہ رکھی جاے - رہا نماز کی حاضریوں کی قید سے طلبا کے دل میں نماز سے نفرت پیدا ہوجانے کا خوف تو کیا یہہ فرضی خوف (جس کی کوئی نظیر سامنے نہیں ہی) کافی وجہ ہی کہ طلبا کو نماز کی پابندی کے لیئے ایسے قاعدہ کے ماتحت نہ رکھا جاوے جو تنہا ذریعہ ہو طلبا کو نماز کی طرف متوجہ کرنے کا - اگر کسی مسلمان کا سچ مچ یہہ عقیدہ ہی کہ ارکان اسلام میں سے نماز سب سے اعلی اور مقدم رکن ہی اور اگر اُس کو حقیقت میں یقین ہی کہ (روز محشر کہ جانگداز بود اولین پرسش نماز بود) اور اس اعتراف سے یہہ مراد نہیں کہ پنچوں کا کہنا سر آنکھوں پر مگر پرنالہ یہیں گرے گا تو کم سے کم یہہ ہرگز سمجھہ میں نہیں آتا کہ ایسا مسلمان اس مقدم فرض کے مسلسل ترک پر اُس پاداش کو کیونکر ناگوار قرار دیسکتا ہی جو اُس سے بہت کم اہم فرض سے غفلت کرنے کی مقررہ پاداش ہی *

یہہ ایک بالکل بدیہی معاملہ ہی کہ سال بھر میں نصف نمازیں ترک کرنا ایک سمجھدار مسلمان نوجوان کا سب سے بڑا گناہ ہی؛ یا دوران تعلیم ریاضی یا فارسی یا عربی میں ۷۵ فیصدی سے کم حاضری زیادہ قابل مواخذہ ہی – میں اپنے اُن معزز احباب کا بہت شکر گذار ہوں گا جو مجھے نمونہ کے طور پر کوئی ایسا رسالہ یا تصنیف یا مضمون عنایت فرمائینگے جس کا مجرد مطالعہ ایک عادی بے نماز کو بانماز بنادے —
اگر یہہ تجربہ صحیح ثابت ہوجاوے تو بیشک اُس صورت میں میرے نزدیک پھر طلبا کو نماز کا عادی بنانے کے لیئے محرومی امتحان کی شرط کی ضرورت باقی نہ رہیگی اور یہہ جو کہا جاتا ہی کہ نواب محسن الملک بہادر کے زمانہ کے قواعد متعلق صیغہ دینیات کا اجرا کافی ہی میں ذیل میں اُن قواعد کا اقتباس درج کرتا ہوں – اگر ان قواعد کی پابندی حقیقت میں مقصود تھی اور ہے تو اُن میں اور جدید قاعدہ میں چنداں تفاوت نہیں معلوم ہوتا۔ لیکن اگر سابقہ قواعد کی اچنک سے طلبا کا مستفید ہوسکنا اُن قواعد کا مرغوب طبع مابہ الامتیاز ہی تو پھر کچھہ زیادہ کہنے سننے کی ضرورت نہیں ہی — میرا عقیدہ یہہ ہی کہ سب کو ایک وقت خدا کے حضور میں حاضر ہو کر اپنے اعمال کی جواب دہی کرنی ہوگی اور اس مطالبہ کا بھی جواب دینا ہوگا کہ وہ فرض الہی جس کی بابت اچھی طرح سب کو معلوم تھا کہ (اولین پرسش نماز بود) اُس کے تحفظ کے لیئے کیا موثر تدبیر اختیار کی گئی تھی " *

خلاصہ قواعد دینیات مرتبہ نواب محسن الملک بہادر

(۱) " سالانہ و ششماہی امتحانات میں امتحان دینیات کی کامیابی کے بغیر ترقی نہ دی جائے اور جب تک اُسی امتحان میں کامیاب نہ ہوں ترقی نہ دیجائے بلکہ اُسی وقت تک اُسی کلاس میں رکھے جائیں جس کا امتحان دیا تھا " *

(۲) "کالج میں جو ایوننگ پارٹیاں دی جاتی ہیں اُن میں ہمیشہ اس بات کا لحاظ رکھا جائے کہ اُن کے اثناء میں مغرب کا وقت نہ آنے پاوے اور اگر نماز مغرب کا وقت آجائے تو تمام مسلمان بلا استثنا مغرب کی نماز ادا کریں" *

(۳) " نماز با جماعت ادا کرنے کی پوری تائید ہونی چاہئے اور یہہ لازم کرنا چاہیئے کہ طلبہ منجملہ پانچ وقت کے اکثر اوقات میں نماز باجماعت ادا کریں " *

(۴) " افسران بورڈنگ ہوس کو اس بات کی پوری ہدایت ہونی چاہیئے کہ لڑکے صبح کو ایسے وقت بیدار ہوں کہ صبح کی نماز وقت پر ادا کر سکیں " *

بہر حال نماز کی پابندی کا کافی انتظام ہونا نہ ہونا ایک دینی معاملہ ہی — اور دینیات کلاس کی حاضری کی قید اُس سے زیادہ نہیں جو اور مضامین کے لیئے پہلے سے مقرر ہی - لہذا بوجوہ مندرجہ بالا نہایت زور سے میں اس رزولیوشن سے اختلاف کرتا ہوں اور اس تحریک کو اُس ذمہ داری سے متناقض سمجھتا ہوں جو ٹرسٹیان کالج پر بحیثیت منتظمین کالج عاید ہی *

۳ ہفتم نسبت مدفوزدہم

(کمیٹی ہائے ترتیب دہندہ نصاب تعلیم دینیات سنی و شیعہ سے مولوی سید سلیمان اشرف صاحب و مولوی فدا حسین صاحب کا نام خارج کرنا اور اُن کے بجائے نواب سید علی حسن خاں صاحب صفی الدولہ و مولوی غلام الحسنین صاحب کا تقرر) *

اس رزولیوشن کی بابت محرک صاحب نے تحریر فرمایا ہی کہ " اُن دونوں صاحبوں کے متعلق زیادہ عرض کرنے کی ضرورت نہیں ہی - صرف اس قدر کافی ہی کہ گذشتہ سال ان حضرات کی ناعاقبت اندیشی کی وجہ سے کالج کی بنیادیں تقریباً متزلزل ہوگئی تھی — ایسے حضرات کو کالج کی تعلیم دینیات کی کمیٹی مرتب نصاب میں داخل کرنا نہایت خطر ناک ہی - بجائے ان حضرات کے جناب مولوی غلام الحسنین صاحب کا نام کمیٹی نصاب شیعہ میں اور نواب سید علی حسن صاحب کا نام کمیٹی دینیات سنی میں شامل کیا جائے " *

نوٹ آنریری سکرٹری :

ان دونوں کمیٹیوں میں مولانا سید سلیمان اشرف صاحب اور مولانا فدا حسین صاحب کو اس لیئے شامل کیا گیا ہی که وہ کالج کے دینیات اسٹاف کے ممبر ہیں ، وسیع النظر اور " تجربه کار ہیں ، کالج کی ضروریات سے واقف ہیں اور خاص علیگدہ میں قیام فرما ہیں۔ ہردو کمیٹی کو عملی طور پر بروقت عمدہ مدد دے سکتے ہیں - اس لیئے اُن کا ممبر کمیٹی ہونا ضروری ہی - اس کے علاوہ جب تک یہه حضرات کالج اسٹاف کے ممبر ہیں اُن پر پورا اعتماد اور بھروسہ نہ کرنا کام کی ابتری کا باعث ہوگا اور اسٹاف کے ممبروں پر عدم اعتماد کا علم طلبه کے اخلاق و عادات پر بھی اثر ڈالے بغیر نہیں رہ سکتا — جس گذشته خطرہ کی طرف معزز محرک نے اشارہ کیا ہی وہ محض ایک اتفاقی امر تھا اور اس تحریک سے کسی طرح متعلق نہیں ہوسکتا — اس لیئے که مولوی سلیمان اشرف صاحب سنی کمیٹی کے ممبر ہیں اور مولوی فدا حسین صاحب شیعه نصاب کمیٹی کے ممبر ہیں - لہذا دونوں کے کام کا حیز جدا جدا ہی - اور ان دونوں کمیٹیوں میں ان حضرات کے علاوہ اور بھی کئی ثقه علما شریک ہیں - اگر یہه مان لیا جائے که یہه حضرات ان کمیٹیوں کے ممبر ہونے کی قابلیت نہیں رکھتے تو ساتھه ہی یہه تسلیم کر لینا لازمی ہوگا که یہه دینیات کی تعلیم بھی دینے کے قابل نہیں جو ممبری کمیٹی سے بہت زیادہ اہم کام ہی حالانکه ایسا باور کرنے کے کوئی وجوہ نہیں ہیں *

دوسرے دو نام جو معزز محرک نے پیش کیئے ہیں میں اُن حضرات کی قابلیت اور اہلیت کا معترف ہوں- مگر سوال یہه ہی که آیا یہه حضرات آسانی سے وقتاً فوقتاً شریک جلسه ہوسکینگے یا نہیں اگر شریک ہوا کریں تو چشم ما روشن دل ما شاد ؟ اور کیا چاہیئے - لیکن ایسا نہوسکنے کی صورت میں ناموں کو محض زینت فہرست کے طور پر کام میں لانے سے کوئی عملی فائدہ نہیں ہوسکتا — اس کے علاوہ سنڈیکیٹ نے اپنے اجلاس میں کافی غور و بحث اور تبادله خیالات کے بعد یہه ممبر منتخب کیئے ہیں اور سنڈیکیٹ کی منظور شدہ تجاویز پر اگر ایسے معاملات کے متعلق اختلافی تحریکات کو روا رکھا جائے گا تو سنڈیکیٹ کی کارروائی محض برائے نام رہ جائیگی *

اس لحاظ سے میری رائے میں سنڈیکیٹ کے اس فیصلہ میں مجوزہ ترمیم مناسب نہیں *

کیفیت قسمت ۵۸ بستم

(کمیٹی مرتب کنندہ نصاب سنی دینیات میں بجائے مولوی محمد مقتدیٰ خاں صاحب شروانی کے حکیم حاذق الملک بہادر کا نام داخل کرنا)

محرک صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ " میری رائے میں اصلاح نصاب کے واسطے جناب حکیم صاحب نہایت مفید ثابت ہوں گے اُن کا اس سبب سے کمیٹی میں شامل ہونا نہایت ضروری ہے " *

نوٹ آنریری سکرٹری :

میں جناب حکیم حاذق الملک بہادر کی شرکت نہایت خوشی سے بلکہ شکریہ کے ساتھ قبول کرنے پر آمادہ ہوں بشرطیکہ جناب ممدوح ترتیب نصاب میں امداد کا وعدہ فرمائیں ورنہ جناب موصوف حال میں جب کالج سنڈیکیٹ کے دوبارہ ممبر منتخب ہوئے تو اُنہوں نے تحریری معذرت فرمائی تھی کہ مجھے اپنے روزمرہ کے معمولی اشغال سے اتنی فرصت نہیں کہ میں سنڈیکیٹ کے جلسوں میں حصہ لے سکوں — ایسی صورت میں ترتیب نصاب کے اہم کام کے لیئے جناب حکیم صاحب کو فرصت کا ملنا غیر معمولی توقع ہے - لہذا میری رائے ہے کہ نظر بحالات سنڈیکیٹ کی تجویز بدستور قایم رہے اُس میں کسی ترمیم کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی - سنڈیکیٹ نے کافی تجربہ کی بنا پر ممبروں کے نام تجویز کئے ہیں *

کیفیت قسمت ۵۸ بست و یکم

(دینیات کلاس کی غیر حاضری ۷۵ فی صدی اور نماز کی غیر حاضری پر امتحانات سے روکا جانا)

یہہ مد مولانا سید ناظر احمد صاحب نے حسب ذیل الفاظ میں پیش کی ہے — جناب ممدوح تحریر فرماتے ہیں کہ کالج کے امتحانات کے لیئے دینیات کے گھنٹے کی حاضری ۷۵ فی صدی اور نماز کی ۵۰ فی صدی لازمی رکھی گئی ہے جن طلبہ کی اس سے کم حاضری ہوگی وہ شریک امتحان نہ ہوسکینگے — دنیات کے گھنٹوں کی حاضری

کے لیئے بھی شرایط ہونا درست هی جو اور مضامین کے گھنٹوں کے لیئے هی — البته نماز کی حاضری کم ہونے پر شرکت امتحان سے محروم کر دینا بہت زیادہ سخت هی جس کی نظیر کسی عربی مدرسه میں بھی نہیں هی اور مدرسۃالعلوم کے لیئے سراسر تصنع هی — اس جبریه عبادت کا نتیجه یہه ممکن هی که نماز سے نفرت هو جائے — اس لیئے شرکت امتحان کے لیئے نماز کی حاضری کی شرط نه رکھی جائے اور سنڈیکیٹ کی یہه تجویز نامنظور کی جائے *

نوٹ آنریری سکرتری :

اس بارہ میں مد ہشتدہم و هیزدہم میں مفصل بحث هوچکی هی وہ ملاحظہ فرمائی جاوے جس سے یہه ثابت هی که شرع شریف میں نماز کے لیئے جبر کی تاکید هی — چنانچہ پیشتر سے کالج میں ایسے قاعدے مروج رہے هیں - سزا خواہ کسی قسم کی هو جبر هی — لہذا جرمانه کی سزا بھی جبر سے خالی نہیں - مگر چونکه اس سزا کا اثر صرف والدین پر پڑتا هی اس لیئے یہه سزا نا کافی ثابت هوئی — افسوس هی که دنیاوی مصالح کے اعتبار سے اس اهم فرض کی غفلت پر چشم پوشی هوتی رهی هی اور اس قسم کے مصالح دینی امور میں مانع ہونے کی وجه سے طبقه علما کا تحریک جدید سے اجتناب رہا جو طرفین کے حق میں مضر ثابت ہوا - جناب مولانا عبدالباری صاحب فرنگی محلی نے مسلم یونیورسٹی و کالج کے معاملات میں اپنی شرکت اس شرط سے منظور کی هی که امور دینی کے تحفظ کا میں اُن کو کافی اطمینان دلادوں — ایک طرف علماے دین مجھسے کالج میں تحفظ امور دین کی ضمانت چاهتے هیں — اور اس کے ساتھه هی خدا کے سامنے پوری ذمه داری هی - لہذا اگر دینی معاملات میں سہل انکاری روا رکھنے کی پالیسی منظور هی تو کم سے کم میں تو اس ذمه‌داری کا بوجهه اُٹھانے کے لیئے تیار نہیں هوں گا - اور اگر ایسا ہوا تو میں خود کو کالج میں دینی امور کی نگرانی سے بری الذمه سمجھونگا *

کیفیت فہرست مد بستم و دوم

(غربی دروازہ سر سید کورٹ کا نواب حاجی محمد اسحاق خاں صاحب آنریری سکرتری کے نام سے موسوم کرنا)

چونکه سرسید کورٹ کا اصلی دروازہ وہ صدر دروازہ هی جو اب بملاحظہ کی

ترستیان کالج "وکٹوریہ گیٹ" کے نام سے موسوم هی اوراگر مسجد کی ضرورت سے اس دروازہ کی ضرورت نہ هوتی جو اس رزولیشن میں زیر بحث هی تو انتظاماً اس دروازہ کا وجود هی نہ هوتا — لہذا یہہ دروازہ درحقیقت مسجد کا صدر دروازہ هی - اس لیئے اس کا کسی کے نام سے موسوم هونا میں کسی طرح مناسب نہیں سمجھتا اور حاجی صاحب نے مجھہ نا چیز کے بارہ میں جو مخلصانہ تحریک پیش کی هی اُس کا شکریہ ادا کرتے هوئے میں اپنی طرف سے یہہ ترمیم پیش کرتا هوں کہ اس دروازہ کا نام باب المسجد یا باب الرحمتہ رکھا جائے جو مسجد کے دوسرے دروازوں کے ناموں یعنی باب العبادۃ اور باب الزیارۃ سے ملتا هوا نام هی *

کیفیت قسمت مد بست و سوم

(فرگوسن کالج و بنارس کالج و تی اے وی کالجوں کے معائنہ کے لیئے کسی کمیشن کو بهیجنا) *

نوٹ آنریری سکرٹری :

یہہ تینوں کالج جن کے معائنہ کرانے اور رپورٹ طلب کرنے کی معزز محرک صاحب نے رائے دی هی همارے کالج سے مختلف اُصولوں پر قایم کیئے گئے هیں — هر انسٹیٹیوشن کے بانی کے ایک خاص مقصد پیش نظر هوتا هی اور وہ اپنی مختص الوقت اور مختص القوم ضروریات پیش نظر رکھکر ایک انسٹیٹیوشن کی بنیاد ڈالا کرتا هی — همارے کالج کا بنیادی پتهر رکھتے وقت اس کے محترم بانی کا جو مقصد تها وہ سب صاحبوں کو معلوم هی اور جن اُصولوں کی انہوں نے پیروی کی اور جو طرز عمل اُنہوں نے اختیار کیا اس کے دیکھنے اور جاننے والے سیکڑوں حضرات ابهی زندہ موجود هیں — اس کے علاوہ جبتک هماری قوم میں ایسا هی ضبط نفس اور ایثار کا مادہ پیدا نہ هوجائے جو برائے نام رقوم پر انسٹیٹیوشن کی خدمات پر آمادہ اور مستعد کرسکے اُس وقت تک اُن کی تقلید کرنا اور موجودہ طریقہ عمل کو بدلنا اور اُن اصولوں میں جن پر اس وقت تک کالج چلا اور چل رہا هی تغیر و تبدل کرنا نہ صرف غیر مفید اور قبل از وقت معلوم هوتا هی بلکہ اُس سے کالج کا مقصد فوت هوجانے کا

اندیشہ ھی – خصوصا جبکہ چالیس برس کے تجربہ نے ثابت کردیا ھی
کہ جن اصولوں پر یہہ کالج چلایا گیا ھی وہ نہایت سود مند اور قوم کی
بہبود اور کالج کی شہرت و عظمت کا ذریعہ ثابت ھوئے – لہذا اس قسم
کا تغیر تجویز کرنے سے پیشتر جملہ حالات جن پر اس کالج کی بنیاد ڈالی
گئی ھی اچھی طرح سے سمجھنے کی ضرورت ھی اور محض یہہ واقعہ کہ
دوسرے کالج یا اس قسم کے انسٹیٹیوشن اس سے مختلف اصول پر چلائے
جارھے ھیں کسی طرح اس امر کو مستلزم نہیں ھی کہ یہہ کالج بھی
اُنہیں اصول پر چلایا جاوے– اول آپ اپنے اصول بدل دیجئے، قانون بدل
دیجئے جس میں وہ سب اصول درج ھیں اُس کے بعد طریق عمل بدلنے کا
اختیار ھوگا– علاوہ اس کے ھرگز قرین مصلحت نہیں ھی کہ ایک درسگاہ جو
چالیس سال سے کامیابی کے ساتھہ ایک روش پر چلائی جارھی ھی اُس
کے طرز انتظام میں یک لخت انقلاب پیدا کردیا جاوے – اس کہنے سے
میرا یہہ مطلب نہیں ھی کہ جن اصول پر مذکورہ بالا دوسرے کالج چلائے
جارھے ھیں مناسب یا عمدہ نہیں ھیں بلکہ میں اُن درسگاھوں کی دل
سے قدر کرتا ھوں اور دل سے خواھش کرتا ھوں کہ ھماری قوم میں بھی
اسی قسم کے لوگ پیدا ھوجائیں کہ جو نہایت صبر و قناعت کے ساتھہ
قلیل معاوضہ پر اپنی خدمات قوم کے سپرد کرکے اپنی زندگی آسانی سے
قوم کی خدمت میں بسر کرسکیں – لیکن جب تک ایسے اشخاص پیدا
نہوں اُس وقت تک اُن کی تقلید کا خیال بے محل ھی – اگر قوم کو
اتنا احساس ھوگیا ھی تو کوئی مشکل نہیں ھی کہ اول ایک بطور نمونہ
کے چھوٹا سا نیا کالج اُن اصولوں پر قایم کرکے دنیا کو دکھایا جاوے کہ وہ
بھی اُن قوموں سے پیچھے نہیں جو دوسرے کالجوں کو چلارھے ھیں – لیکن
بغیر تجربہ کیئے ھوئے بنے بنائے عظیم‌الشان انسٹیٹیوشن کو معرض امتحان
میں مبتلا کرنا خطرہ سے خالی نہیں —— ھاں اس سفر سے اگر صرف
اعداد اور رقوم مصارف معلوم کرنا مقصود ھی تو اول تو یونیورسٹی کیلنڈروں
سے بہت سی مطلوبہ معلومات بہم پہنچ سکتی ھیں اور اُن کے علاوہ اور
جن جن حالات کا دریافت کرنا مقصود ھو اُنہیں درسگاھوں کے منتظمین
سے بذریعہ تحریر دریافت کیئے جاسکتے ھیں اور ھرگز یہہ اندیشہ نہیں
ھی کہ حضرات منتظمین استفسارات کا جواب دینے سے دریغ فرمائینگے –
ان وجوہ سے میں کسی ایک یا زیادہ عہدہ داروں کو سفر تحقیقات کی

زجنت دینا اور اس سفر کے مصارف کا بار کالج پر ڈالنا غیر ضروري سمجھتا هوں اور اس تجویز سے اختلاف کرتا هوں *

کیفیت نسبت مد بست و چہارم

(مرمت کي مختلف مدات میں ایک کي بچت دوسري میں صرف کرنا)

نوٹ آنریري سکرٹري :

عام مدات کي نسبت دفعہ $\frac{78}{14}$ موجود هی - اس کے مطابق مد مرمت کي بچت کا روپیہ آنریري سکرٹري صاحب بمنظوري سنڈیکیٹ دوسري مد میں بشرط ضرورت منتقل کرسکتے هیں - لیکن بجٹ میں مرمت کي صرف ایک مد هي اور اس کے اندر جس قدر مرمتیں مختلف عمارتوں کي هیں وہ سب شامل هیں - لہذا اگر ایک عمارت کي مرمت کا بچا هوا روپیہ ضرورتا دوسري عمارت کي مرمت پر صرف هوجاے تو سواے نفع کے کوئي نقصان معلوم نہیں هوتا - خصوصا جبکہ ایک مضبوط کمیٹي اس امر کي جانچ کے لیئے موجود هی کہ جس مرمت پر روپیہ لگایا جائیگا وہ ضروري هی یا نہیں - لہذا میں کوئي وجہ نہیں پاتا کہ اس قسم کي قید مرمتوں کے متعلق عاید کي جاے - اور کوئي ایسي پابندي لازم کردي جاے جس سے نفع تو مطلق نہو اور نقصان کا اندیشہ هو *

کیفیت نسبت مد بست و پنجم

(عمارات جدید کي ماهواري رپورٹ سنڈیکیٹ میں پیش هونا - انجنیر صاحب کا معائنہ روزانہ - ممبر صاحب انچارج کا معائنہ هونا - کتاب کا سنڈیکیٹ میں پیش هونا) *

نوٹ آنریري سکرٹري :

اس تحریک کا حصہ اول بائي لاز کمیٹي تعمیرات کي دفعہ ۲ میں داخل هی اور باقي حصص کي بابت کمیٹي تعمیرات خود قاعدہ بناسکتي هی — اس لیئے اس کا بجٹ میٹنگ میں پیش کرنا ضروري نہیں معلوم هوتا — بائي لاز میں اس قسم کا اضافہ کافي هی — اگر کمیٹي کسي دفعہ کے اضافہ کي ضرورت سمجھتي هی تو وہ سنڈیکیٹ کي پیشي اور منظوري کے بعد ترسٹي صاحبان کے سامنے پیش کردیئے جائینگے *

دفعہ ۲ کا خلاصہ یہہ ھی کہ اُس کي (کمیٹي تعمیرات کي) کارروائي باضابطہ تحریر میں آئیگي اور نقل اُس کي بغرض اطلاع یا منظوري کے معرفت آنریري سکرٹري کالج سنڈیکیٹ میں پیش ہوا کرے گي- اور ھر ماہ کا خرچ معہ تفصیل کام کے آنا چاھیئے *

کیفیت نسبت مد بست و ششم

(تقرر مسٹر عبدالمجید صاحب قریشي بجاے بابو جادو چندر صاحب چکرورتي اسسٹنٹ پروفیسر مستعفي جس کو سنڈیکیٹ نے افسوس کے ساتھہ منظور کرلیا) *

نوٹ آنریري سکرٹري :

بابو جادو چندر صاحب چکرورتي نے کبر سني کي وجہ سے استعفا دیدیا اور اُن کي بجاے سنڈیکیٹ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۱۵ ع میں حسب سفارش پرنسپل صاحب کالج مسٹر عبدالمجید صاحب قریشي کا تقرر منظور کیا ھی – اور مقدار اضافہ تنخواہ مسٹر عبدالمجید صاحب کو آنریري سکرٹري اور پرنسپل صاحب کے مشورہ پر محول کردیا ھی جو بعد میں تجویز ھوگا – اُمید ھی کہ ترسٹي صاحبان بھي اس تقرر کو منظور فرمائینگے *

کیفیت نسبت مد بست و ھفتم

(انتخاب مکرر مسٹر محمد علي صاحب آنسن بر عہدہ ترسٹي)

مسٹر محمد علي صاحب اولڈ بوائز ایسوسي ایشن کي طرف سے میعادي ترسٹي تھے اُن کي میعاد مارچ سنہ ۱۹۱۵ ع کو ختم ھوگئي تھي، اس لیئے ایسوسي ایشن مذکور نے دوبارہ اُن کو پانچ سال کے لیئے من ابتداے اپریل سنہ ۱۹۱۵ ع لغایت ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۲۰ ع منتخب کیا اور باضابطہ اطلاع دي – یہہ مد اطلاعاً درج کیا گیا ھی *

خاکسار

محمد اسحاق خاں عفي اللہ عنہ

آنریري سکرٹري

اوب ۱۰ - ۱۸

کاغذ نمبر ۳

ووٹ تحریری پراکسی بموجب قاعدہ (۳۲) قواعد و قوانین ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم بابت اُن تحریکوں کے جو ۱۱ جولائی سنہ 1915ع کی بجٹ میٹنگ میں پیش ہونگے

التماس آنریری سکرٹری

ٹرسٹی صاحبوں کو چاہیئے کہ بمقابل ہر مد کے اپنی راے نسبت منظوری یا نامنظوری کے تحریر فرماکر اور اُس پر دستخط ثبت فرماکر اس کاغذ کو تاریخ مقررہ اجلاس سے ۲۰ دن پہلے یا اُس سے پیشتر آنریری سکرٹری صاحب کے پاس واپس فرمائیں - نیز اجلاس میں بھی تشریف لاکر شریک ہوں *

(دستخط) محمد مزمل اللہ خاں
آنریری سکرٹری

مد اول

منظوري بجٹ ۱۶-۱۹۱۵ ع جس طرح پر که وه مرتب هوکر سنڈیکیٹ سے منظور هوا *

(الف) منظوري ترقي ۲۵ روپیه ماهوار در تنخواه اسسٹنٹ پروفیسر عبدالمجید صاحب قریشي بموجب اسکیم درجه بندي از ۱۶ جون سنه ۱۹۱۵ ع *

مد دوم

منظوري انتظام جدید انگلش هوس منظور کرده سنڈیکیٹ

مد سوم

منظوري تجویز انریري سکرٹري صاحب بابت مخصوص کرنے سید محمود کورٹ کے برائے طلبائے غیر مستطیع و اجرائے شرح رعایتي و تخصیص قرض حسنه برائے بورڈران هوسٹل مذکور *

مد چهارم

منظوري تجویز علحدگي آیس مشین *

مد پنجم

منظوري كميتي هائے مدبران تعليم مذهبي سني و شيعه و قواعد منظور كرده سنديكيت منعقده يكم مارچ سنه ۱۹۱۵ ع *

مد ششم

منظوري تحريك شكريه مسلم يونيورستي ايسوسي ايشن بتقريب عطائے ۲۶ هزار روپيه *

مد ششم (الف)

۱ — منظوري انتخاب خان بهادر شيخ وحيد الدين صاحب برائے ممبري سنديكيت *

۲ — منظوري انتخاب مولوي بشير الدين صاحب ايڈيٹر اخبار البشير برائے ممبري سنديكيت *

مد هفتم

تجويز يونيورستي ايسوسي ايشن كه ٹرسٹي صاحبان كالج يه پابندي قبول كريں كه آينده عهده پروفيسري كالج پر نئے تقررات زياده سے زياده سنه ۱۹۲۰ ع تك هونے چاهيئيں *

مد ہشتم

جدید عہدہ پروفیسر کالج کا جو حال میں قایم ہوا ہی " قاسم علی جیراج بھائی پروفیسر آف ہستری " کے نام سے موسوم کیا جاوے *

مد نہم

تجویز میجر سید حسن صاحب بلگرامی بابت اجرائے شرح رعایتی برائے طلبائے کالج بلا تعین ہوستل و بلا تعین تعداد طلبا *

مد دہم

تجویز سعید محمد خان صاحب بابت تخفیف عہدہ اسسٹنٹ سکرٹری و تقرر سپرنٹنڈنٹ دفتر بہ تنزلی تنخواہ و تقرر آنریری اسسٹنٹ سکرٹری از ٹرسٹیان کالج *

مد یازدہم

تجویز سعید محمد خان صاحب دربارہ ترمیم جملہ قوانین و قواعد کالج از سرتاپا *

مد دوازدهم

تجویز سعید محمد خاں صاحب تیاري بابته فهرست ٹرستیان جنہوں نے کسي قسم کي دلچسپي کا اظہار کالج سے نہیں فرمایا *

مد سیزدهم

تجویز سعید محمد خاں صاحب بابت اضافه فرائض ٹرستیان و پیش کرنے رپورٹ کارگزاري خود (ترمیم قانون قابل پیشي جلسه سالانه) *

مد چهاردهم

تجویز سعید محمد خاں صاحب بابت منسوخي پراکسي سستم (ترمیم قانون قابل پیشي سالانه جلسه) *

مد پانزدهم

تجویز مولوي محمد یعقوب صاحب که علي گذه انستیٹیوٹ گزٹ بند کردیا جائے اور جو امداد کالج سے اُس کے واسطے دي جاتي هی روک دیجائے *

مد شانزدهم

تجویز مولوي محمد یعقوب صاحب بابت انسداد طریقہ علاج یوناني در کالج *

مد هفتدهم

تجویز مولوي محمد یعقوب صاحب بابت منسوخي قواعد منظور کردہ سنڈیکیٹ جن کے ذریعہ سے ان طلبہ کو جن کي حاضري ۷۵ في صدي سے کلاس دینیات میں کم ہو ، امتحان سے روکا جانا منظور ہوا *

مد هیزدهم

تجویز مولوي محمد یعقوب صاحب بابت تنسیخ قواعد منظور کردہ سنڈیکیٹ متعلق امتحان سے روکے جانے اُن طلبا کے جنکي حاضري نماز میں پچاس فیصدي سے کم ہو *

مد نوزدهم

تجویز مولوي محمد یعقوب صاحب کہ کمیٹي ہائے اصلاح نصاب دینیات (منظور کردہ سنڈیکیٹ) میں سے مولوي سید سلیمان اشرف اور مولوي فدا حسین صاحب کے نام خارج کیئے جائیں *

مد بستم

تجویز مولوی محمد یعقوب صاحب که کمیٹی نصاب دینیات اهل سنت والجماعت منظور کردہ سنڈیکیٹ میں بجائے مولوی محمد مقتدی خاں صاحب کے حکیم حاذق الملک مولوی محمد اجمل خاں صاحب کے نام کا اضافه کیا جائے *

مد بست و یکم

تجویز مولوی خلیل احمد صاحب که شرکت امتحان کے لیئے نماز کی حاضری کی شرط نه رکھی جائے اور سنڈیکیٹ کی تجویز منسوخ کی جائے *

مد بست و دوم

تجویز حاجی محمد صالح خاں صاحب که جدید دروازہ غربی سر سید کورٹ کا نواب حاجی محمد اسحق خاں صاحب کے نام سے موسوم کیا جائے (معه مشورہ آنریری سکرٹری صاحب که اس دروازہ کا نام باب المسجد یا باب الرحمة رکھا جائے) *

مد بست و سوم

تجویز حاجی محمد صالح خاں صاحب بابت تقرر کمیشن بنابر معائنه فرگوسن کالج ، بنارس کالج و ڈی اے وی کالج و ادائے مصارف از کالج *

مد بست و چهارم

تجويز حاجي محمد صالح خاں صاحب كه ايک عمارت كي مرمت كا بچا هوا روپيه دوسري عمارت كي مرمت پر بغير منظوري سنديكيت كے صرف نه كيا جائے *

مد بست و پنجم

تجويز حاجي محمد صالح خاں صاحب براے تعين فرائض انجنير صاحب و ممبر صاحب تعميرات *

مد بست و ششم

منظوري تقرر مولوي عبدالمجيد صاحب قريشي بجائے بابو جادو چاندر صاحب چكرورتي مستعفي *

انريري سكرتري صاحب هماري اس رائے كو اجلاس ميں پيش كرديں *

العبد ———— د

يهاں ايک آنه كا تكت لگائيے

ترستي

ضمیمہ تحریکات اجنڈا

میں نہایت اندوہ و ملال کے ساتھہ اُس حسرت انگیز صدمہ کي اطلاع ترسٹي صاحبان کو دیتا ہوں جو میجر سید حسن صاحب بلگرامي کي بے وقت دفعتاً وفات سے قوم کو پہنچا هي - جیسا که آپ سب حضرات کو معلوم هی - جناب مرحوم قوم کے ایک صادق اور مخلص خدمت گذار تھے اور اپني زندگي قومي خدمت کے لیئے وقف کرچکے تھے اور صرف اسي نیت سے مرحوم نے علي گڈھ میں مستقل قیام اختیار فرمالیا تھا - حال میں جناب مرحوم تبدیل آب و ہوا کي غرض سے شملہ شریف لے گئے تھے جہاں دفعتا اُن کا انتقال ہوگیا — اس قحط الرجال کے زمانہ میں ایسے باخبر، علم دوست، آزمودہ کار، ماہر تعلیم فرد قوم کا ہم میں سے اُٹھ جانا ایک قومي مصیبت هی - انا للہ و انا الیہ راجعون - جناب مرحوم کالج کے ترسٹي اور سنڈیکیٹ کے ممبر تھے اور صیغہ تعلیم کے انچارج تھے - اُن کي وفات سے سنڈیکیٹ میں ایک ممبر کي جگہ خالي ہوگئي - صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب ممبري سنڈیکیٹ سے مستعفي ہوچکے تھے مگر میجر صاحب مرحوم کي رحلت کے بعد سنڈیکیٹ کو صاحبزادہ صاحب موصوف کے قیمتي مشوروں کي بہت زیادہ ضرورت ہوگي - پس میں نے صاحبزادہ صاحب کو بہ اصرار از سر نو ممبري سنڈیکیٹ قبول کرنے پر آمادہ کرلیا هی - اُن سے زیادہ موزوں اور قابل تر شخص ظاهر هی که اور کوئي نہیں ہوسکتا - لہذا ترسٹي صاحبان کي خدمت میں یہہ تجویز پیش کرتا ہوں که ایجوکیشن ممبري سنڈیکیٹ پر صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب کا انتخاب منظور فرمایا جاوے - نواب حاجي محمد اسحاق خاں صاحب میري اِس تجویز کي تائید فرماتے هیں *

منظوري انتخاب صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب براے ایجوکیشن ممبري سنڈیکیٹ *

العبـــــــــد

۴ — مسٹر اکٹر لونیؔ پروفیسر اف فلاسفی مدرسۃ العلوم علی گڈہ کے لیئے یکم مئی سنہ ۱۹۱۴ ع سے گریڈ کے مطابق اضافہ تنخواہ منظور ہوا تھا اور بموجب گریڈ اسکیم کے پروفیسر صاحب موصوف یکم مئی سنہ ۱۹۱۵ ع سے پچیس روپے ماہوار اضافہ تنخواہ کے مستحق ہیں — ان کا کام گذشتہ سال کے زمانہ میں قابل اطمینان رہا اور پرنسپل صاحب اُن کی مخلصانہ خدمات کی بہت تعریف کرتے ہیں — اور میں پرنسپل صاحب کی اس راے سے بر بناے ذاتی واقفیت کے پورا اتفاق کرتا ہوں — یہہ اضافہ درج بجٹ ہوچکا ہی — مگر چونکہ پرنسپل صاحب کے دفتر سے سفارش تاخیر سے موصول ہوئی اجنڈا چھپ چکا تھا لہذا اس جداگانہ تجویز کے ذریعہ سے اضافہ کی منظوری چاہی جاتی ہی — فقط *

محمد مزمل اللہ خاں
آنریری سکرٹری

منظوری اضافہ ۲۵ روپے ماہوار بہ تنخواہ پروفیسر اکٹر لونی از یکم مئی سنہ ۱۹۱۵ ع *

العبـــــــــــد

انسٹیٹیوٹ پریس، علی گڈہ

[illegible] STACKS

۱۲۰۲ء ۳۴۸۹۵۲۵

۲۰۰۲ء ۳۷۸۹۵۴۵

۱۵۴۸

Date	No.	Date	No.